مُعلّمُ الانشاء
عربی تحریر و ترجمہ سکھانے کی ایک فنّی کتاب
www.KitaboSunnat.com
حصہ اوّل
از
مولانا عبدالماجد ندوی
سابق اُستاد ادب دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
مجلس نشریاتِ اسلام
۱۔ کے۔۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد، کراچی ۷۴۶۰۰

(حصّہ اوّل)

عربی ترجمہ و انشاء کا سلسلۂ نصاب، مع ضروری قواعد صرف ونحو

از

مولانا عبدالماجد ندوی
اُستادِ ادب دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

مجلس نشریات اسلام
ا-کے-۳، ناظم آباد مینشن، ناظم آباد نمبر ا، کراچی-۷۴۶۰۰
فون نمبر: ۶۶۰۰۸۹۶-۶۶۰۱۸۱۷

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدمہ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد۔ عربی زبان کی دو حیثیتیں ہیں، ایک تو وہ قرآن و حدیث کی زبان ہے اور اس میں ہماری دینی اصطلاحات و الفاظ ہیں۔ اس سے واقفیت کے بغیر ہمیں اسلام کے نظام و احکام سے براہ راست واقفیت اور اس کے عظیم الشان علمی ذخیرہ سے جو اپنے تاریخی مساحت میں ساڑھے تیرہ سو برس کی طویل مدت اور اپنے جغرافی وسعت میں عالم اسلام کے وسیع رقبہ پر پھیلا ہوا ہے صحیح تعلق نہیں پیدا ہو سکتا اور ہم اس سے کوئی استفادہ نہیں کر سکتے۔

یہ حیثیت عربی زبان کی اوّلین اور اہم ترین حیثیت ہے اور ہماری وابستگی اور دلچسپی کی اصل وجہ ہے۔ اس حیثیت سے ہماری اصل ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اس کو بے تکلف اور صحیح طور پر سمجھتے اور پڑھ سکتے ہوں اور جن علوم و مقدمات پر اس مقصد کا حصول موقوف ہے ان سے ہم واقف ہوں۔

دوسری حیثیت یہ ہے جو اگرچہ ثانوی ہے مگر نظر انداز کرنے کے قابل نہیں کہ یہ عربی زبان عہد رسالت اور ابتدائے اسلام میں بھی ایک زندہ زبان تھی۔ اسلامی تاریخ کے ہر دور میں ایک زندہ زبان رہی ہے اور اس زمانے میں بھی ایک زندہ اور ترقی یافتہ زبان ہے جو تمام لسانی ضرورتوں کو پورا کرنے اور اظہار خیال کا ذریعہ بننے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے اور جو قرآن کی بدولت اپنی اصلی شکلوں میں محفوظ ہے۔ اس حیثیت کا فطری تقاضا ہے کہ ہمارا اس سے تعلق بھی ایک زندہ اور عملی تعلق ہو۔ ہم اس کو ایک وسیع انسانی زبان کی طرح جانتے ہوں، اس میں بے تکلف اظہار خیال کر سکتے

جوں، اس کو تقریر و تحریر میں استعمال کر سکتے ہوں۔ وہ ہماری تصنیفات، خطوکتابت اور مجالس کی زبان بن سکتی ہو، یہ ایک بڑی تعجب خیز اور ناقابل فہم بات ہے کہ کوئی فرد یا جماعت اپنی زندگی کا ایک معتدبہ حصہ اور اپنی ذہنی صلاحیتیں ان علوم و تصنیفات کے درس و مطالعہ میں صرف کرے جو عربی زبان میں لکھی گئی ہیں، لیکن اس زبان میں اظہار خیال سے بالکل معذور و قاصر ہو، زبانوں کے سلسلے کا یہ بالکل انوکھا تجربہ ہے جو صرف ہندوستان کے عربی مدارس اور علمی مجالس کی خصوصیت ہے۔

اس معذوری کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عربی زبان کو جس کی بدولت ہم اسلام سے علمی تعلق پیدا کرتے ہیں، کبھی زبان کی حیثیت سے پڑھنے پڑھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اس کو بھی ایک نظری علم اور ایک کتابی فن کی حیثیت سے دیکھا گیا اور صرف کتابوں کے سمجھنے کا ذریعہ سمجھا گیا، اس ذہنیت اور نقطۂ نظر کا نتیجہ یہ ہے کہ کبھی اس کی عملی مشق تحریر و انشاء کی طرف توجہ نہیں دی گئی اور اس کا انجام یہ ہے کہ ہمارے بہت سے فضلاء مدارس اپنی دوسری صلاحیتوں کے ساتھ عربی زبان میں چند سطریں لکھ لینے یا چند منٹ گفتگو کر لینے پر قادر نہیں، خصوصاً جب کہ یہ تحریر یا گفتگو عام زندگی یا روزمرہ کی ضرورت سے متعلق ہو اور خالص دینی یا علمی بحث میں محدود نہ ہو، یہ کمی اہل نظر کو پہلے بھی محسوس ہوتی تھی لیکن اب جبکہ عربی ممالک کے فضلاء سے اختلاط و اجتماع کے زیادہ مواقع پیدا ہو گئے ہیں، اور دینی خدمت کا میدان زیادہ وسیع ہو گیا ہے یہ کمی زیادہ شدت سے محسوس کی جانے لگی ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء نے عربی زبان کی تعلیم اور اس کے نصاب کی ترتیب کی طرف توجہ کی اور ایک حد تک اس نے مفید خدمت انجام دی، جہاں تک عربی زبان و ادب کے نصاب کا تعلق ہے اس نے ایک بہت بڑی کمی پوری کر دی اور ایک مرتب نصاب پیش کیا جس میں ادبی خوبیوں اور جدید تعلیمی تجربوں کے ساتھ اسلامیت اور دینی روح پورے طور پر موجود ہے اور ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ان دونوں کا لحاظ ضروری تھا۔ لیکن انشاء کے سلسلے میں ابھی تک

---

[1] اس سلسلے کی مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں:۔ "قصص النبیین للاطفال" حصہ اول تا پنجم "القراءۃ الراشدۃ" حصہ اول، دوم و سوم۔ "مختارات" حصہ اول و دوم

اس نے کوئی مکمل چیز نہیں پیش کی تھی، یہ کام اساتذہ کے سپرد تھا اور اپنی صوابدید کے مطابق درجوں میں کام لیا کرتے تھے۔ لیکن اس میں تنظیم و توازن کی کمی بالکل قدرتی تھی، درجوں کا تعلیمی کام کچھ ناہموار سا رہتا تھا اور اس میں بہت سے پہلو تشنہ اور بہت سے خلا باقی رہ جاتے تھے۔

اس نقص کو دور کرنے کے لئے یہ ضروری معلوم ہوا کہ انشاء کا بھی ایک مکمل و مرتب نصاب ہو جس کی مدد سے استاد منظم طریقہ پر طالب علموں سے کام لے سکے اور توازن کے ساتھ مدرسہ میں انشاء کی تعلیم ہو سکے، اس کام کا وسیع خاکہ اور پورا سلسلہ پیش نظر ہے، ہم کو خوشی ہے کہ ہمارے مدرسہ کے ایک استاد مولوی عبدالماجد صاحب ندوی نے بڑے سلیقہ اور خوبی سے اس سلسلہ کا پہلا حصہ مرتب کیا ہے اور ہم کو پوری توقع ہے کہ انشاء اللہ وہ عربی مدارس کے لئے مفید و موزوں ثابت ہوگا۔

اس کتاب میں انشاء و ترجمہ کی تمرینات سے پہلے صرف و نحو کے ضروری قواعد بیان کر دیئے گئے ہیں جن پر انشاء و ترجمہ کی بنیاد ہے۔ پھر مختلف قسم کی مشقیں دی گئی ہیں جن سے ایک طرف یہ قواعد ذہن نشین اور راسخ ہو جاتے ہیں دوسری طرف طلبہ کو صحیح جملے اور عربی عبارت لکھنے کی مشق ہوتی ہے۔ در اصل قواعد کی تعلیم کا بھی یہی فطری طریقہ ہے کہ ان کو مجرد قواعد و مسائل کی صورت میں صرف طلبہ کو سمجھا اور رٹا نہ دیا جائے، بلکہ جملوں اور عملی مثالوں کے ساتھ ان کو ذہن نشین کیا جائے اور طلبہ سے عملی طور پر ان کا اجراء کرایا جائے۔ قواعد کو زبان سے الگ کر کے نظری طور پر سکھانا صرف متاخرین اہل عجم کی خصوصیت ہے، اہل زبان اس سے ناآشنا ہیں۔

مشقوں میں یکسانی اور یک رنگی نہیں اور جملے خشک اور بے جان نہیں بلکہ ان میں تنوع، زندگی اور دلچسپی ہے، ان کا تعلق عموماً روزمرہ زندگی اور طلبہ کی دنیا سے ہے جو اگرچہ محدود و مختصر ہے مگر متنوع اور دلچسپ ہے۔ ان جملوں میں ان کی ضرورت کے الفاظ اور گرد و پیش کی دنیا کے ضروریات موجود ہیں اور وہ ان کی مدد سے اپنے ماحول کا اظہار کر سکتے ہیں۔

پھر جملوں اور الفاظ کے انتخاب میں بھی اسلامی ذہنیت اور دینی خیال نمایاں ہے، بکثرت جملے قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں، ان جملوں اور مشقوں کے ذریعہ بھی عربی مدارس کے نوخیز طلبہ کے دینی احساسات کو ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے، اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان مسلمان

[illegible]ی درسی کتاب ہے جن کو مستقبل میں دین کا داعی اور اسلام کا سپاہی بننا ہے اور زبان [illegible]حصول سے ان کو دین کی خدمت کا کام لینا ہے۔

امید ہے کہ اپنی ان خصوصیات کے لحاظ سے یہ کتاب عربی مدارس کے حلقہ میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی اور وہ اپنی حد تک اس کمی کو پورا کرے گی جو ہمارے نصاب تعلیم میں عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب سے نفع پہنچائے اور اس کے بعد کے حصوں کی تکمیل واشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ابوالحسن علی

۶ر شوال ۱۳۷۲ھ   تھینٹ لاج، مسوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
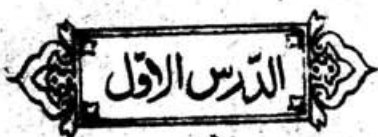
مفرد (۱)

کلمہ اور اُس کی قسمیں

جس لفظ سے کوئی معنی سمجھ میں آتا ہو "نحو" کی اصطلاح میں اُسے "کلمہ" کہا جاتا ہے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں:- اسم، فعل، حرف۔

اسم اُس کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی آدمی یا جانور یا جگہ یا چیز یا کسی کا نام سمجھ میں آئے اور اس کے اندر ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔

جیسے:- خَالِدٌ - القرآن - الفرس - لکنؤ - الشجر - الابریق - القراۃ (پڑھنا) الجری (دوڑنا) وغیرہ

(۱) انسان کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ چند مفرد الفاظ کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اگر ان الفاظ کو ہم ایک دوسرے سے الگ کر دیں تو ہر لفظ مفرد کہلائے گا جیسے ترکیب خَالِدٌ فِی الحِصَانِ۔ یہ ایک جملہ ہے جو چار لفظوں سے مرکب ہے، اگر ان میں سے کسی ایک کو یا ہر ایک کو الگ الگ کر دیں تو الگ کیا ہوا لفظ مفرد کہلائے گا اور مجموعہ کو مرکب کہیں گے۔

فعل ۔ اُس کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کا "ہونا" یا "کرنا" سمجھا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو کہ وہ کام ماضی، حال، مستقبل تینوں زمانوں میں سے کس زمانے میں ہوا یا ہوگا۔ جیسے:۔ قَرَأَ (اس نے پڑھا) یَقْرَأُ (وہ پڑھتا ہے، یا وہ پڑھے گا) قَرَأَ میں زمانہ ماضی اور یَقْرَأُ میں زمانہ حال اور استقبال دونوں پائے جاتے ہیں۔

حرف ۔ ایک ایسا کلمہ ہے جو اپنے پورے معنی کے بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہو۔ یعنی جب تک اس کے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ نہ ملے اس کے معنی پورے طور پر سمجھ میں نہ آئیں جیسے:۔ مِنْ (سے) اِلٰی (تک) فِیْ (میں)

نوٹ :۔ "ال" تنوین (ــٌ ــٍ ــً) اضافۃ اور جر۔ زیر (ــِ) اسم کی علامت ہیں۔ فعل پر "ال" جر اور تنوین نہیں آتی اور نہ فعل مضاف ہی ہوتا ہے۔ فعل میں زمانہ کا پایا جانا ضروری ہے حرف کی علامت اس کی تعریف سے ظاہر ہے۔
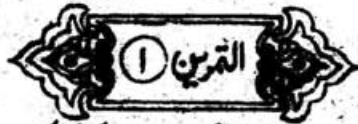
مندرجہ ذیل جملوں میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو:۔

(۱) اَلطَّیْرُ یَطِیْرُ فِی الْهَوَاءِ (۲) اَلسَّمَكُ یَعِیْشُ فِی الْمَاءِ

(۳) اَلْعُصْفُوْرُ یَتَغَرَّدُ عَلَی الشَّجَرَةِ (۴) اِنَّ السَّفِیْنَةَ تَجْرِیْ عَلَی الْمَاءِ

(۵) یَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السَّمَاءِ (۶) سَافَرَ عَلِیٌّ اِلٰی دِهْلِیْ۔

(۷) تَوَضَّأْتُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ (۸) صِدْتُ الطُّیُوْرَ بِالْبُنْدُقِیَّةِ

(۹) حَفِظَ التِّلْمِیْذُ الدَّرْسَ (۱۰) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

نکرہ و معرفہ

اسم کی دو قسمیں ہیں نکرہ اور معرفہ۔

نکرہ ۔ ایک ہی قسم کی کئی چیزوں کے مشترک نام کو "اسم نکرہ" کہا جاتا ہے یہ کسی معیّن اور مخصوص چیز پر دلالت نہیں کرتا جیسے کِتَابٌ (کوئی کتاب)، رَجُلٌ (کوئی آدمی۔مرد)، فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)، مَاءٌ (کچھ پانی یا کسی قسم کا پانی)۔ بَلَدٌ (کوئی شہر وغیرہ)۔

معرفہ ۔ وہ اسم ہے جو کسی معیّن و مخصوص چیز کو بتائے جیسے: اَلْکِتَابُ (کوئی خاص کتاب) الفرسُ (کوئی مخصوص گھوڑا) دِھْلِیْ (مخصوص شہر کا نام) خَالِدٌ (ایک مخصوص شخص کا نام)۔

نوٹ : نکرہ کا ترجمہ عام طور پر لفظ "کوئی" "کوئی ایک" "چند" اور "کچھ" سے کیا جاتا ہے۔ اور معرفہ کا ترجمہ مطلقاً یعنی اس کے ترجمہ میں لفظ "خاص" یا "مخصوص" لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ یہ بات ذہن میں ہوتی ہے اور سننے والا اس کو سمجھتا ہے۔

اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) **عَلَم** ۔ افراد واشخاص اور شہر وغیرہ کے خصوصی نام جو مخصوص طریقہ پر رکھ لیے جائیں جیسے: خَالِدٌ ۔ مَحْمُوْدٌ ۔ دِھْلِیْ ۔ مَکَّۃُ ۔ اَلْمَدِیْنَۃُ ۔ مِصْرُ

العراقُ وغیرہ۔

(۲) معرف باللام۔ یعنی ہر وہ اسم جو "ال" کے ذریعہ معرفہ بنالیا گیا ہو جیسے البَیْتُ، الکِتَابُ، الوَلَدُ، الرَّسُوْلُ وغیرہ۔

"ال" کو حرف تعریف کہا جاتا ہے (یعنی معرفہ بنانے والا حرف) جب کسی نکرہ کو معرفہ بنانا مقصود ہو تو اس پر "ال" داخل کرکے معرفہ بنا لیتے ہیں، جیسے رَجُلٌ سے الرَّجُلُ۔ وَلَدٌ سے اَلْوَلَدُ وغیرہ۔

جس لفظ پر "ال" داخل ہو اس پر تنوین نہیں آتی۔ علم یعنی ناموں پر "ال" داخل نہیں ہوتا، ہاں البتہ جن ناموں پر شروع ہی سے الف لام ہو وہ باقی رہے گا جیسے المدینة اور العراق اور البصرة پر شروع ہی سے داخل ہے۔

(۳) اسم ضمیر جیسے هُوَ، هُمَا، هُمْ، اَنْتَ، اَنَا، نَحْنُ وغیرہ۔

(۴) اسم اشارہ: هٰذَا۔ هٰذِهٖ (یہ) ذٰلِكَ، تِلْكَ (وہ) هٰؤُلَاءِ (یہ سب) اُولٰئِكَ (وہ سب)۔

(۵) اسم موصول: جیسے: اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ (جو) اَلَّذِیْنَ، اَلَّاتِیْ (جو جمع)

(۶) مُنَادٰی: جیسے یَا رَجُلُ، یَا وَلَدُ وغیرہ۔

(۷) مضاف الی المعرفة یعنی ہر وہ اسم جو معرفہ کی پہلی پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُ مَحْمُوْدٍ (محمود کی کتاب) فَرَسُ الرَّجُلِ (معلوم ومخصوص آدمی کا گھوڑا)، قَلَمُهٗ (اس کا قلم) کِتَابُ الَّذِیْ جَاءَ (اس کی کتاب جو آیا)۔

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(١) اَلْقَلَمُ (٢) اَلْكِتَابُ (٣) كُرَّاسَةٌ (٤) حِبْرٌ

(٥) مِرْسَمٌ (٦) اَلْمِحْبَرَ (٧) اَلسَّبُّوْرَةُ (٨) اَلْبُسْتَانُ

(٩) اَلشَّجَرَةُ (١٠) غُصْنٌ (١١) اَلْوَرَقُ (١٢) اَلزَّهْرُ

(١٣) اَلثَّمَرُ (١٤) فَاكِهَةٌ (١٥) بَيْتٌ (١٦) اَلسَّقْفُ

(١٧) اَلْبَابُ (١٨) جِدَارٌ (١٩) اَلْمِفْتَاحُ (٢٠) قُفْلٌ

(٢١) اَلشُّبَّاكُ (٢٢) اَلْاَبُ (٢٣) اَلْاَخُ (٢٤) اَلْاُسْتَاذُ

(٢٥) تِلْمِيْذٌ (٢٦) اَلْوَلَدُ (٢٧) اَلْخَادِمُ (٢٨) اَلْبِنْتُ

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(١) چاند (٢) ستارہ (٣) سورج (٤) آسمان

(٥) زمین (٦) بادل (٧) ہوا (٨) دریا

(٩) پہاڑ (١٠) جنگل (١١) آگ (١٢) پانی

(١٣) دھواں (١٤) روشنی اور تاریکی (١٥) بارش اور شبنم (١٦) میز

(١٧) ایک تپائی (١٨) کوئی کرسی (١٩) ایک ڈیسک (٢٠) جاذب

(٢١) قمیص (٢٢) ایک رومال (٢٣) کوئی تولیہ (٢٤) جوتا

(٢٥) ایک ٹوپی (٢٦) پاجامہ (٢٧) تکیہ (٢٨) چادر

مُرَکّب

دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے مجموعے کو مرکّب کہتے ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکّب تام اور مرکّب ناقص۔

مرکب تام۔ ایسے مرکب کو کہتے ہیں جس سے کوئی بات پوری سمجھی جائے، یعنی اس سے کوئی خبر، کوئی حکم یا کوئی خواہش معلوم ہو جیسے اَلْبُسْتَانُ جَمِیْلٌ (باغ خوبصورت ہے) یَلْعَبُ الْوَلَدُ (لڑکا کھیلتا ہے) نَظِّفْ ثِیَابَكَ (اپنے کپڑے صاف کرو) قُمْ یَا سَعِیْدُ (کھڑے ہوائے سعید) اِجْلِسْ (بیٹھ)

"مرکب تام" کو "جملہ مفیدہ" اور "کلام" بھی کہتے ہیں۔

مرکب ناقص۔ اس مرکب کو کہتے ہیں جس سے کوئی پوری بات سمجھ میں نہ آتی ہو جیسے اَلثَّوْبُ النَّظِیْفُ (صتھرا کپڑا) مَاءُ الْبَحْرِ (سمندر کا پانی) حِذَاءُ خَالِدٍ (خالد کا جوتا) خَمْسَةَ عَشَرَ (پندرہ)۔

مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں، ان کی مشہور قسمیں "مرکب توصیفی" اور "مرکب اضافی" ہیں جو بیان کی جاتی ہیں۔

نوٹ:۔ مرکب تام میں لفظ قُمْ، اِجْلِسْ وغیرہ بظاہر ایک ہی لفظ معلوم ہوتے ہیں، اسلیئے شاید تمہیں "مفرد" کا شبہ ہو مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ اس میں ایک اور لفظ پوشیدہ ہے جو اگرچہ بولا نہیں جاتا مگر سمجھا جاتا

ہے کہ ایک لفظ یہاں پوشیدہ ہے۔ یہ لفظ أَنْتَ کا ہے۔ جب اِجْلِسْ کہا جائے گا، اس سے مفہوم اِجْلِسْ أَنْتَ ہی ہوگا، اور بات پوری سمجھی جائے گی، اس لئے یہ مرکب تام ہے بخلاف مرکب ناقص کے کہ اس میں مَاءُ الْبَحرِ، الثوب النظیف، خمسة عشر، وغیرہ اگرچہ دو لفظوں سے مرکب ہیں مگر ان سے کوئی پوری بات نہیں سمجھی جاتی، اس لئے یہ مرکب ناقص کہلاتے ہیں۔
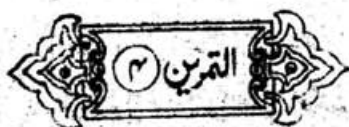
مرکب تام اور مرکب ناقص میں تمیز کرو:۔

(۱) اَلْمَاءُ بَارِدٌ (۲) اَلثَّوْبُ نَظِيفٌ
(۳) اَلْبَيْتُ النَّظِيفُ (۴) لَيْسَ الْوَلَدُ
(۵) لَيْتَ الْفَاكِهَةَ (۶) اَكَلَ فَرِيدٌ الْفَاكِهَةَ
(۷) اَلْقَلَمُ الَّذِیْ (۸) لَعَلَّ الْخَادِمَ
(۹) لَعَلَّ التِّلْمِيذَ يَنْجَحُ (۱۰) إِنْ جِئْتَ
(۱۱) كَأَنَّ الْكِتَابَ (۱۲) اَلنَّجْمُ لَامِعٌ
(۱۳) اَلْفَاكِهَةُ نَاضِجَةٌ (۱۴) نَامَتِ الصَّبِيَّةُ

مرکب توصیفی

مرکب توصیفی۔ ایسے مرکب کو کہتے ہیں جس میں کسی اسم (اسم ذات[۱]) کی کوئی صفت یا حالت یا کیفیت وغیرہ بیان کی گئی ہو جیسے اَلْمَاءُ الْعَذْبُ (میٹھا پانی) اَلْهَوَاءُ الْبَارِدُ (ٹھنڈی ہوا) اَلْوَلَدُ الْمُجْتَهِدُ (محنتی لڑکا) مَحْمُوْدُ نِ الْخَطِیْبُ (مقرر محمود) وغیرہ۔

(۱) مرکب توصیفی کا پہلا جز "موصوف" اور دوسرا "صفت" کہلاتا ہے۔

(۲) موصوف ہمیشہ "اسم ذات" اور صفت عموماً "اسم صفت[۲]" ہوا کرتا ہے۔

(۳) مرکب توصیفی یعنی موصوف وصفت کے درمیان حسب ذیل باتوں میں پائی

---

(۱) اسم ذات سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی شے کے محض وجود کو بتائے جیسے اوپر کی مثالوں میں الماءُ، الهواءُ، الولدُ، محمودٌ کہ یہ پانی، ہوا، لڑکا، محمود کے محض وجود اور ان کی ذات پر دلالت کرتے ہیں۔

(۲) اسم صفت کسی چیز کی اچھائی، برائی، حالت وکیفیت اور صفت پر دلالت کرتا ہے جیسے: العذبُ، البارِدُ، المجتهدُ اور الخطیبُ یہ چاروں الفاظ حالت وکیفیت کو بتا رہے ہیں۔

اسم صفت کی پانچ قسمیں ہیں۔ اسم فاعل جیسے عَالِمٌ، اسم مفعول جیسے مَعْلُوْمٌ، صفت مشبہ جیسے عَلِیْمٌ (جاننے والا) اسم تفضیل جیسے اَعْلَمُ (زیادہ جاننے والا) اسم مبالغہ جیسے عَلَّامٌ اور عَلَّامَةٌ (بہت بڑا جاننے والا)۔

صفت عموماً انہی اسماء صفات سے لائی جاتی ہے۔ مگر کبھی صفت کے لئے جملہ یا شبہ جملہ بھی آتا ہے۔ اس کی تفصیل حصہ دوم میں آئے گی۔

مطابقت ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہیں (۱) اعراب[1] (۲) تعریف وتنکیر (۳) تذکیر و تانیث (۴) واحد تثنیہ اور جمع۔ البتہ موصوف اگر کسی غیر عاقل کی جمع ہو تو صفت عموماً واحد مونث ہی آتی ہے جیسے الشجراتُ الطویلۃُ اور کبھی مطابقت کے لئے الطویلاتُ بھی کہتے ہیں۔

(تعریف وتنکیر میں موصوف وصفت کی مطابقت)

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱)	اَلْبُسْتَانُ الْجَمِیْلُ	(۲)	اَلْغُصْنُ الْاَخْضَرُ
(۳)	اَلْوَرَقُ النَّاعِمُ	(۴)	ثَوْبٌ رَخِیْصٌ
(۵)	قَلَمٌ ثَمِیْنٌ	(۶)	الرِّدَاءُ الْخَشِنُ

---

(۱) اعراب: لفظ کی آخری حالت کو کہتے ہیں اور یہ چار ہیں: رفع، نصب، جر اور جزم۔ جر اسم کے ساتھ مختص ہے اور جزم فعل کے ساتھ۔

رفع کی علامت ضمہ (ـُ ـٌ) اور نصب کی علامت فتحہ (ـَ ـً) اور جر کی علامت کسرہ (ـِ ـٍ) ہے۔ جزم حرکت کے نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ رفع والے اسم کو مرفوع اور نصب والے اسم کو منصوب اور جر والے اسم کو مجرور کہتے ہیں۔

ضمہ، فتحہ، کسرہ اعراب بالحرکت کہے جاتے ہیں۔ اعراب کی ایک دوسری قسم اعراب بالحروف ہے اور یہ الف، واؤ اور ی ہیں۔ اسماء ستہ (اَبٌ اَخٌ وغیرہ) میں رفع کے لئے واؤ اور نصب کے لئے الف اور جر کے لئے ی کا استعمال ہوتا ہے مگر تثنیہ میں الف رفع کی علامت سمجھا جاتا ہے اور نصب وجر دونوں کے لئے ی ماقبل مفتوح اور نا بعد مکسور جیسے خَالِدَیْنِ جمع مذکر سالم میں رفع کے لئے واؤ اور نصب و جر کیلئے ی ماقبل مکسور اور نا بعد مفتوح یعنی بالکل تثنیہ کے برعکس آتا ہے جیسے خالِدِیْنَ

(۷) اَلْمَطَرُ الْغَزِيْرُ (۸) اَلسَّحَابُ الْكَثِيْفُ
(۹) تِلْمِيْذٌ مُجْتَهِدٌ (۱۰) اَلْفَلَّاحُ الْكَسْلَانُ
(۱۱) اَلْقِطَارُ السَّرِيْعُ (۱۲) فَرَسٌ بَطِيْءٌ
(۱۳) اَلتُّفَّاحُ الْحُلْوُ (۱۴) اَللَّيْمُوْنُ الْحَامِضُ
(۱۵) اِقْبَالُ الشَّاعِرُ (۱۶) اَلدِّيْنُ الْقَيِّمُ
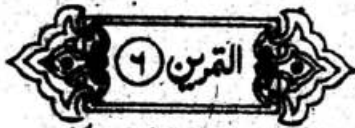
مندرجہ ذیل الفاظ سے مرکب توصیفی کے جملے لکھو:-

طَائِرٌ	اَلْبَابُ	اَلْجَدِيْدُ	وَلَدٌ
اَلسَّرِيْعُ	اَلنَّاعِمُ	اَلْكَبِيْرُ	شُبَّاكٌ
اَلْكِتَاب	اَلْمَسْجِدُ	جَمِيْلٌ	صَغِيْرٌ
اَلْفِرَاش	اَلثَّوْبُ	مَفْتُوْحٌ	اَلْمُغْلَقُ
صَالِحٌ	اَلْحِصَانُ	بَيْتٌ	اَلْخَلَقُ (پرانا)
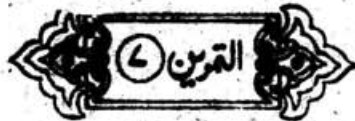
عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) ٹھنڈا پانی (۲) صاف ہوا (۳) میٹھا پھل
(۴) سُرخ روشنائی (۵) سیاہ پنسل (۶) ایک خوبصورت پرندہ
(۷) ایک قیمتی ہار (۸) موٹا بیل (۹) ایک تیز رفتار گھوڑا
(۱۰) چوڑی سڑک (۱۱) ایک نیک لڑکا (۱۲) ایک اچھی کتاب

(۱۳) محنتی طالب علم (۱۴) مہربان استاد (۱۵) شاہد ادیب
(۱۶) آخری نبی (۱۷) محمدؐ رسول (۱۸) سچا رسول

التمرین (۸)
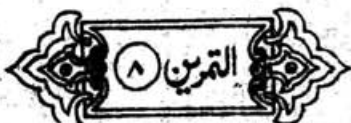
تذکیر[1] وتانیث میں موصوف وصفت کی مطابقت

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اَلْحَدِيْقَةُ الْجَمِيْلَةُ (۲) اَلشَّجَرَةُ الْمُثْمِرَةُ
(۳) وَرْدَةٌ حَمْرَاءُ (۴) اَلطَّعَامُ الشَّهِيُّ
(۵) لَحْمٌ طَرِيٌّ (۶) خُبْزٌ بَائِتٌ

---

(۱) تذکیر وتانیث: جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں مذکر اور مونث۔

اسم مونث دو طرح کے ہیں قیاسی اور سماعی۔ پھر قیاسی کی دو قسمیں ہیں لفظی اور معنوی۔

(۱) مونث لفظی کی تین علامتیں ہیں جو اسم کے آخر میں ہوتی ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) تائے تانیث "ۃ" جیسے اِمْرَأَةٌ۔ بَقَرَةٌ۔ عَالِمَةٌ۔ مَفْتُوحَةٌ۔ اَلْفِضَّةُ وغیرہ۔

(۲) الف مقصورہ جیسے سَلْمٰی۔ اَلصُّغْرٰی۔ اَلْحُسْنٰی وغیرہ۔

(۳) الف ممدودہ جیسے اَسْمَاءُ (عورت کا نام)۔ حَسْنَاءُ (خوبصورت عورت) وغیرہ۔

صفتِ مشبہ جو اَفْعَلُ کے وزن پر آئے اس کا اسم مونث اسی فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے جیسے اَحْمَرُ سے حَمْرَاءُ۔ اَسْوَدُ سے سَوْدَاءُ۔ اَصْفَرُ سے صَفْرَاءُ۔ اَزْرَقُ سے زَرْقَاءُ۔ اَحْسَنُ حَسْنَاءُ وغیرہ۔

(۲) مونث معنوی یعنی جس میں علامت تانیث ظاہر نہ ہو مگر وہ مونث پر دلالت کرتے ہوں۔ اور یہ چار طرح کے ہیں۔

(۱) عورتوں کے نام جیسے مَرْيَمُ۔ زَيْنَبُ۔ هِنْدُ وغیرہ (باقی صفحہ ۲۳ پر)

(۷) اَلْفِضَّةُ الْبَيْضَاءُ (۸) اَلْفَاكِهَةُ الْفِجَّةُ
(۹) زَهْرَةٌ مُفَتَّحَةٌ (۱۰) ثَمَرٌ نَاضِجٌ
(۱۱) اَلسَّمَاءُ الصَّافِيَةُ (۱۲) بِنْتٌ جَمِيْلَةٌ
(۱۳) خَدِيْجَةُ الْعَالِمَةُ (۱۴) حَمِيْدَةُ الْخَرْقَاءُ

(بقیہ حاشیہ صـ ۲۲) (۳) ملکوں، شہروں، قبیلوں اور جماعتوں کے نام جیسے مصر، پاکستان، الھند، دھلی، لکنؤ، قریش۔

(۴) جسم کے وہ اعضاء جو جفت جفت (جوڑے جوڑے) ہوں جیسے یَدٌ، رِجْلٌ، عَیْنٌ وغیرہ مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے کیونکہ مِرْفَق، خَدٌّ، اَلْحَاجِب، صُدْغ اور اللحی جیسے الفاظ مذکر ہی مستعمل ہیں۔

یہ سب مونث قیاسی کی مثالیں ہیں، اب ان کے علاوہ کچھ اسماء ایسے ہیں جن میں نہ تو علامت تانیث ہوتی ہے اور نہ مونث معنوی ہی کے قاعدے میں آتے ہیں مگر اہل زبان (عرب) ان کو مؤنث استعمال کرتے آئے ہیں۔ چونکہ ان کا مونث ہونا محض سماع (سننے) پر موقوف ہے اسی لئے انھیں مونث سماعی کہتے ہیں۔ ذیل میں مونث سماعی کے کچھ الفاظ درج کیے جاتے ہیں:۔

أُذُنٌ، أَرْضٌ، أَرْنَبٌ، إِصْبَعٌ، أَفْعى، بِئْرٌ، جَحِيْمٌ، جَهَنَّم، حَرْبٌ، دَارٌ، ذِرَاعٌ رِجْلٌ، رَحِمٌ، رَحًى، رِيْحٌ، سَقَرٌ (جہنم)، سِنٌّ، سَاقٌ، شَمْسٌ، شِمَالٌ، ضَبُعٌ، عَرُوْضٌ، عَصَا، عَقِبٌ، عَيْنٌ، فَأْسٌ، فَخِذٌ، فُلْكٌ، قَدَمٌ، كَأْسٌ كَتِفٌ، كَرِشٌ، كَفٌّ، نَارٌ، نَعْلٌ، نَابٌ، وَرِكٌ، يَدٌ، يَمِيْنٌ

ہواؤں کے نام جیسے صَبَا، قَبُوْل، دَبُوْر، جَنُوْب، شَمَال، هَيْف، حَرُوْر، سَمُوْم وغیرہ۔

خالی جگہیں پُر کرو:۔

(۱) اَللَّيْلُ ________ (۲) اَلْبُسْتَانُ ________

(۳) اَلسَّاعَةُ ________ (۴) طَاوِلَةٌ ________

(۵) كُرْسِيٌّ ________ (۶) اَلسَّبُّوْرَةُ ________

(۷) سَعِيْدٌ ________ (۸) اَلْعَقْلُ ________

(۹) اَلْمِصْبَاحُ ________ (۱۰) سَيَّارَةٌ ________

(۱۱) اَلْمَنَارَةُ ________ (۱۲) اَلْبَقَرَةُ ________

(۱۳) شَاةٌ ________ (۱۴) فَاطِمَةُ ________
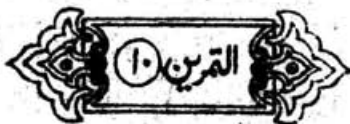
خالی جگہیں پُر کرو:۔

(۱) ________ اَللَّامِعُ (۲) ________ اَلْعَذْبُ

(۳) ________ اَلتَّقِيُّ (۴) ________ اَلسَّمِيْنَةُ

(۵) ________ اَلْمُرُّ (۶) ________ اَلْهِنْدِي

(۷) ________ مُقْمِرَةٌ (۸) ________ بَيْضَاءُ

(۹) ________ اَلْمُظْلِمُ (۱۰) ________ نَشِيْطٌ

(۱۱) ________ اَلْمُثْمِرُ (۱۲) ________ اَلْمُظِلَّةُ

—✽✽✽✽✽—

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) نیلا آسمان (۲) روشن سورج (۳) بلند پہاڑ

(۴) گہرا کنواں (۵) پھلدار درخت (۶) میٹھا انار

(۷) ٹھنڈی رات (۸) ایک تاریک کمرہ (۹) کوئی اونچی میز

(۱۰) ایک قیمتی گھڑی (۱۱) سفید کرتا (۱۲) سیاہ ٹوپی

(۱۳) تعلیم یافتہ عائشہ (۱۴) مجاہد خالد (۱۵) ایک خونریز لڑائی

تثنیہ[۱] و جمع میں موصوف و صفت کی مطابقت

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اَلْمَاءُ الرَّائِقُ (۲) اَلْهَوَاءُ النَّقِيُّ

(۳) اَلْأَنْهَارُ الْجَارِيَةُ (الْجَارِيَاتُ) (۴) نَجْمَانِ لَامِعَانِ

(۵) اَلْجِبَالُ الشَّامِخَةُ (الشَّامِخَاتُ) (۶) اَلْمُسْلِمُوْنَ الصَّادِقُوْنَ

---

(۱) تثنیہ و جمع۔ اسم کی باعتبار عدد کے تین قسمیں ہیں، واحد، تثنیہ، جمع۔
واحد ایک کو، تثنیہ دو کو اور جمع دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔
تثنیہ بنانے کا قاعدہ:۔ اسم مفرد (واحد) کے آخر میں الف و نون بڑھانے سے تثنیہ بن جاتا ہے مگر یہ صرف اس وقت جب کہ تثنیہ مرفوع ہو جیسے کِتَابٌ سے کِتَابَانِ اور کُرَّاسَةٌ سے کُرَّاسَتَانِ وغیرہ۔ اگر تثنیہ مرفوع (حالت رفعی میں) ہونے کے بجائے منصوب یا مجرور (حالت نصبی یا جری میں) ہو تو الف و نون کے بجائے ی ما قبل مفتوح اور نون مکسور (یْنِ) بڑھاتے ہیں جیسے کِتَابَیْنِ اور کُرَّاسَتَیْنِ وغیرہ۔
جمع اور اس کی قسمیں:۔ جمع جو دو سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور جمع مکسر (باقی صفحہ ۳۱ پر)

(۷) رِجَالٌ صَالِحُوْنَ (۸) وَرْدَةٌ مُّفَتَّحَةٌ

(۹) تِلْمِيْذَانِ مُجْتَهِدَانِ (۱۰) اَلْبَنَاتُ الصَّالِحَاتُ

(۱۱) اَقْلَامٌ ثَمِيْنَةٌ (او ثَمِيْنَاتٌ) (۱۲) اَلْمَنَارَتَانِ الطَّوِيْلَتَانِ

(۱۳) اَلدَّوَاةُ الْمَمْلُوْءَةُ (۱۴) اَلْاُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنَاتُ
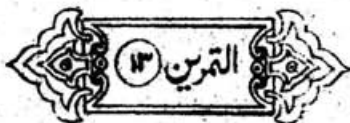
خالی جگہیں مناسب صفات سے پُر کرو:۔

(۱) اَلْاَنْهَارُ ________ (۲) اَلْمَلَابِسُ ________

(۳) عَمُوْدَانِ ________ (۴) اَلْمَنْظَرُ ________

(۵) اَللَّيَالِي ________ (۶) اَلْبَقَرَاتُ ________

(۷) اَلْحَدَائِقُ ________ (۸) كُرْسِيَّانِ ________

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵) ۔ (۱) جمع مذکر سالم اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن باقی اور سالم رہے۔ یہ اسم مفرد (واحد) کے آخر میں واؤ اور نون مفتوح (وْنَ) بڑھانے سے بنتی ہے۔ یہ قاعدہ صرف اس کی حالتِ رفعی کے لئے ہے۔
حالت نصبی میں "ی" ماقبل مکسور اور نون مفتوح (يْنَ) بڑھا کر جمع بناتے ہیں جیسے مُحَمَّدٌ سے مُحَمَّدِيْنَ اور صَالِحٌ سے صَالِحِيْنَ (حالت نصبی و جری میں) مُحَمَّدُوْنَ اور صَالِحُوْنَ حالت رفعی میں)
نوٹ:۔ جمع مذکر سالم صرف رجال (مرد) کے نام اور ان کی صفات کے لئے آتی ہے۔
(۲) تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب در حالت نصبی و جری میں "ی" سے آتا ہے اور لکھنے میں دونوں کی صورت ایک سی ہوتی ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ تثنیہ میں جو "ی" ہوتی ہے اس سے پہلے فتحہ اور بعد کے نون کو کسرہ ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم "کی ی" سے پہلے کسرہ اور بعد کے نون کو فتحہ ہوتا ہے یعنی تثنیہ میں "ی" ماقبل مفتوح مابعد مکسور اور جمع میں "ی" ماقبل مکسور اور مابعد مفتوح۔
(۳) جمع مؤنث سالم:۔ یہ وہ جمع جو کسی واحد مونث کے آخر میں الف اور تائے مبسوط (ا۔ت) بڑھا کر بنائی جائے اور واحد کا وزن باقی رہے جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ، صَالِحَةٌ سے صَالِحَاتٌ، فَاطِمَةُ سے فَاطِمَاتٌ، بَقَرَةٌ سے بَقَرَاتٌ، شَجَرَةٌ سے شَجَرَاتٌ، كَلِمَةٌ سے كَلِمَاتٌ وغیرہ۔
نوٹ: یہ عاقل و غیر عاقل سب کے لئے آتی ہے، بخلاف جمع مذکر سالم کے صرف رجال کا نام اور ان کی صفات ہی کے لئے آتی ہے۔ (باقی صفحہ ۲۷ پر)

(۹) اَلْفَلَّاحُوْنَ ________ (۱۰) اَلتِّلْمِيْذَاتُ ________

(۱۱) تُفَّاحَتَانِ ________ (۱۲) سَلْمَانُ ________

التمرین (۱۴)
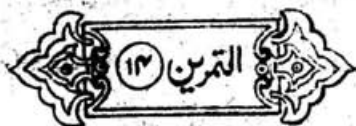
خالی جگہیں پُر کرو:-

(۱) ________ اَلْمِمْطَرَةُ (۲) ________ اَلضَّئِيْلُ

(۳) ________ اللَّعُوْبَانِ (۴) ________ اَلْبَارِدُوْنَ

(۵) ________ مُتَلَألِئٌ (۶) ________ اَلْفَائِزَتَانِ

(۷) ________ اَلْمُوْرِقَةُ (۸) ________ اَلْقَوِيَّانِ

(۹) ________ النَّاجِحُوْنَ (۱۰) ________ عَفِيْفَتَانِ

(۱۱) ________ اَلْعَابِدَاتُ (۱۲) ________ مُجْتَهِدَاتٌ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶) (۲) جمع مونث سالم کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی وجری دونوں میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳) جمع مکسّر:- جمع مکسّر اس جمع کو کہتے ہیں جس میں مفرد (واحد) کا وزن باقی نہ رہے بلکہ جمع میں آکر ٹوٹ جائے۔ اسی وجہ سے اس کو مکسّر (ٹوٹا ہوا) کہتے ہیں، جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ، شَاةٌ سے شِيَاهٌ اور حَدِيْقَةٌ سے حَدَائِقُ وغیرہ

جمع مکسّر کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے کبھی محض حرکات (ضمہ، فتحہ، کسرہ) کے تغیر و تبدل سے جیسے أَسَدٌ سے أُسُدٌ، اور کبھی کسی حرف کو حذف کرکے جیسے رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ اور کبھی بعض حروف کے اضافہ سے جمع بنا لیتے ہیں جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ وغیرہ۔

ذیل میں جمع مکسّر کے کچھ اوزان لکھے جاتے ہیں انھیں یاد کرلو:-

أَفْعَالٌ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِيْلُ، فُعُلٌ، فُعُوْلٌ، فِعَالٌ، أَفْعُلٌ، فُعَلَاءُ، أَفْعِلَاءُ، فَوَاعِلُ، فَعَالِلُ، فَعَالِيْلُ، فَعَالِلَةٌ۔

(خط کشیدہ الفاظ غیر منصرف ہیں ان پر تنوین نہیں آئے گی)

عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) عربی مدرسے (۲) تعلیم یافتہ لڑکیاں (۳) مومن عورتیں
(۴) نیک مائیں (۵) ایک خوبصورت آئینہ (۶) دگلاب کا سُرخ پھول
(۷) خوشگوار موسم (۸) دو خوبصورت پارک (۹) بہتی نہریں
(۱۰) دو چمکدار ستارے (۱۱) چاندنی راتیں (۱۲) دلفریب منظر
(۱۳) کچھ پھل دار درخت (۱۴) ہری ٹہنیاں (۱۵) خائن وزراء
(۱۶) مغربی تہذیب و تمدن (۱۷) عدل و انصاف کرنے والے قاضی
(۱۸) بے پردہ عورتیں (۱۹) قومی ترانہ (۲۰) میٹھے گیت
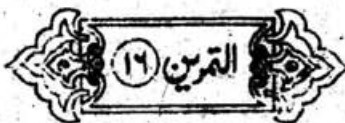
(فی الانشاء)

(۱) اپنی درسگاہ سے متعلق چیزوں پر موصوف و صفت کے چھ ایسے جملے لکھو کہ واحد، تثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث آجائے

(۲) اپنی تعلیم سے متعلق چیزوں پر موصوف و صفت کے چھ ایسے جملے لکھو کہ واحد، تثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث آجائے۔

(۳) اپنے دارالاقامہ سے متعلق چیزوں پر موصوف و صفت کے چھ ایسے جملے لکھو کہ واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث آجائے۔

مرکب اضافی

مرکب اضافی: دو اسموں کے ایسے مرکب کو کہتے ہیں جس میں پہلے اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی گئی ہو جیسے کِتَابُ سَعِیْدٍ۔ بَیْتُ خَالِدٍ۔

مرکب اضافی کے پہلے اسم کو جس کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جا رہی ہو، مُضَاف اور دوسرے اسم کو جس کی طرف نسبت کی گئی ہو، مُضَافٌ اِلَیْہ کہتے ہیں۔

(۱) مضاف اور مضاف الیہ دونوں اسم ہوا کرتے ہیں[۱]۔

(۲) مضاف اسم نکرہ اور مضاف الیہ اکثر اسم معرفہ اور کبھی نکرہ بھی ہوا کرتا ہے۔

(۳) مضاف پر "ال" اور تنوین (ـٌ ـٍ ـً) نہیں آتی، لیکن مضاف الیہ پر "ال" اور تنوین دونوں ہی آسکتے ہیں۔

(۴) مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوا کرتا ہے۔

(۵) اضافت میں مضاف سے تنوین کی طرح اس کے نونِ جمع اور نونِ تثنیہ بھی گر جاتے ہیں

---

(۱) کبھی مضاف الیہ جملہ بھی ہوا کرتا ہے (جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں)

نوٹ:۔ (۱) اضافت سے اسم میں تخصیص و تعیین کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً بَیْتُ خَالِدٍ میں اگر تم صرف لفظ بیت کہو تو اس سے کوئی ایک غیر متعین سا گھر مراد ہوگا، لیکن جب بیت کو مضاف بنا کر اس کی اضافت خالد کی طرف کر دو تو پھر بیت کی تعیین ہو جائے گی اور اس سے ایک مخصوص گھر (خالد کا گھر) سمجھا جائے گا نہ کہ کوئی سا گھر۔

نوٹ (۱) اردو میں مضاف الیہ پہلے ہوتا ہے اور مضاف بعد میں لیکن عربی میں اس کے برعکس پہلے مضاف اور مضاف الیہ بعد میں جیسے کِتَابُ خَالِدٍ (خالد کی کتاب)، اِبْنُ مَحْمُوْدٍ (محمود کا بیٹا) وغیرہ۔

نوٹ (۲) اردو میں اضافت کا ترجمہ "کا" "کے" "کی" سے کیا جاتا ہے اور جب (باقی حاشیہ صفحہ پر

جیسے مُسْلِمُوْنَ الْهِنْدِ سے مُسْلِمُوْا الْهِنْدِ اور کِتَابَانِ خَالِدٍ سے کِتَابَا خَالِدٍ وغیرہ۔

(۶) کبھی ایک ہی ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے بَابُ بَيْتِ صَدِيْقِكَ لَوْنُ قَلَنْسُوَةِ مَحْمُوْدٍ ایسی صورت میں درمیانی مضاف الیہ چونکہ مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے اس لئے اس کو جر (کسرہ) تو ہوگا مگر اس پر تنوین اور "ال" نہیں آئیگا۔
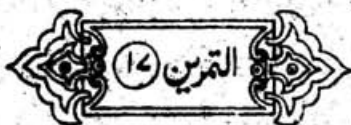
اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) ضَوْءُ الْقَمَرِ (۲) ظَلَامُ اللَّيْلِ (۳) فَصْلُ الْمَطَرِ
(۴) شَاطِئُ النَّهْرِ (۵) جَمَالُ الطَّبِيْعَةِ (۶) اٰيَةُ اللهِ
(۷) نَبَاتُ الْأَرْضِ (۸) سَنَامُ الْجَبَلِ (۹) غُصْنُ الشَّجَرِ
(۱۰) تَغْرِيْدُ الطُّيُوْرِ (۱۱) حَدِيْقَةُ مَحْمُوْدٍ (۱۲) دَارُ غَنِيٍّ
(۱۳) اِكْرَامُ الضُّيُوْفِ (۱۴) خِدْمَةُ الدِّيْنِ
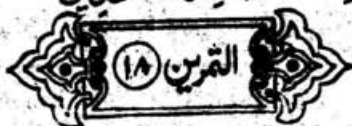
مندرجہ ذیل الفاظ سے مرکب اضافی کے جملے بناؤ:۔

اَلْبَرْق اَلْبَيْتُ اَلْفِيْلُ رَمَضَان

(بقیہ حاشیہ ص ۲۹) ضمائر کی طرف اضافت ہو تو ضمیر غائب کے لئے "اس کا" ضمیر مخاطب کے لئے "تیرا" اور ضمیر متکلم کے لئے "میرا" اور "اپنا" سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔ مبتدی طلبہ ضمائر کے ترجمہ میں خصوصاً "اپنا" وغیرہ میں غلطیاں کرتے ہیں، مثلاً جب کہنا ہو کہ خالد اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تو (رکب خالد فرسہ) کہا جائے گا، لیکن اس کے بجائے میں اس کے گھوڑے پر سوار ہوا تو (رکبت

اَلْفَرَسُ	اَلْحُجْرَةُ	اَلْكَأْسُ	اَلْعَذْبُ
اَلسَّقْفُ	اَللَّمْعَانُ	اَلسَّيْرُ	اَلْجَنَاحُ
اَلْخُرْطُوْمُ	اَلزُّجَاجُ	اَلْعِنَانُ	اَلْمَاءُ
اَلْقِطَارُ	اَلصَّوْمُ	اَلْبَابُ	اَلطَّيْرُ
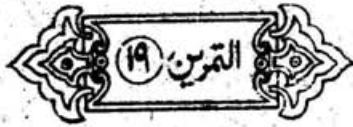
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) تاروں کی چمک (۲) سورج کی گرمی (۳) آسمان کا رنگ
(۴) باغ کا منظر (۵) پھولوں کی مہک (۶) ہرن کا شکار
(۷) پرند کا گوشت (۸) محمود کی بندوق (۹) چاندی کی گھڑی
(۱۰) لوہے کا صندوق (۱۱) رسولؐ کی تعلیم (۱۲) اخلاق کی پاکیزگی
(۱۳) مومن کے ارادے (۱۴) دین کا غلبہ (۱۵) رب کی خوشنودی
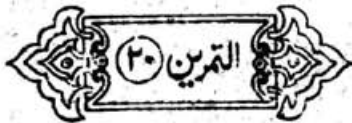
(تثنیہ و جمع کی اضافت)

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) يَدُ الطِّفْلِ (۲) عَيْنَا الظَّبْيِ
(۳) جَنَاحَا الطَّيْرِ (۴) شَاطِئَا النَّهْرِ
(۵) رَاكِبُو السَّفِيْنَةِ (۶) قَاطِنُو الْجِبَالِ
(۷) صَادِقُو الْوَعْدِ (۸) مُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ

(۹) مِصْرَاعَا الْبَابِ   (۱۰) عَجَلَتَا الدَّرَّاجَةِ

(۱۱) مُحْسِنُو الْأُمَّةِ   (۱۲) خَادِمُو الْوَالِدَيْنِ

التمرین (۲۰)

مندرجہ ذیل الفاظ کی اضافت مناسب اسماء کی طرف کرو:۔

(۱) عَيْنَانِ   (۲) الْعَقْرَبَانِ

(۳) مَنَارَتَانِ   (۴) لَابِسُوْنَ

(۵) بَائِعُوْنَ   (۶) اَلْمَدَارِسُ

(۷) اَلْمُهَاجِرُوْنَ   (۸) سَائِقُوْنَ

(۹) الْأُذُنَانِ   (۱۰) لَمْعَانِ

(۱۱) السِّنَانُ   (۱۲) اَلْمُسَافِرُوْنَ

التمرین (۲۱)

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) مومن کی فراست   (۲) ایمان کی روشنی
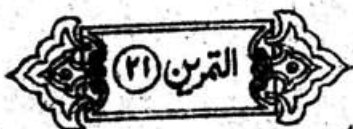
(۳) کفر کی تاریکی   (۴) چیونٹی کی سمجھ

(۵) اونٹ کی گردن   (۶) ہاتھی کے دو دانت

(۷) شتر مرغ کی دو ٹانگیں   (۸) ابراہیم (علیہ السلام) کے دونوں بیٹے

(۹) باپ کے اطاعت گزار (جمع)   (۱۰) خانہ کعبہ کے معمار (جمع)

(۱۱) مکہ کے دو مسافر   (۱۲) مسجد نبوی کے زائرین

(۱۳) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب   (۱۴) عہد کے پکے (پورا کرنے والے)

(۱۵) بات کے سچے (جمع) — (۱۶) مہمانوں کی تعظیم کرنے والے "

(۱۷) اللہ کے رسول (جمع) — (۱۸) اخلاق کے معلّم (جمع)

(۱۹) وطن کے پرستار (جمع) — (۲۰) دین کے دشمن (جمع)
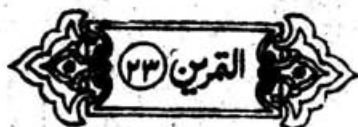
(مضاف الیہ جب کہ متعدد ہوں)

اُردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) خِصْبُ اَرْضِ الْهِنْدِ — (۲) ثَرْوَةُ بِلَادِ اَمْرِيْكَا

(۳) لَوْنُ قَلَنْسُوَةِ مَحْمُوْدٍ — (۴) ثَمَنُ عِقْدِ فَاطِمَةَ

(۵) طُوْلُ مِنْشَفَةِ اَحْمَدَ — (۶) نَسْجُ جَوْرَبِ حَامِدٍ

(۷) صُوْفُ قُفَّازَيْ هِشَامٍ — (۸) خَشْخَشَةُ قُبْقَابِ مَسْعُوْدٍ

(۹) حَفْحَفَةُ جَنَاحِ الطَّيْرِ — (۱۰) فَخْفَخَةُ اَغْنِيَاءِ اَوْدَهْ

(۱۱) خَشَبَةُ مِصْرَاعَيِ الْبَابِ — (۱۲) سَعْيُ مُحِبِّي الدِّيْنِ

(۱۳) طَاعَةُ اَحْكَامِ الرَّسُوْلِ — (۱۴) سِرُّ غَلَبَةِ الْاِسْلَامِ
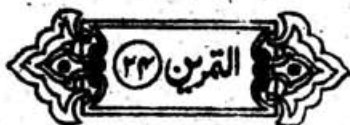
عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) اللہ کے گھر کی عظمت — (۲) نوح علیہ السلام کی کشتی کے سوار

(۳) دیہات کے باشندوں کی زندگی — (۴) ہندوستان کے کارخانوں کے مزدور

(۵) انڈونیشیا کے مسلمانوں کی زبان — (۶) عمر بن عبدالعزیز کا عدل

(۷) گلاب کے پھول کی سُرخی — (۸) شعیب کے قلم کا رنگ

(۹) کاریگر کے ہاتھ کی صفائی (تیزی) — (۱۰) حسن کی گھڑی کا ڈائل

(۱۱) دیوار کی گھڑی کی (دو) سوئیاں — (۱۲) گھنٹے کے بجنے کی آواز

(ضمیر[1] کی طرف اضافت)

اُردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) رِیْشَةُ قَلَمِیْ — (۲) قَوَائِمُ مِنْضَدَتِهٖ

(۳) صُفْرَةُ وَجْهِكَ — (۴) صِدْقُ مَقَالَتِهِمْ

(۵) مُعَلِّمُوْ اَبْنَاءِنَا — (۶) شُعَرَاءُ بِلَادِكُمْ

(۷) مُصَارَعَةُ اِبْنَيْكُمَا — (۸) دُمْيَةُ بِنْتِهَا

(۹) لَوْنُ خِمَارِكِ — (۱۰) ثَمَنُ اَسْوِرَتِهِمَا

(۱۱) حَذَاقُ بَنَاتِكُنَّ — (۱۲) سِيَاحَةُ زَوْجَيْكُمَا

(۱۳) رِقَّةُ قُلُوْبِهِنَّ — (۱۴) زُعَمَاءُ بِلَادِنَا

---

(۱) ضمیر۔ ایک اسم معرفہ ہے جو غائب یا مخاطب یا متکلم کی طرح استعمال ہوتا ہے جیسے هُوَ (وہ)، اَنْتَ (تم)، اَنَا (میں)، نَحْنُ (ہم)

ضمیر کی دو قسمیں ہیں متصل اور منفصل

ضمیر متصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملے بغیر استعمال نہ ہوتی ہو (بخلاف ضمیر منفصل کے)

یہ ضمیر کبھی فعل کے ساتھ آتی ہے جیسے ضَرَبَهٗ اور ضَرَبْتُهٗ (میں نے اس کو مارا) ــــ ضَرَبْتُهُمَا (میں نے ان دونوں کو مارا) اور کبھی اسم کے ساتھ جیسے كِتَابُهٗ (اس کی کتاب) اور کبھی حرف کے ساتھ جیسے بِهٖ، لَهٗ اور عَلَيْهِ وغیرہ

فعل کے ساتھ جب آتی ہے تو منصوب ہوتی ہے اور اسم یا حرف کے ساتھ ملتی ہے تو ہمیشہ مجرور رہتا

(باقی ص۳۵ پر)

عربی میں ترجمہ کرو:-
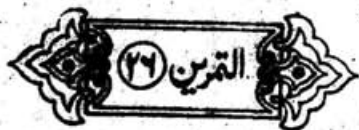
(۱) میرے باغ کا منظر
(۲) تیرے گھر کی دیوار
(۳) اس لڑکے کا گیند
(۴) تم مردوں کی تیر اندازی
(۵) ان دو مردوں کی بہادری کا چرچا
(۶) ہمارے ملک کی آب وہوا
(۷) تمہارے ملک کے سیاح
(۸) اس کے پازیب کی قیمت
(۹) تیرے کان کی بالی
(۱۰) تمہارے شوہروں کی شہادت
(۱۱) ان عورتوں کے رونے کا اثر
(۱۲) ان دو عورتوں کے بچوں کی تعلیم
(۱۳) ان لوگوں کے علم کی شہرت
(۱۴) ہمارے اسلاف کے کارنامے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴) کرتی ہے۔ پہلی صورت میں ضمیر منصوب متصل کہلاتی ہے اور دوسری اور تیسری صورت میں ضمیر مجرور متصل۔

اسم کے ساتھ ملنے کی صورت میں اسم مضاف اور ضمیر مضاف الیہ ہوگی، اسی لئے اس کو ضمیر اضافی بھی کہتے ہیں۔ ذیل میں ضمیر اضافی کا نقشہ دیا جاتا ہے:-

ضمیر اضافی یا ضمیر مجرور متصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ وجمع
مذکر	كِتَابُهُ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمْ	كِتَابُكَ	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمْ	كِتَابِي	كِتَابُنَا
مؤنث	كِتَابُهَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكِ	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُنَّ		

اور حروف کے ساتھ جیسے لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ۔ لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ۔ لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لِي، لَنَا۔

اور ضمیر منصوب متصل کی صورت حسب ذیل ہوگی:-
ضَرَبْتُهُ۔ ضَرَبْتُهُمَا۔ ضَرَبْتُهُمْ۔ ضَرَبْتُهَا۔ ضَرَبْتُهُمَا۔ ضَرَبْتُهُنَّ، ضَرَبْتُكَ، ضَرَبْتُكُمَا، ضَرَبْتُكُمْ۔ ضَرَبْتُكِ۔ ضَرَبْتُكُمَا۔ ضَرَبْتُكُنَّ۔ ضَرَبْتَنِي (میں نے اپنے کو مارا) ضَرَبْتَنَا۔

(باقی صفحہ ۳۶ پر)
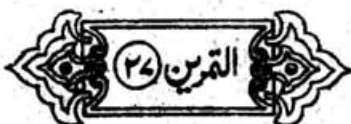
اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اَلصُّبْحُ الْمُسْفِرُ (۲) اَلشَّعْرُ الْفَاحِمُ

(۳) بَيَاضُ الصُّبْحِ (۴) سَوَادُ الشَّعْرِ

(۵) فَقْرُ الْوَلَدَيْنِ وَهَزْوَلَتُهُمَا (۶) سَاكِنُو الْبَادِيَةِ وَسَذَاجَتُهُمْ

(۷) اَلْفَتَيَاتُ الْاَفْرَنْجِيَّاتُ وَسُفُوْرُهُنَّ (۸) زَئِيْرُ الْاَسَدِ

(۹) اَلْحِمَارُ النَّاهِقُ (۱۰) اَلْكَلْبُ الْعَضُوْضُ وَنُبَاحُهُ

(۱۱) اَلْقِطُّ الْجَائِعُ وَمُوَاءُهُ (۱۲) اَلْقَلَمُ الْمُحَبَّرُ وَرِيْشَتُهُ

(۱۳) عَقْرَبَا السَّاعَةِ وَمِيْنَاءُهَا (۱۴) اَلْفَرَسُ الْجَامِحُ وَصَهِيْلُهُ

(بقیہ حاشیہ ص ۳۵)

ضمیر منفصل:۔ اس ضمیر کو کہتے ہیں جس کا استعمال دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر ہوتا ہے جیسے هُوَ۔ هِيَ (وہ) هُمَا (وہ دونوں) هُمْ (وہ سب) یا اِيَّاكَ (تجھ کو) اِيَّاكُمَا (تم دونوں کو) اِيَّاكُمْ (تم سب کو)

ضمیر منفصل کی صرف دو قسمیں ہیں:۔

(۱) ایک وہ جو رفع کے ساتھ مختص ہیں اور ہمیشہ وہ مرفوع ہوتے ہیں۔ انھیں ضمیر فاعلی بھی کہا جاتا ہے۔

(۲) دوسرے وہ جو نصب کے ساتھ مختص ہیں اور ہمیشہ منصوب ہی ہوا کرتے ہیں۔ ان کو ضمیر مفعولی بھی کہتے ہیں۔

ضمیر مرفوع منفصل یا ضمیر فاعلی حسب ذیل ہیں:۔

مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنَا، نَحْنُ
مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ	

ضمیر منصوب منفصل یا ضمیر مفعولی یہ ہیں:۔

مذکر	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ	إِيَّايَ، إِيَّانَا
مؤنث	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُنَّ	
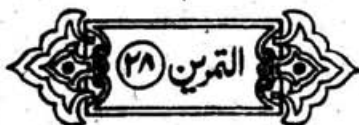
عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) زمزم کا کنواں اور اس کا پانی (۲) چاندی کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ

(۳) مسجد کے دو منارے اور ان کی بلندی (۴) عرب کے باشندے اور ان کی زبان

(۵) رسول اللہ کے اصحاب اور ان کی سیرت (۶) انبیاء کی بعثت اور ان کے پیغامات

(۷) اسلامی نظام اور اس کے محاسن (۸) مغربی تہذیب اور اس کے نقصانات

(۹) انگریزوں کی سیاست اور انکی چالبازی (بھیلۃ) (۱۰) عربوں کی مہمان نوازی اور انکی سخاوت

(۱۱) میری تلوار کی چمک اور اس کی دھار (۱۲) تیری تلوار کا دستہ اور اس کا نیام

(۱۳) فاطمہ کی گڑیا اور اسکے کھلونے (۱۴) احمد کا گیند اور اس کا لٹو

(۱۵) محمود کی سائیکل اور اسکے دونوں پہیئے (۱۶) دو موٹے بیل اور ان کا ڈکارنا

(۱۷) ایک خوبصورت گائے اور اسکی دونوں سینگیں (۱۸) اونٹ کی گردن اور اس کے پائے

(۱۹) تیرے گھوڑے کی زین اور اس کی لگام (۲۰) ہمارا دارالاقامہ اور اس کے کمرے

(۲۱) تیرے گھر کی چھت اور اس کی دیواریں
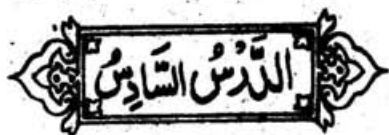
مرکب تام کی تعریف صفحہ ۹ میں گزر چکی ہے۔ اسی کو جملہ مفیدہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

جملہ مفیدہ کا اگر پہلا جز اسم ہو تو جملہ اسمیہ کہلاتا ہے اور اگر پہلا جز فعل ہو تو

جملہ فعلیہ۔ مثالیں حسب ذیل ہیں :-

جملہ اسمیہ جیسے اَلوَلَدُ قَائِمٌ (لڑکا کھڑا ہے) یا اَلوَلَدُ یَقُوْمُ (لڑکا کھڑا ہوتا ہے) فَاطِمَۃُ جَالِسَۃٌ (فاطمہ بیٹھی ہے) یا فَاطِمَۃُ تَجْلِسُ (فاطمہ بیٹھتی ہے) یہ سب جملہ اسمیہ ہیں، کیونکہ ان کا پہلا جزا اسم ہے۔

جملہ فعلیہ جیسے: قَامَ الْوَلَدُ (لڑکا کھڑا ہے) یا یَقُوْمُ الْوَلَدُ (لڑکا کھڑا ہوتا ہے) یہ سب جملہ فعلیہ ہیں کیونکہ ان کا پہلا جز فعل ہے۔ جملہ فعلیہ کا بیان درس ۶ میں آئے گا۔

جملہ اسمیہ مبتدا و خبر کہلاتا ہے۔ اس کے پہلے جز کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ اَلْوَلَدُ قَائِمٌ میں اَلْوَلَدُ مبتدا اور قَائِمٌ خبر ہے اور اسی طرح اَلْوَلَدُ یَقُوْمُ میں اَلْوَلَدُ مبتدا اور یَقُوْمُ[1] اس کی خبر ہے۔

(۱) مبتدا عموماً معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوا کرتی ہے۔ بخلاف موصوف وصفت کے اس میں دونوں جز معرفہ یا دونوں جز نکرہ ہوا کرتے ہیں۔

---

(۱) اَلْوَلَدُ یَقُوْمُ میں اَلْوَلَدُ، یَقُوْمُ کا فاعل نہیں ہے کیونکہ عربی میں فاعل فعل سے پہلے نہیں آتا بلکہ ہمیشہ فعل کے بعد ہی آتا ہے، اس لیے یہاں یَقُوْمُ کا فاعل خود اسی کی ضمیر ہوگی جو اَلْوَلَدُ کی طرف لوٹتی ہے اور اَلْوَلَدُ کو مبتدا کہا جائے گا۔ اس کی ترکیب اس طرح ہوگی کہ اَلْوَلَدُ مبتدا اور یَقُوْمُ فعل اپنے ضمیر (فاعل) سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا اور جملہ فعلیہ ہو کر پھر اَلْوَلَدُ مبتدا کی خبر ہوا۔ اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ مبتدی طلبہ کو اکثر اس میں غلط فہمی ہوتی ہے۔

(۲) اس عموم کے برعکس مبتدا کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ :-

(۱) اس سے پہلے کوئی حرف نفی ہو جیسے مَا اَحَدٌ حَاضِرٌ

(۲) اس سے پہلے کوئی حرف استفہام ہو جیسے هَلْ كَرِيْمٌ يَبْخَلُ بِمَالِهِ ؟

(۳) یا وہ کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو جیسے تَاجِرُ ثَوْبٍ مُسْلِمٌ

(۴) یا موصوف ہو جیسے :- وَرْدَةٌ حَمْرَاءُ تَتَفَتَّحُ

(۵) یا مجرور ہو جیسے :- فِيْكَ شَجَاعَةٌ

(۶) یا ظرف کی صورت میں خبر مقدم ہو جیسے عِنْدِیْ حِصَانٌ (باقی صفحہ ۳۹ پر)

(۲) مبتدا اور خبر دونوں ہمیشہ مرفوع ہوا کرتے ہیں۔

(۳) واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں صفت ہی کی طرح خبر بھی اپنے پہلے جز (مبتدا) کے مطابق ہوا کرتی ہے۔

(۴) ایسے ہی مبتدا جب کسی غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر (صفت ہی کی طرح) عموماً واحد مؤنث لائی جاتی ہے اور کبھی جمع مؤنث بھی جیسے اَلْاَقْلَامُ ثَمِیْنَۃٌ اور اَلْاَقْلَامُ ثَمِیْنَاتٌ (قلم قیمتی ہیں)

نوٹ :- موصوف و صفت اور (مبتدا و خبر میں ظاہری فرق اس قدر ہے کہ مبتدا معرفہ ہوا کرتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور موصوف و صفت (مرکب توصیفی) دونوں ہی معرفہ یا دونوں ہی نکرہ ہوتے ہیں۔ اَلْاَقْلَامُ ثَمِیْنَۃٌ (قلم قیمتی ہیں) مبتدا و خبر ہیں۔ اور اَلْاَقْلَامُ الثَّمِیْنَۃُ یا اَقْلَامٌ ثَمِیْنَۃٌ (قیمتی قلم) موصوف و صفت ہیں۔ ظاہری فرق کے علاوہ معنوی فرق یہ ہے کہ پہلا مرکب تام (جملہ مفیدہ) اور دوسرا مرکب ناقص (جملہ غیر مفیدہ) ہے جس سے کوئی پوری بات سمجھ میں نہیں آتی۔

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اَلْوَلَدُ بَاسِمٌ (۲) اَلشَّمْسُ مُشْرِقَۃٌ

(۳) اَلْمَاءُ رَائِقٌ (۴) اَلْھَوَاءُ نَقِیٌّ

(۵) اَلْمِنْضَدَتَانِ جَمِیْلَتَانِ (۶) فَاطِمَۃُ نَظِیْفَۃٌ

(باقی حاشیہ صفحہ ۳۸ کا) اسی طرح خبر بھی کبھی معرفہ آتی ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ :-

(۱) خبر کسی موصوف کی صفت نہ بن سکتی ہو جیسے اَنَا یُوْسُفُ

(۲) یا جب کہ مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر فصل لایا جائے جیسے اَلْوَلَدُ ھُوَ الْقَائِمُ

(۷) اَلْجُنْدِیَانِ قَوِیَّانِ (۸) اَلْقُضَاۃُ عَادِلُوْنَ

(۹) اَلْوَرْدَۃُ مُفَتَّحَۃٌ (۱۰) اَلْاَنْھَارُ نَاضِرَۃٌ

(۱۱) اَلْوَرَقُ نَاعِمٌ (۱۲) اَلْحَدِیْقَتَانِ مُثْمِرَتَانِ

(۱۳) اَلْغُرُفَاتُ مُضِیْئَۃٌ (۱۴) اَلْاُمَّھَاتُ مُشْفِقَاتٌ

(۱۵) اَلْمُعَلِّمُوْنَ جَالِسُوْنَ (۱۶) اَلرُّسُلُ صَادِقُوْنَ
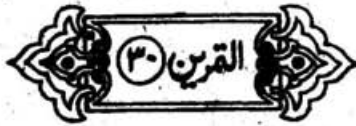
خالی جگہیں پُر کرو:۔

(۱) اَلْقَمَرُ .. .. (۲) النُّجُوْمُ .. ..

(۳) اَلْحَدِیْقَۃُ .. .. (۴) اَلشَّجَرَتَانِ .. ..

(۵) اَلْاَبْوَابُ .. .. (۶) النَّوَافِذُ .. ..

(۷) اَلسَّمَاءُ .. .. (۸) اَلضَّیْفَانِ .. ..

(۹) اَلْبِنْتَانِ .. .. (۱۰) اَلتِّلْمِیْذَاتُ .. ..

(۱۱) اَلصَّبِیَّۃُ .. .. (۱۲) اَلْمُسَافِرُوْنَ .. ..

خالی جگہیں پُر کرو:۔

(۱) .... نَاعِمٌ (۲) .... بَاسِمَۃٌ

(۳) .... طَوِیْلَانِ (۴) .... مَمْلُوْءَتَانِ

(۵) .... مَسْرُوْرُوْنَ (۶) .... شَامِخَاتٌ
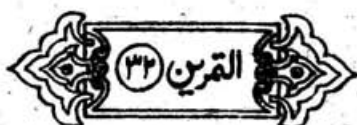
(۷) .... مُثَلَّثَةٌ (۸) .... خَضْرَاءُ

(۹) .... نَائِمَةٌ (۱۰) .... مُضِيْئَتَانِ

(۱۱) .... مُسَافِرَاتٌ (۱۲) .... مُكَرَّمُوْنَ

عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) موسم خوشگوار ہے (۲) پھول کھلے ہیں-

(۳) کھیتیاں سبز و شاداب ہیں (۴) پتیاں ہری ہیں

(۵) رات ٹھنڈی ہے (۶) سردی سخت ہے

(۷) ہوا تیز ہے (۸) دروازے بند ہیں-

(۹) دونوں کھڑکیاں کھلی ہیں (۱۰) بچے سو رہے ہیں

(۱۱) دونوں پہرے دار جاگ رہے ہیں (۱۲) زینب بھوکی ہے

(۱۳) بلی پیاسی ہے (۱۴) دونوں گھڑیاں بند ہیں

(۱۵) لڑکیاں تعلیم یافتہ ہیں (۱۶) مزدور مسلمان ہیں

(۱۷) سڑکیں کشادہ ہیں (۱۸) باغات گھنے ہیں

(۱۹) آسمان ابر آلود ہے (۲۰) اسٹیشن قریب ہے

(۲۱) طلبہ محنتی ہیں (۲۲) اساتذہ رحم دل ہیں
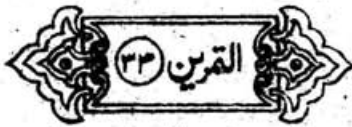
(مبتدا جب کہ ضمیر ہو)

اردو میں ترجمہ کرو:

(۱) أَنَا تِلْمِيْذٌ (۲) أَنْتَ خَطِيْبٌ

(۳) هُوَ شَاعِرٌ (۴) أَنْتُمَا صَدِيْقَانِ

(۵) هُمَا عَالِمَتَانِ (۶) أَنْتُمَا مُسْلِمَتَانِ

(۷) هُنَّ صَادِقَاتٌ (۸) هِيَ بَاكِيَةٌ

(۹) هُمَا أَخَوَانِ (۱۰) أَنْتِ حَزِيْنَةٌ

(۱۱) هُمْ مُسَافِرُوْنَ (۱۲) أَنْتُنَّ صَائِمَاتٌ

(۱۳) أَنْتُمْ ضُيُوْفٌ (۱۴) نَحْنُ مَسْرُوْرُوْنَ
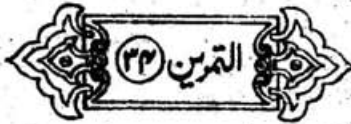
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) آپ دونوں مہمان ہیں (۲) میں میزبان ہوں

(۳) آپ لوگ نیکوکار ہیں۔ (۴) ہم دونوں دوست ہیں

(۵) ہم لوگ مسلمان ہیں (۶) تو سچا ہے

(۷) وہ جھوٹی ہے (۸) آپ دونوں بیٹھی ہیں

(۹) میں کھڑی ہوں (۱۰) وہ دونوں سوئی ہوئی ہیں

(۱۱) آپ استانیاں ہیں (۱۲) وہ سب طالبات ہیں

(۱۳) تم دونوں کھاڑی ہو (۱۴) وہ دونوں پڑھتی ہیں

التمرین (۳۵)
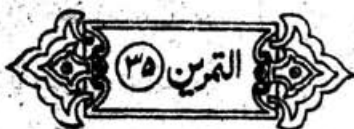
(مبتدا جب کہ اسم اشارہ ہو)[1]

اُردو میں ترجمہ کرو :-

(۱) هٰذَا مَطْبَخٌ وَهٰذِهٖ اَدْوَاتُهٗ

---

(۱) عربی میں اسم اشارہ کے دس صیغے آتے ہیں۔ پانچ اشارہ قریب کے لئے اور پانچ اشارہ بعید کے لئے ذیل کے نقشے میں دیکھو :-

	اشارہ قریب			اشارہ بعید		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰؤُلَاءِ	ذٰلِكَ	ذَانِكَ	اُولٰئِكَ
مؤنث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ		تِلْكَ	تَانِكَ	

اسمائے اشارہ جیسا کہ تم نے درس ۳۵ میں پڑھا ہے سب ہی معرفہ ہوتے ہیں، اس لئے ان کا استعمال بطور مبتدا کے بھی ہوتا ہے جس طرح کہ یہ فاعل اور مفعول کے طور پر لائے جاتے ہیں۔
کبھی اسم اشارہ تنہا مبتدا ہوتا ہے اور کبھی اپنے مشارٌ الیہ کے ساتھ مل کر مبتدا بنتا ہے۔ اس صورت میں اسم اشارہ موصوف اور مشارٌ الیہ صفت واقع ہوگا۔ پھر یہ دونوں مل کر مرکب توصیفی کی صورت میں مبتدا ہوں گے۔
مندرجہ ذیل جملوں کے فرق پر غور کرو :-
(۱) هٰذَا قَلَمٌ (یہ ایک قلم ہے)
(۲) هٰذَا قَلَمٌ جَمِيْلٌ (یہ) ایک خوبصورت قلم ہے۔
(۳) هٰذَا الْقَلَمُ جَمِيْلٌ (یہ قلم) خوبصورت ہے
(۴) هٰذَا الْقَلَمُ، قَلَمٌ جَمِيْلٌ (یہ قلم) ایک خوبصورت قلم ہے۔
پہلے اور دوسرے جملہ میں هٰذَا اسم اشارہ تنہا مبتدا ہے اور دوسرے اور تیسرے جملے میں هٰذَا الْقَلَمُ اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہیں
اسی طرح خبر بھی پہلے اور تیسرے جملے میں خبر مفرد ہے اور دوسرے اور چوتھے میں مرکب توصیفی قَلَمٌ جَمِيْلٌ) خبر ہے۔ (باقی حاشیہ صفحہ ۴۳ پر)

(۲) ذٰلِكَ مَوْقِدٌ وَهٰذَا تَنُّوْرٌ

(۳) هٰذِهٖ قِدْرٌ وَهٰذَا غِطَاءُهَا

(۴) تِلْكَ مِخْبَزَةٌ وَهٰذِهٖ مِقْلَاةٌ

(۵) هٰذَانِ اِبْرِيْقَانِ وَتِلْكَ جَرَّةٌ

(۶) هَاتَانِ مِلْعَقَتَانِ وَتِلْكَ مِغْرَفَةٌ

(۷) ذَانِكَ قِدْحَانِ وَهٰذِهٖ قَصْعَةٌ

(۸) تَانِكَ قَصْعَتَانِ وَهٰذِهٖ صُحُوْنٌ

(۹) هٰذِهٖ فَنَاجِيْنُ وَتِلْكَ كُئُوْسٌ

(۱۰) هٰؤُلَاءِ طُهَاةُ الْمَطْعَمِ وَاُولٰئِكَ خَبَّازُوْنَ

(۱۱) اُولٰئِكَ خَادِمُوْا الْمَقْهٰى وَهٰذَا طَبَّاخٌ

(۱۲) هٰذِهٖ اٰنِيَةُ الْمَطْبَخِ وَاَدَوَاتُهٗ
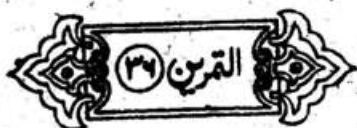
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) یہ قلم ہے اور یہ اس کا نب ہے

(۲) یہ دوات ہے اور وہ اس کا ڈھکنا ہے

(۳) وہ کتاب ہے اور یہ کاپی ہے

(۴) وہ تختہ سیاہ ہے اور یہ سلیٹ ہے

(۵) یہ دونوں استاد ہیں۔

(۶) یہ دونوں طالبات ہیں

(۷) وہ دونوں طالب علم ہیں اور یہ ان کے والد ہیں۔

(بقیہ حاشیہ ص۴۲) اس قسم کے جملے عربی میں بہت آئیں گے۔ اگر قلم کو مثلاً تم مبتدا بنانا چاہتے ہو تو اس کو معرفہ بنالو اور اگر خبر بنانا چاہتے ہو تو نکرہ کی صورت میں لکھو

غیر ذوی العقول کی جمع کیلئے اسم اشارہ واحد مؤنث استعمال کیا جاتا ہے اسلئے کہ غیر ذوی العقول کی جمع واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے۔

(۸) وہ لڑکیوں کا مدرسہ ہے　　(۹) یہ سب درجہ سوم کے طلبہ ہیں

(۱۰) وہ لوگ دارالعلوم کے اساتذہ ہیں　　(۱۱) وہ سب مسلمان لڑکیاں ہیں

(۱۲) یہ سب لڑکیوں کے مدرسے کی اُستانیاں ہیں۔

التمرین (۳۷)
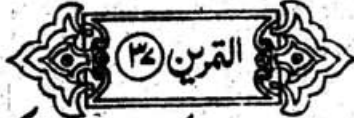
(مبتدا ترکیب توصیفی وترکیب اضافی کی صورت میں)

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اَلتِّلْمِیْذُ الْمُجْتَهِدُ نَاجِحٌ　　(۲) اَلْوَلَدُ اللَّعُوْبُ غَائِبٌ

(۳) مَسْجِدُ دَارِ الْعُلُوْمِ جَمِیْلٌ　　(۴) منارتا الْمَسْجِدِ عَالِیَتَانِ

(۵) هٰذِهِ السَّاعَةُ وَاقِفَةٌ　　(۶) عَقْرَبَا السَّاعَةِ لَامِعَانِ

(۷) سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

(۸) إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، صَدَقَةٌ

(۹) تِلْكَ الْبَقَرَةُ السوداءُ، حَلُوْبٌ

(۱۰) هَاتَانِ الشَّجَرَتَانِ، مثمرتان

(۱۱) ذانك التلميذان مجتهدان

(۱۲) أُولٰئِكَ الاساتذة، عطوفون
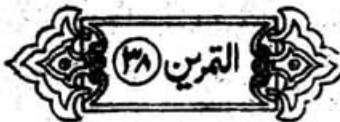
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) سچا لڑکا پیارا ہے　　(۲) محنتی لڑکے کامیاب ہیں

(۳) انسان کی زندگی ڈھلتی چھاؤں ہے   (۴) مغربی تہذیب لعنت ہے

(۵) اسلامی نظام رحمت ہے   (۶) مصر کے مسلمان مالدار ہیں

(۷) چاندنی راتیں دلکش ہیں   (۸) فریدہ کے ماموں ڈاکٹر ہیں

(۹) تمھارے دونوں بھائی تاجر ہیں   (۱۰) خالد کا دوست وکیل ہے

(۱۱) یہ کمرہ تاریک ہے   (۱۲) دونوں روشندان بند ہیں

(۱۳) تیری ٹوپی سیاہ اور قمیص سفید ہے   (۱۴) یہ لڑکیاں مسلمان ہیں
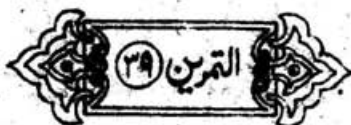
(خبر ترکیب توصیفی و ترکیب اضافی میں)

اردو میں ترجمہ کردو۔

(۱) اَلْاِسْلَامُ دِیْنٌ قَیِّمٌ   (۲) القرآن کتابُ اللّٰه

(۳) اَحْسَنُ الْھَدْیِ، ھَدْیُ الْاَنْبِیَاءِ

(۴) خَیْرُ السُّنَنِ، سُنَّةُ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۵) رَاْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ   (۶) اَلْھِنْدُ بِلَادٌ خَصِیْبَةٌ

(۷) اَلْیَدُ الْعُلْیَا، خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

(۸) رَشَادٌ، تِلْمِیْذٌ مُجْتَھِدٌ   (۹) اِقْبَالٌ، شَاعِرٌ اِسْلَامِیٌّ

(۱۰) ھٰذِہٖ سَاعَةٌ ثَمِیْنَةٌ   (۱۱) ذٰلِكَ، قَصْرٌ مُشَیَّدٌ

(۱۲) اُولٰٓئِكَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ   (۱۳) ھٰذِہٖ تَرْنِیْمَةُ الْاَطْفَالِ
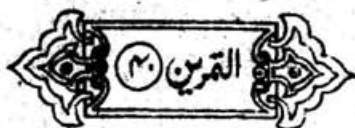
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) جھوٹ بری عادت ہے (۲) فاطمہ اچھی لڑکی ہے

(۳) اکبر دلچسپ آدمی ہے (۴) حامد اور ہشام محنتی لڑکے ہیں

(۵) یہ لوگ شرارت پسند ہیں (۶) تم لوگ اخبار بیچنے والے ہو

(۷) کُتّا وفادار جانور ہے (۸) موٹر تیز رفتار سواری ہے

(۹) بلی چوہوں کی شکاری ہے (۱۰) یہ دونوں میرے ماموں زاد بھائی ہیں

(۱۱) وہ میری خالہ زاد بہن ہے (۱۲) یہ تیرا چچا زاد بھائی ہے

(۱۳) وہ پاکستانی سفیر ہے (۱۴) یہ لوگ مصری نمائندے ہیں

(۱۵) یہ ایک عربی رسالہ ہے (۱۶) وہ آدمی ایک اخبار کا ایڈیٹر ہے

(۱۷) یہ تحریک ایک دینی تحریک ہے (۱۸) یہ لوگ ہمارے مدرسے کے معلّم ہیں
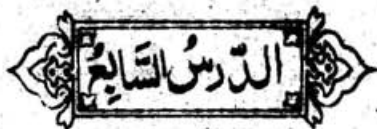
جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ جیسا کہ درس ۱ میں بتایا جاچکا ہے، اس مرکب تام (جملہ مفیدہ) کو کہتے ہیں جس کی ابتدا فعل سے ہو، جیسے جَاءَ الْأَمِيْرُ، يَأْكُلُ الْوَلَدُ الْخُبْزَ

(۱) جملہ فعلیہ (۱) فعل، فاعل اور مفعول سے مل کر بنتا ہے۔

---

(۱) فعل کام کو کہتے ہیں اور فاعل کام کرنے والے کو اور مفعول اس اسم کو کہتے ہیں جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔ جیسے ضَرَبَ مَحْمُوْدٌ الْحِمَارَ، مارا محمود نے گدھے کو، اس میں ضَرَبَ فعل محمود فاعل اور الحمار مفعول ہے۔ اسی طرح يَأْكُلُ الْوَلَدُ الْخُبْزَ يَأْكُلُ فعل (باقی ص۴۷ پر)

(۲) فاعل اور مفعول دونوں ہی اسم ہوا کرتے ہیں۔

(۳) فاعل ہمیشہ مرفوع اور مفعول ہمیشہ منصوب ہوا کرتا ہے۔

(۴) جملہ فعلیہ میں پہلے فعل، پھر فاعل اور سب سے آخر میں مفعول لایا جاتا ہے لیکن مفعول کبھی فاعل سے پہلے اور ضرورۃً فعل سے بھی پہلے آتا ہے، البتہ فاعل اپنے فعل سے پہلے نہیں آتا۔

فاعل کے اعتبار سے فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع کا قاعدہ

(۵) فعل کا فاعل جب کوئی اسم ظاہر ہو (یعنی ضمیر نہ ہو) تو ہر حال میں فعل واحد ہی آئے گا، خواہ فاعل واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو۔ جیسے :-

جَاءَ رَجُلٌ　　جَاءَ رَجُلَانِ　　جَاءَ رِجَالٌ

جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ　　جَاءَتْ اِمْرَأَتَانِ　　جَاءَتْ نِسَاءٌ

(۶) جب فعل کا فاعل کوئی اسم ظاہر نہ ہو بلکہ فاعل ضمیر ہی ہو تو پھر فعل اپنے ضمیر کے مطابق ہی آئے گا یعنی واحد کے لئے واحد اور تثنیہ و جمع کے لئے تثنیہ و جمع، جیسے :-

اَلْوَلَدُ قَامَ　　اَلْوَلَدَانِ قَامَا　　اَلْاَوْلَادُ قَامُوْا

نوٹ: قَامَ ۔ قَامَا ۔ قَامُوْا تینوں میں علی الترتیب واحد، تثنیہ،

(بقیہ حاشیہ ص۴۷) اور اَلْوَلَدُ فاعل اور اَلْخُبْزَ مفعول ہے۔

لازم و متعدی :- جملہ فعلیہ میں فعل کبھی صرف اپنے فاعل سے مل کر پورا مطلب ظاہر کر دیتا ہے اور کبھی فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہتا ہے یعنی مفعول کے بغیر اس کا پورا مطلب ظاہر نہیں ہوتا۔

(۱) پس ایسے تمام افعال جو فاعل سے مل کر اپنا مطلب ظاہر کر دیں فعل لازم کہے جاتے ہیں جیسے جَاءَ الْوَلَدُ ۔ جری الحصانُ ۔ تضحکُ البنتُ

(۲) اور جو افعال فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہیں وہ متعدی کہلاتے ہیں جیسے اَكَلَ الْوَلَدُ الْخُبْزَ ۔ فتح الخادمُ الباب ۔ قَتَلَ مَحْمُودٌ الْاَسَدَ

اور جمع کی ضمیر ہیں اور یہی ان افعال کے فاعل ہیں۔ رہے الولد، الولدان اور الأولاد تو یہ سب مبتدا ہیں نہ کہ فاعل۔

فعل کی تذکیر و تانیث

(۷) افعال کی تذکیر و تانیث میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر فاعل مذکر ہو تو فعل بھی مذکر لایا جاتا ہے اور اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث لانا چاہیئے جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں رَجُلٌ کے لئے جَاءَ فعل مذکر اور اِمْرَأَةٌ کے لئے جَاءَتْ فعل مؤنث لایا گیا ہے۔ مگر اسے آخری قاعدہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کتاب کے دوسرے حصہ میں مزید تفصیل دی جائے گی۔

(۸) فاعل اگر کسی غیر عاقل کی جمع ہو تو فعل واحد مؤنث استعمال ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر عاقل کی جمع واحد مؤنث ہی کے حکم میں ہوتی ہے، اسی لئے مبتدا یا موصوف جب کسی غیر عاقل کی جمع ہوں تو خبر اور صفت عموماً واحد مؤنث ہی لائی جاتی ہے۔

(جملہ فعلیہ کی مشق)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) أَسْفَرَ الصُّبْحُ (۲) صَاحَ الدِّيكُ الصَّائِحُ

(۳) إِسْتَيْقَظَتْ فَاطِمَةُ الصَّغِيرَةُ

(۴) هَبَّتِ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ (۵) نَزَلَ الْمَطَرُ الْغَزِيرُ

(۶) حَفِظَ التِّلْمِيذُ الدَّرْسَ (۷) قَطَفَ مَحْمُودٌ زَهْرَةً جَمِيلَةً

(۸) شَرِبَتْ فَاطِمَةُ الْمَاءَ الْبَارِدَ (۹) أَكَلَ الْوَلَدُ الْخُبْزَ الْبَائِتَ

(۱۰) اِشْتَرَى مَحْمُودُ نِ الصَّغِيْرُ قَلَمًا ثَمِيْنًا

(۱۱) صَادَ خَالِدُ التِّلْمِيْذُ ظَبْيًا سَمِيْنًا

(۱۲) خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوَاتِ الْعُلٰى

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسول بھیجے۔

(۲) ناشکر گذار بندے نے خدا کی نافرمانی کی۔

(۳) فرمانبردار لڑکے نے باپ کا کہا مانا۔

(۴) رشاد طالب علم نے سبق پڑھا (۵) سلیم غلام نے دروازہ کھولا

(۶) بہادر سپاہی نے شیر کو مار ڈالا (۷) محنتی طالب علم امتحان میں کامیاب ہوا۔

(۸) تمہاری خادمہ نے مزیدار کھانا پکایا (۹) معزز مہمانوں نے کھانا کھایا

(۱۰) شریف میزبان نے شکریہ ادا کیا (۱۱) توانا مزدور نے ایک کنواں کھودا۔

(۱۲) ماہر بڑھئی نے ایک عمدہ کرسی بنائی

(فاعل جبکہ اسم ظاہر ہو)

(ابھی درس ۷ میں قاعدہ ۵ کے تحت پڑھ چکے ہو کہ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو فعل

ہر حال میں واحد ہی آئے گا، البتہ تذکیر و تانیث میں فعل اپنے فاعل کے مطابق رہیگا

جیسا کہ تمرین ۴۰، ۴۱، ۴۲ میں گزرا۔ دیکھو قاعدہ ۵ درس ۷)

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) إِنْسَلَخَ شَهْرُ شَعْبَانَ ۔ (۲) أَبْصَرَ نَجْلَانِ الْهِلَالَ ۔

(۳) صَامَ الْوِلْدَانُ الصِّغَارُ الْيَوْمَ ۔

(۴) ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ (اِنْشَاءَ اللّٰه) ۔

(۵) صَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ ۔

(۶) سَمِعَتِ الْأَخَوَاتُ خُطْبَةَ الْإِمَامِ ۔

(۷) أَطْعَمَ الْأَغْنِيَاءُ الْمَسَاكِيْنَ الْبَائِسِيْنَ ۔

(۸) تَفَتَّحَتِ الْوَرْدَةُ الْحَمْرَاءُ فِي الْحَدِيْقَةِ ۔

(۹) جَمَعَتِ الْبِنْتَانِ الْأَزْهَارَ الْجَمِيْلَةَ ۔

(۱۰) كَنَسَتِ الْخَادِمَةُ صَحْنَ الدَّارِ ۔

(۱۱) كَانَ الشَّقِيْقَانِ فِي سَعْيِهِمَا

(۱۲) نَالَ الْمُجِدُّوْنَ الْجَوَائِزَ الثَّمِيْنَةَ ۔

(۱۳) أَفْسَدَتِ الْكُتُبُ الْمَاجِنَةُ أَخْلَاقَ النَّاشِئِيْنَ ۔

(۱۴) سَمِعَتِ الْآذَانُ وَرَأَتِ الْعُيُوْنُ وَعَقَلَتِ الْقُلُوْبُ

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) سورج غروب ہوا اور چاند نکلا۔ (۲) جامع مسجد کے مؤذن نے اذان دی۔

(۳) روزہ دار مسلمانوں نے افطار کیا۔ (۴) بیمار عائشہ نے ٹھنڈے پانی سے وضو کیا۔

(۵) دونوں بہنوں نے مغرب کی نماز پڑھی۔ (۶) ان لڑکیوں نے رمضان کے روزے رکھے۔

(۷) شمع روشن ہوئی اور تاریکی دور ہو گئی۔

(۸) کلکتہ کے مسافر ہوائی جہاز پر سوار ہوئے۔

(۹) خونخوار بھیڑیوں نے کسانوں کی بکریاں کھالیں۔

(۱۰) دونوں بھائیوں نے ایک فٹ بال خریدا۔

(۱۱) محمود کے دونوں بیٹے بیمار ہو گئے۔

(۱۲) بیماریاں بڑھ گئیں اور مخلص اطباء کم ہو گئے۔

(فعل کی قسمیں۔ ماضی، مضارع، امر و نہی)

فعل کی مشہور قسمیں تین ہیں :- ماضی، مضارع اور امر و نہی

(۱) **فعل ماضی** اس فعل کو کہتے ہیں جو گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے "ہونے" یا "کرنے" پر دلالت کرے جیسے کَتَبَ حَامِدٌ کِتَابًا (حامد نے ایک خط لکھا)

(۲) **فعل مضارع** اس فعل کو کہتے ہیں جو زمانۂ حال یا زمانۂ مستقبل میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے یَکْتُبُ حَامِدٌ (حامد لکھتا ہے یا لکھے گا)۔

(۳) **فعل امر** اس فعل کا نام ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے اِقْرَأْ (پڑھ)

فعل نہی اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام سے باز رہنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے لَا تَقْرَأْ (مت پڑھ)

نوٹ : فعل نہی بھی فعل امر ہی کی ایک قسم ہے کیونکہ اس میں بھی درحقیقت حکم ہی پایا جاتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ امر میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور نہی میں کسی کام سے باز رہنے کا حکم ہوتا ہے۔

اثبات و نفی : جس فعل سے کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے اس کو اثبات یا فعل مثبت کہتے ہیں اور جس فعل میں کسی کام کا "نہ ہونا" یا "نہ کرنا" سمجھا جائے اس کو "نفی" یا "فعل منفی" کہا جاتا ہے۔ یہ فعل ماضی کے شروع میں مَا نافیہ اور فعل مضارع کے پہلے لَا نافیہ بڑھانے سے بن جاتا ہے جیسے مَا كَتَبَ (نہیں لکھا) اور لَا يَكْتُبُ (نہیں لکھتا ہے)۔ اسی طرح لَمْ اور لَنْ کے ساتھ بھی فعل کی نفی کی جاتی ہے جس کا بیان آگے آئے گا۔

فعل ماضی کے چودہ صیغے آتے ہیں اور اسی طرح فعل مضارع کے بھی۔ ذیل میں اس کا نقشہ دیا جاتا ہے :-

	غائب			حاضر			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ وجمع
مذکر	كَتَبَ	كَتَبَا	كَتَبُوْا	كَتَبْتَ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتُمْ	كَتَبْتُ	كَتَبْنَا
مؤنث	كَتَبَتْ	كَتَبَتَا	كَتَبْنَ	كَتَبْتِ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتُنَّ		

(فاعل جب کہ ضمیر ہو)

درس ۷ میں تمہیں بتایا گیا ہے کہ فعل کا فاعل جب کوئی اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہی آئے گا۔ البتہ تذکیر و تانیث میں فعل اپنے فاعل کے مطابق ہوگا۔ اس کی مشق تمرین ۱۷، ۱۸ و ۱۹

میں کر چکے ہو۔ اب دوسری صورت لو یعنی فاعل اسم ضمیر ہو۔ ایسی صورت میں فعل اپنے ضمیر کے مطابق ہی آئے گا یعنی واحد کے لئے واحد اور تثنیہ و جمع کے لئے تثنیہ و جمع۔ ذیل کی تمرین میں اس کی مشقیں دی جارہی ہیں۔ اس کا لحاظ رکھو۔

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) جَاءَ الْعَطَّارُ وَوَقَفَ عَلَى الرَّصِيْفِ۔

(۲) طَارَتِ الْحَمَامَةُ وَجَلَسَتْ عَلَى الشَّجَرَةِ۔

(۳) خَرَجَ مَحْمُوْدٌ بِبُنْدُقِيَّتِهٖ وَصَادَ ظَبْيًا۔

(۴) رَأَتْ فَاطِمَةُ الصَّيْدَ وَفَرِحَتْ۔

(۵) إِجْتَمَعَتِ الْأَخَوَاتُ وَطَبَخْنَ اللَّحْمَ۔

(۶) عَجَنَتِ الْبِنْتَانِ وَخَبَزَتَا الْخُبْزَ۔

(۷) دَعَوْتُ الْإِخْوَانَ وَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِمْ۔

(۸) أَسْرَعَ الْخَادِمَاتُ وَأَحْضَرْنَ الطَّعَامَ۔

(۹) جَاءَ الضُّيُوْفُ وَجَلَسُوْا حَوْلَ الْمَائِدَةِ۔

(۱۰) جَلَسْنَا مَعَ الضُّيُوْفِ وَأَكَلْنَا مَعَهُمْ۔

(۱۱) شَرِبْتُمُ الْمَاءَ الْبَارِدَ وَارْتَوَيْتُمْ۔

(۱۲) صَنَعْتِ الشَّايَ فَأَحْسَنْتِ الصُّنْعَ۔

(۱۳) كَفَرْتُمَا نِعَمَ رَبِّكُمَا وَعَصَيْتُمَا اللّٰهَ۔

(۱۴) سَمِعْتُنَّ كَلَامَ اللّٰهِ وَبَكَيْتُنَّ

نوٹ:۔ پچھلی تمرین ۲۳ سے تمرین ۲۷ تک التزاماً جملہ فعلیہ ہی لکھوائے جائیں۔ تمرین ۲۵ سے ۳۸ تک اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ فاعل ظاہر اور فاعل ضمیر دونوں کی مشق ہو جائے۔

(۱۵) أَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا

(۱۶) حَفِظْتَ شَيْئًا وَغَابَتْ عَنْكَ أَشْيَاءُ

خالی جگہیں پُر کرو:-

(۱) تَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَ ...... مَطَرًا كَثِيرًا۔

(۲) ...... رِيْحٌ عَاصِفٌ وَقَلَعَتِ الْأَشْجَارَ۔

(۳) أَطْلَقَ خَالِدٌ الْبُنْدُقِيَّةَ وَ ...... حَمَامَةً۔

(۴) ..... حَامِدٌ وَمَحْمُودٌ مَرْكَبَةً فَرَكِبَا عَلَيْهَا۔

(۵) غَيَّرَ ..... أُولٰئِكَ مَلَابِسَهُمْ وَ..... إِلَى الْمُصَلّٰى۔

(۶) .... الْبَنَاتُ الدَّقِيقَ وَطَبَخْنَ الرَّغِيفَ۔

(۷) تَوَضَّأَتِ الْبِنْتَانِ وَ..... صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔

(۸) ..... الصَّدِيقَانِ بَعْدَ مُدَّةٍ وَتَعَانَقَا۔

(۹) دَخَلَ عَلَى الْأَمِيرِ رِجَالٌ وَ..... طَوِيلًا۔

(۱۰) ..... أَيَّامُ السُّرُورِ بِسُرْعَةٍ عَجِيبَةٍ۔
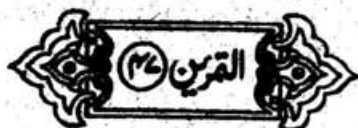
عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) حامد نے اذان سُنی اور بچوں کو جگایا۔

(۲) دو چھوٹے بچوں نے سحری کھائی اور روزہ رکھا۔

(۳) ان دونوں عورتوں نے کھانا پکایا اور مسکینوں کو کھلایا

(۴) تم دونوں آگرہ گئے اور تاج محل دیکھا۔

(۵) ان لوگوں نے حج کیا اور مسجد نبوی کی زیارت کی۔

(۶) مدرسۃ البنات کی لڑکیاں بس پر سوار ہوئیں اور مدرسہ گئیں۔

(۷) ہم لوگوں نے ٹکٹ خریدا پھر ریل گاڑی پر سوار ہوئے۔

(۸) تم دو عورتوں نے عربی پڑھنا سیکھا۔

(۹) تم سب عورتوں نے اپنے بچوں کو ادب سکھایا۔

(۱۰) تو نے اپنے دوستوں کو چائے پر مدعو کیا۔

(۱۱) میں نے ان کے سامنے ایک تقریر کی اور ان کو اسلام کی طرف بلایا۔

(۱۲) ننھی فاطمہ بازار گئی اور ایک گڑیا خریدی

(۱۳) تو (ایک عورت) نے قرآن پڑھا اور سنت پر عمل کیا۔

(۱۴) خالد و ہشام نے غسل کیا اور اپنے کپڑے دھوئے۔

(۱۵) درجۂ چہارم کے لڑکوں نے تقریریں کیں اور انعامات پائے۔

(۱۶) خوشحال مسلمانوں نے غریبوں کو کھانا کھلایا اور ان کو کپڑے پہنائے۔

فعل مضارع

ماضی کی طرح فعلِ مضارع کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں۔ اس کے اندر زمانہ حال واستقبال دونوں پائے جاتے ہیں۔ یہ فعلِ ماضی سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے شروع میں (ا۔ ت۔ ی۔ ن) میں سے کسی حرف کا ہونا ضروری ہے۔ یہ چاروں

حروف علامت مضارع کہلاتے ہیں۔ اس کے بنانے کا قاعدہ صرف کی کسی کتاب میں دیکھو۔ ذیل میں صرف گردانیں دی جاتی ہیں:۔

	غائب			حاضر			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ وجمع
مذکر	یَكْتُبُ	یَكْتُبَانِ	یَكْتُبُوْنَ	تَكْتُبُ	تَكْتُبَانِ	تَكْتُبُوْنَ	اَكْتُبُ	نَكْتُبُ
مؤنث	تَكْتُبُ	تَكْتُبَانِ	یَكْتُبْنَ	تَكْتُبِیْنَ	تَكْتُبَانِ	تَكْتُبْنَ		

التمرين (٣٩)
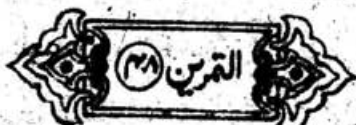
اردو میں ترجمہ کرو:۔

(١) يَقْطِفُ الْوَلَدُ الزَّهْرَةَ وَيَشُمُّهَا۔

(٢) تُحِبُّ فَاطِمَةُ الْقِطَّ وَتَلْعَبُ مَعَهَا۔

(٣) يَلْعَبُ الْوَلَدَانِ كُرَةَ الْقَدَمِ وَيَمْرَحَانِ۔

(٤) يُطْلِقُ الصَّيَّادُوْنَ الْبَنَادِقَ وَيَصِيْدُوْنَ الطُّيُوْرَ

(٥) تَخْدُمُ الْبِنْتَانِ أَبَوَيْهِمَا وَتَمْتَثِلَانِ أَمْرَهُمَا۔

(٦) تَتَجَمَّلُ الْإِفْرِنْجِيَّاتُ بِالْمَلَابِسِ وَيَخْرُجْنَ سَافِرَاتٍ

(٧) تَخْرُجُ إِلَى السُّوْقِ وَتَشْتَرِي الْحَوَائِجَ۔

(٨) يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ۔

(٩) تَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ

(١٠) تَسْتَيْقِظَانِ صَبَاحًا وَتَخْرُجَانِ إِلَى الْبَسَاتِيْنِ

(١١) تَذْكُرِيْنَ اللّٰهَ وَتَشْكُرِيْنَ نِعَمَهُ

(۱۲) تَعْرِفْنَ اللّٰهَ وَتَسْتَعِيْنَ فِي فِعْلِ الْخَيْرَاتِ
(۱۳) أُحِبُّ كَرِيْمَ الطِّبَاعِ وَ أَكْرَهُ سَيِّئَ الْأَخْلَاقِ۔
(۱۴) نَتَّبِعُ السُّنَّةَ وَنَكْرَهُ الْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ

خالی جگہیں پُر کرو:۔

(۱) ...... اَلْبَرْقُ وَيَخْطَفُ الْأَبْصَارَ۔
(۲) تَخَافُ الْبِنْتُ الْقِطَّ وَ...... مِنْهُ۔
(۳) ...... الصَّيَّادَانِ الشَّبَكَةَ وَيَصِيْدَانِ السَّمَكَ۔
(۴) يُحِبُّ الْأَغْنِيَاءُ السُّمْعَةَ وَ..... أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيْلِهَا
(۵) ..... الْبِنْتَانِ الدَّقِيْقَ وَتَخْبِزَانِ الرَّغِيْفَ
(۶) تُوْقِدُ الْبَنَاتُ الْمَوْقِدَ وَ...... اللَّحْمَ
(۷) ..... فِي الْحَدِيْقَةِ وَتَقْطُفُ الْأَزْهَارَ
(۸) ..... تَرْكَبَانِ الدَّرَّاجَةَ وَ.... إِلَى الْمَدْرَسَةِ
(۹) ...... إِلَى النَّهْرِ وَتَتَعَلَّمُوْنَ السِّبَاحَةَ۔
(۱۰) تَطْبُخْنَ الطَّعَامَ وَ...... ثِيَابَ أَوْلَادِكُنَّ
(۱۱) .... الدَّرَّاجَةُ وَأَرْكَبُ عَلَيْهَا
(۱۲) نَخْرُجُ إِلَى الْبَسَاتِيْنِ وَ ......

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) سورج ڈوبتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے۔

(۲) فاطمہ شمع جلاتی ہے اور اپنا سبق یاد کرتی ہے۔

(۳) حامد اور محمود بازار سے واپس آتے ہیں اور گھر میں داخل ہوتے ہیں۔

(۴) فاطمہ اور صفیہ کھڑی ہوتی ہیں اور سلام کرتی ہیں۔

(۵) مسلمان عورتیں قرآن پڑھتی ہیں اور سنت پر عمل کرتی ہیں۔

(۶) درجہ پنجم کے طلبا مقالے لکھتے ہیں اور تقریریں کرتے ہیں۔

(۷) تم دونوں کھیل میں اپنا وقت ضائع کرتے ہو۔

(۸) تو غریبوں کی مدد کرتا ہے اور اجر کا مستحق ہوتا ہے۔

(۹) تم لوگ دن بھر کارخانہ میں کام کرتے ہو۔

(۱۰) تم عورتیں اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہو۔ (۱۱) تو مشکل کام کرتی ہے اور تھک جاتی ہو۔

(۱۲) میں ہر روز صبح سویرے اٹھتا ہوں۔ (۱۳) فرید کے دونوں بیٹے فصیح عربی بولتے ہیں۔

(۱۴) ہم لوگ اللہ کی بندگی کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں۔

(فعل منفی)

اُردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) لَا يَبْخَلُ الْكَرِيْمُ بِمَالِهٖ (۲) لَا تَدُوْمُ صَدَاقَةُ اللَّئِيْمِ

(۳) لَا يَأْمَنُ الْعَجُوْلُ مِنَ الْعِثَارِ۔ (۴) تَتَغَيَّمُ السَّمَاءُ وَلَا تُمْطِرُ۔

(۵) مَا رَبِحَتْ تِجَارَتُنَا فِي الْعَامِ الْمَاضِيْ۔

(۶) مَا حَرَثَ الْفَلَّاحُوْنَ أَرْضَهُمْ وَمَا بَذَرُوْا۔

(۷) مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ طَعَامًا قَطُّ۔

(۸) مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ۔

(۹) مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ۔

(۱۰) تَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَلَا تَخَافُوْنَ اللّٰهَ۔

(۱۱) لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ أَبَدًا۔

(۱۲) تَجْرِي الرِّيَاحُ بِمَا لَا تَشْتَهِي السُّفُنُ۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اللہ تعالیٰ زمین میں بگاڑ کو پسند نہیں کرتا۔

(۲) تم دونوں وقت پر نہیں پہنچے۔

(۳) تمہارے والد دہلی سے واپس نہیں آئے۔

(۴) تم لوگوں نے اپنے اسباق یاد نہیں کیے۔

(۵) میں کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوا۔

(۶) تو صبح سویرے نہیں اٹھتی۔

(۷) فاطمہ اپنی کتاب کی حفاظت نہیں کرتی۔

(۸) نیکی کبھی برباد نہیں جاتی۔

(۹) میں کسی امتحان میں فیل نہیں ہوا۔
(۱۰) تم سب اپنے اسباق یاد نہیں کرتیں۔
(۱۱) محنتی لڑکے مدرسے سے غیر حاضر نہیں ہوتے۔
(۱۲) اچھے بچے شریروں کے ساتھ نہیں کھیلتے۔
(۱۳) مسلمان عورتیں بے پردہ نہیں نکلتیں۔
(۱۴) ہم لوگ فحش لٹریچر (کتابوں) کا مطالعہ نہیں کرتے۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

(۴)

(فعل مستقبل)

تم نے درس ۶ میں یہ بھی پڑھا ہے کہ فعل مضارع میں زمانہ حال اور استقبال دونوں پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں فعل مستقبل کے جملے لکھے جاتے ہیں۔ ان کا ترجمہ فعل مضارع ہی سے کیا جائے گا۔

کبھی فعل مضارع جو استقبال کے لئے آتا ہے اس پر "سَ" اور "سَوْفَ" داخل کر دیتے ہیں۔ ان کے داخل ہونے کے بعد فعل مضارع مستقبل کے معنی میں خاص ہو جاتا ہے۔ سَ مستقبل قریب اور سَوْفَ مستقبل بعید کیلئے لاتے ہیں۔

(۱) سَأُهْدِي إِلَيْكَ كِتَابًا مُمْتِعًا

(عنقریب میں تم کو ایک مفید کتاب ہدیہ کروں گا)

(۲) سَتَلْعَبُ فِرْقَتُنَا غَدًا۔

(کل ہماری پارٹی کھیلے گی)
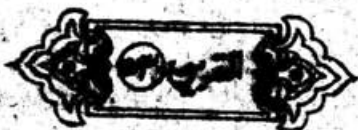
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) میں عربی زبان میں تقریر کروں گا۔

(۲) میرے والد مجھے عنقریب ایک انعام دیں گے۔

(۳) ہم دونوں چھٹیوں میں اس سال گھر نہیں جائیں گے۔

(۴) محمود اور سالم کل ہوائی جہاز سے سفر کریں گے۔

(۵) آج شام کی ٹرین سے میں دہلی جاؤں گا۔

(۶) فاطمہ اپنی ماں کے ساتھ ایک شادی میں جائے گی۔

(۷) تمھارا باغ اس سال خوب پھلے گا۔

(۸) ہم اگلے سال اپنے باغ میں آم کے درخت لگائیں گے۔

(۹) تمھاری محنت ضائع جائے گی

(۱۰) تم لوگ اپنی محنت کا صلہ پاؤ گے۔

(۱۱) آج ٹرین ایک گھنٹہ لیٹ آئے گی۔

(۱۲) آپ لوگ ریل کے وقت سے پہلے پہنچیں گے۔

(۱۳) اس سال گرمی سخت پڑے گی۔

(۱۴) تو اپنے والد کے ساتھ خانۂ کعبہ کی زیارت کرے گی۔

(۱۵) یہ لوگ زیادتیوں سے باز نہیں آئیں گے۔

(۱۶) اللہ مشرکین کو معاف نہیں فرمائے گا۔

(۳)

اردو میں کچھ افعال ایسے آتے ہیں جن میں استمرار کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے میں آرہا ہوں، محمود بازار جارہا ہے، حامد سو رہا ہے وغیرہ۔ مگر عربی زبان میں اس کے لئے کوئی مستقل فعل نہیں آتا، اس لئے کبھی ان کا ترجمہ فعل مضارع سے کرتے ہیں اور کبھی اسم فاعل سے، ذیل کے جملوں کی عربی دیکھو:۔

(۱) محمود بازار جارہا ہے۔ يَذْهَبُ مَحْمُودٌ إِلَى السُّوقِ یا مَحْمُودٌ ذَاهِبٌ إِلَى السُّوقِ

(۲) بادل برس رہا ہے۔ تُمْطِرُ السَّمَاءُ یا اَلسَّمَاءُ مُمْطِرَةٌ

(۳) بچہ سو رہا ہے۔ اَلطِّفْلُ نَائِمٌ

(۴) فاطمہ سبق یاد کر رہی ہے۔ تَحْفَظُ فَاطِمَةُ الدَّرْسَ

ذیل میں اردو کے ایسے ہی جملے لکھے جاتے ہیں ان کا ترجمہ تم فعل مضارع ہی سے کرو۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) میں اپنے والد کو ایک خط لکھ رہا ہوں۔

(۲) فاطمہ اپنی گڑیوں سے کھیل رہی ہے۔

(۳) یہ لڑکیاں پھول جمع کر رہی ہیں۔

(۴) میری ماں میرے لئے کھانا پکا رہی ہے۔

(۵) محمود اپنا سبق پڑھ رہا ہے

(۶) یہ لڑکے اپنے اسکول جا رہے ہیں۔

(۷) دونوں مزدور کنواں کھود رہے ہیں۔

(۸) یہ بڑھئی کرسیاں بنا رہا ہے۔

(۹) حامد عربی زبان میں تقریر کر رہا ہے۔

(۱۰) عائشہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہے۔

(۱۱) بوڑھی خادمہ صحن میں جھاڑو دے رہی ہے۔

(۱۲) محمود کا نوکر گائے دوھ رہا ہے۔

(۱۳) تم دونوں روٹیاں پکا رہی ہو۔

(۱۴) تو مجھ سے ایک معمولی بات پر جھگڑ رہی ہے۔

(۱۵) یہ لاری اسٹیشن جا رہی ہے۔

(۱۶) چرواہے گا رہے ہیں اور خوش ہو رہے ہیں۔

الدرس العاشر

(فعل مجہول۔ نائب فاعل)

صرف و نحو کی کتابوں میں فعل معروف اور فعل مجہول کی تعریف تم نے پڑھی ہوگی کہ جس فعل کا فاعل معلوم ہو اس کو فعل معروف کہتے ہیں، اور جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اس کو فعل مجہول کہتے ہیں۔ اب تک جملہ فعلیہ کی جتنی مشقیں گزری ہیں وہ سب فعل معروف کی مشقیں تھیں۔ اب چند مشقیں فعل مجہول کی لکھی جاتی ہیں اس سلسلہ میں حسب ذیل باتیں یاد رکھو:۔

(۱) فعل مجہول میں فاعل نہیں ہوتا مگر اس کی جگہ پر مفعول بہ اس کا قائم مقام ہوتا ہے جو نائب فاعل کہلاتا ہے۔

(۲) نائب فاعل بھی ہمیشہ اسم ہی ہوتا ہے اور مرفوع ہوتا ہے۔

(۳) فعل مجہول کی تذکیر و تانیث اور جمع و تثنیہ کے لئے نائب فاعل کا لحاظ کیا جائیگا۔ جس طرح فعل معروف میں فاعل حقیقی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

ذیل میں ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی گردانیں لکھی جاتی ہیں۔ ان کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ:۔

(۱) ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ سے اور آخر سے پہلے حرف کو کسرہ دے کر ماضی مجہول بنا لیتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ حَامِدًا سے ضُرِبَ حَامِدٌ وغیرہ۔ یہ ثلاثی مجرد کا قاعدہ ہے۔ ثلاثی مزید اور رباعی مزید کے ماضی میں آخر سے حرف کو کسرہ اور باقی متحرک حروف کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ البتہ ماضی کا آخری حرف ہر حال میں مفتوح رہتا ہے۔

(۲) اور مضارع معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور آخر سے پہلے حرف کو فتحہ دینے سے مضارع مجہول بن جاتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ حَامِدًا سے یُضْرَبُ حَامِدٌ وغیرہ۔

ماضی مجہول				
	مذکر	ضُرِبَ ضُرِبَا ضُرِبُوْا	ضُرِبْتَ ضُرِبْتُمَا ضُرِبْتُمْ	ضُرِبْتُ
	مؤنث	ضُرِبَتْ ضُرِبَتَا ضُرِبْنَ	ضُرِبْتِ ضُرِبْتُمَا ضُرِبْتُنَّ	ضُرِبْنَا

مضارع مجہول				
	مذکر	يُضْرَبُ يُضْرَبَانِ يُضْرَبُوْنَ	تُضْرَبُ تُضْرَبَانِ تُضْرَبُوْنَ	أُضْرَبُ
	مؤنث	تُضْرَبُ تُضْرَبَانِ يُضْرَبْنَ	تُضْرَبِيْنَ تُضْرَبَانِ تُضْرَبْنَ	نُضْرَبُ

نوٹ :۔ فعل لازم سے فعل مجہول نہیں بنتا کیونکہ فعل لازم کا مفعول بہ نہیں ہوتا جو فاعل کا قائم مقام بن سکے۔ ہاں البتہ ایسے افعال جو بؔ داخل کرکے متعدی بنالیے جاتے ہیں ان کا فعل مجہول بھی اسی طرح آئے گا۔ جیسے :۔ ذَهَبَ بِهٖ زَيْدٌ (زید اس کو لے گیا) سے ذُهِبَ بِهٖ (وہ لے جایا گیا)

التمرین ۵۵

(ماضی مجہول)

عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) سُرِرْتُ بِنَجَاحِكَ فِي الْاِمْتِحَانِ ۔

(۲) حُصِدَ الزَّرْعُ فِي اَوَائِلِ الرَّبِيْعِ ۔

(۳) جُرِحَ اِبْنَا مَحْمُوْدٍ وَحُمِلَا اِلَى الْمُسْتَشْفٰى ۔

(۴) حُرِّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَكْلُ الرِّبٰوا وَمُنِعُوْا عَنِ الْاِرْتِشَاءِ ۔

(۵) اُمِرَتْ نِسَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْحِجَابِ وَحُظِرْنَ مِنَ السُّفُوْرِ ۔

(۶) قُطِعَتْ يَدُ السَّارِقِ جَزَاءً بِمَا سَرَقَ ۔

(۷) بُعِثَ مُوْسٰى اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ ۔

(۸) زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ

(۹) وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

(۱۰) وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔

(۱۱) قُبِضَ عَلٰى لِصَّيْنِ وَسِيْقَ بِهِمَا اِلٰى مَحَلِّ الشُّرْطَةِ

(۱۲) بُهِتَ الْكَاذِبُوْنَ حِيْنَ سُئِلُوْا
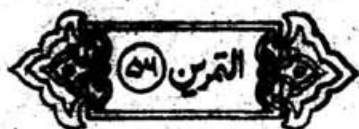
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) عمر فاروقؓ ایک مجوسی غلام کے ہاتھ شہید کیے گئے۔

(۲) حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ خلیفہ مقرر کیے گئے۔

(۳) غزوۂ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔

(۴) ہجرت سے پہلے مسلمانوں پر بہت ظلم کیا گیا اور وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے۔

(۵) فتح مکہ کے دن تمام قریش معاف کر دیئے گئے۔

(۶) خانۂ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا گیا۔

(۷) ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں قرآن ایک صحیفہ میں جمع کیا گیا۔

(۸) بسنہ ۳ ہجری میں شراب حرام کی گئی۔

(۹) غزوۂ احد میں حضرت حمزہؓ شہید کیے گئے۔

(۱۰) مسلمان عورتیں نوحہ کرنے سے روک دی گئیں۔

(۱۱) کل رات میری سائیکل چوری ہو گئی اور چور نہ پکڑا گیا۔

(۱۲) ان لڑکیوں کو پردہ کا حکم دیا گیا اور بازار جانے سے روک دی گئیں۔

(۱۳) دونوں قاتلوں کو پھانسی کا حکم دیا گیا اور ان کو پھانسی دی گئی۔

(۱۴) درجۂ دوم کے طلبہ بلائے گئے اور سوال پوچھے گئے۔

(مضارع مجہول)

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ ۔

(۲) لَا یُدْرَكُ الْمَجْدُ إِلَّا بِتَضْحِیَةٍ ۔

(۳) یُخْتَبَرُ الصَّدِیقُ عِنْدَ بَلِیَّةٍ

(۴) تُعْرَفُ مَوَاهِبُ الرَّجُلِ بِحُسْنِ اخْتِیَارِهِ

(۵) تُفْتَحُ الدَّكَاكِینُ فِی السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ ۔

(۶) تُغْلَقُ الْمَدَارِسُ لِعُطْلَةِ الصَّیْفِ فِی مَایُو ۔

(۷) یُزْرَعُ الْقَمْحُ فِی الْخَرِیفِ وَیُحْصَدُ فِی الرَّبِیعِ

(۸) تُصْنَعُ الْأَحْذِیَةُ مِنَ الْجِلْدِ ۔

(۹) یُطْحَنُ الْقَمْحُ فِی الرَّحَی أَوِ الطَّاحُونِ ۔

(۱۰) سَتُرْسَلُ الْكُتُبُ بِالطَّیَّارَةِ ۔ (۱۱) یُكْرَمُ أَبُوكَ أَیْنَ حَلَّ وَسَارَ

(۱۲) یُقَاتِلُونَ الْمُجَاهِدُونَ فَیَقْتُلُونَ وَیُقْتَلُونَ
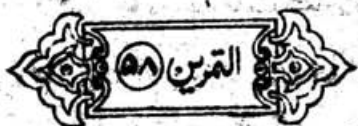
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

(۲) انسان اپنی سیرت (کردار) سے جانا جاتا ہے

(۳) مصر میں روئی کاشت کی جاتی ہے۔

(۴) اس کھیت میں سرسوں بوئی جاتی ہے۔

(۵) میرا باغ نہر کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔

(۶) ہندوستان کے اکثر صوبوں میں روٹی کھائی جاتی ہے۔

(۷) عربی زبان بہت سے ملکوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

(۸) بنارس میں ریشمی کپڑے بُنے جاتے ہیں۔

(۹) الماریاں شیشم اور ساکھو کی بنائی جاتی ہیں۔

(۱۰) قیامت کے دن ہر شخص کا محاسبہ کیا جائے گا۔

(۱۱) نیکوں کو نیکی کا اور بُروں کو ان کی بُرائی کا بدلہ دیا جائیگا۔

(۱۲) مجرمین کو ان کے جرم کی وجہ سے سزا دی جائے گی۔

(۱۳) ہمارے مدرسہ میں عنقریب ایک جلسہ منعقد کیا جائے گا۔

(۱۴) پاس ہونے والے طلبہ کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔

(ماضی بعید و ماضی استمراری)

فعل ماضی کی دو قسمیں اور ہیں ماضی بعید اور ماضی استمراری

(۱) فعل ماضی کے شروع میں كَانَ بڑھا دینے سے فعل ماضی بعید بن جاتا ہے جیسے ذَهَبَ سے كَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا) اور ذَهَبُوا سے كَانُوْا ذَهَبُوْا (وہ لوگ گئے تھے)

(۲) اسی طرح مضارع کے شروع میں اگر كَانَ بڑھا دیا جائے تو ماضی استمراری

بن جاتا ہے جیسے يَذْهَبُ سے كَانَ يَذْهَبُ (وہ جاتا تھا) اور يَذْهَبُوْنَ سے كَانُوْا يَذْهَبُوْنَ (وہ لوگ جاتے تھے)۔ ان کی پوری گردان حسب ذیل طریقے پر کریں گے:۔

(۱) فعل ماضی بعید کی گردان

مذکر غائب:۔	كَانَ ذَهَبَ	كَانَا ذَهَبَا	كَانُوْا ذَهَبُوْا
مؤنث غائب:۔	كَانَتْ ذَهَبَتْ	كَانَتَا ذَهَبَتَا	كُنَّ ذَهَبْنَ
مذکر حاضر:۔	كُنْتَ ذَهَبْتَ	كُنْتُمَا ذَهَبْتُمَا	كُنْتُمْ ذَهَبْتُمْ
مؤنث حاضر:۔	كُنْتِ ذَهَبْتِ	كُنْتُمَا ذَهَبْتُمَا	كُنْتُنَّ ذَهَبْتُنَّ
واحد متکلم:۔	كُنْتُ ذَهَبْتُ	جمع متکلم:۔	كُنَّا ذَهَبْنَا

(۲) فعل ماضی استمراری کی گردان

مذکر غائب:۔	كَانَ يَذْهَبُ	كَانَا يَذْهَبَانِ	كَانُوْا يَذْهَبُوْنَ
مؤنث غائب:۔	كَانَتْ تَذْهَبُ	كَانَتَا تَذْهَبَانِ	كُنَّ يَذْهَبْنَ
مذکر حاضر:۔	كُنْتَ تَذْهَبُ	كُنْتُمَا تَذْهَبَانِ	كُنْتُمْ تَذْهَبُوْنَ
مؤنث حاضر:۔	كُنْتِ تَذْهَبِيْنَ	كُنْتُمَا تَذْهَبَانِ	كُنْتُنَّ تَذْهَبْنَ
واحد متکلم:۔	كُنْتُ اَذْهَبُ	جمع متکلم:۔	كُنَّا نَذْهَبُ

نوٹ:۔ ماضی بعید اور ماضی استمراری دونوں میں کَانَ کا فعل ماضی ہی رہے گا جیسا کہ اوپر کے نقشہ سے ظاہر ہے۔

اسی طرح ماضی بعید اور ماضی استمراری اگر مجہول ہوں جب بھی کَانَ اوپر کے نقشہ کے مطابق ہی رہے گا اور تبدیلی صرف بعد والے فعل میں ہوگی جیسے كَانَ كُتِبَ (لکھا گیا تھا) اور كَانَ يُكْتَبُ (لکھا جاتا تھا)
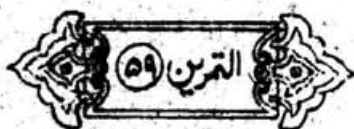
(ماضی بعید)

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) كُنْتُ تَلَقَّيْتُ كِتَابَكَ مُنْذُ أُسْبُوعٍ۔

(۲) كُنْتُ رَأَيْتُكَ فِي مَدِيْنَةِ بُمْبَائِي۔

(۳) كُنَّا زُرْنَا بَيْتَ اللّٰهِ فِي الْعَامِ الْمَاضِي۔

(۴) كُنْتُمَا جُرِحْتُمَا فِي سَاحَةِ الْحَرْبِ۔

(۵) كَانَ قُتِلَ كَثِيْرٌ مِنَ الْأَعْدَاءِ۔

(۶) كُنْتُنَّ حَزِنْتُنَّ بِقَتْلِ أَبِيْكُنَّ۔

(۷) مَا كُنْتَ عَرَفْتَنِي وَلٰكِنِّي كُنْتُ عَرَفْتُكَ۔

(۸) كُنَّا خَرَجْنَا إِلَى الْغَابَةِ وَصِدْنَا الطُّيُوْرَ۔

(۹) كُنْتُمْ أُخْرِجْتُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَحُرِمْتُمْ مِنْ أَمْوَالِكُمْ۔

(۱۰) مَا كَانَ عُوْقِبَ أَحَدٌ مِنْ تَلَامِيْذِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

(۱۱) مَا كُنْتُمْ حَفِظْتُمْ دُرُوْسَكُمْ فَضُرِبْتُمْ۔

(۱۲) كُنْتُنَّ ذَهَبْتُنَّ إِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ۔
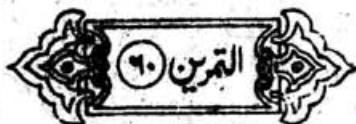
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) میں نے آپ کا مقالہ پڑھا تھا۔ (۲) پچھلے ہفتے میں نے آپ کو خط لکھا تھا۔

(۳) تم نے اس سے پہلے تاج محل نہیں دیکھا تھا۔

(۴) ہم دونوں چھٹیوں میں گھر نہیں گئے تھے۔

(۵) میں پچھلے سال بھی آپ سے ملا تھا۔

(۶) ان دونوں نے مجھ کو نہیں پہچانا تھا۔

(۷) آپ لوگوں نے میری بڑی عزت فرمائی تھی۔

(۸) فاطمہ میرے ساتھ کل بازار گئی تھی۔

(۹) اس نے اپنے لئے ایک گڑیا خریدی تھی۔

(۱۰) تم عورتوں نے میری تقریر سُنی تھی۔

(۱۱) میں نے لوگوں کو خیر کی طرف بُلایا تھا۔

(۱۲) وہ لوگ اذان سے پہلے جاگ گئے تھے۔

(۱۳) تم لوگ کل کھانے پر مدعو کیے گئے تھے۔

(۱۴) پارسال عید کی نماز جامع مسجد میں پڑھی گئی تھی۔
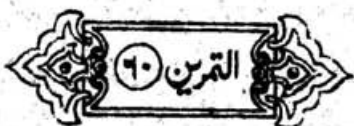
(ماضی استمراری)

اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) كُنْتُ أَسْتَيْقِظُ صَبَاحًا وَأَتْلُو الْقُرْآنَ

(۲) كُنْتُ أَسْمَعُ تَغْرِيْدَ الطُّيُوْرِ عَلَى الْأَغْصَانِ

(۳) كَانَ يَسْكُنُ مَعِيَ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ۔

(۴) وَكَانَا يَعْمَلَانِ فِي مَعْمَلٍ وَكُنْتُ أَتَعَلَّمُ فِي الْكُلِّيَّةِ

(۵) كَانَ يَحْرُثُ قَرَوِيٌّ أَرْضَهُ وَيُغَنِّيْ۔

(۶) كُنَّا نَخْرُجُ إِلَى الْبُسْتَانِ وَنَنْتَشِقُ الْهَوَاءَ۔

(۷) كَانَتْ تَرْقَعُ أُمِّيْ ثِيَابِيْ وَتَطْبَخُ لِي الطَّعَامَ۔

(۸) كَانَتْ تَذْهَبُ أُخْتَايَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَتَتَعَلَّمَانِ۔

(۹) كَانَتْ تَقْطِفُ الْبَنَاتُ الْأَزْهَارَ وَيَفْرَحْنَ۔

(۱۰) كُنَّ يَسْمَعْنَ الْخُطْبَةَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ۔

(۱۱) كُنْتِ تَبْكِيْنَ عَلَى وَلَدِكِ وَتَذْكُرِيْنَ حَوَارَهُ۔

(۱۲) كُنْتُنَّ تَحْمِلْنَ الْجِرَارَ وَتَسْقِيْنَ الْجَرْحٰى۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) میں اس باغ میں ہر روز ٹہلنے آتا تھا۔

(۲) اس گھر میں ایک ایرانی تاجر رہتا تھا۔

(۳) وہ مجھ سے کبھی عربی اور کبھی فارسی میں باتیں کرتا تھا۔

(۴) میری بہن مجھ سے بڑی محبت کرتی تھیں۔

(۵) ہم دونوں ایک ساتھ کھیلا کرتے تھے۔

(۶) عہد اسلامی میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا تھا۔

(۷) شراب پینے والوں کو کوڑے لگائے جاتے تھے۔

(۸) کل بڑے زور کی بارش ہو رہی تھی۔

(۹) فاطمہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی۔

(۱۰) تو مہمانوں کے لئے کھانا پکا رہی تھی

(۱۱) اس کھیت میں کل ایک مور ناچ رہا تھا۔

(۱۲) تم دونوں ندی میں تیرنا سیکھ رہے تھے۔

(۱۳) ہم لوگ آپ کا ایک گھنٹہ سے انتظار کر رہے تھے۔

(۱۴) تم عورتیں قرآن پاک کا درس سن رہی تھیں

الدرس الحادی عشر (۲)

(ماضی استمراری منفی)

ماضی بعید میں چونکہ دونوں فعل ماضی ہی ہوتے ہیں اس لئے شروع میں مَا نافیہ بڑھا کر حسب قاعدہ اسے مثبت سے منفی بنا لیتے ہیں جیسے کُنْتُ ذَهَبْتُ سے مَا كُنْتُ ذَهَبْتُ (میں نہیں گیا تھا)

مگر ماضی استمراری میں چونکہ کَانَ فعل ماضی اور بعد کا فعل، فعل مضارع ہوتا ہے اس لئے اس کے منفی صیغے بنانے کے دو طریقے ہیں:۔

(۱) یہ کہ کَانَ کے شروع میں مَا نافیہ بڑھا دیا جائے جیسے مَا كَانَ يَلْعَبُ (وہ نہیں کھیلتا تھا)

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کَانَ کے بعد دوسرے فعل کے شروع میں لائے نفی لگا دیا جائے جیسے: كَانَ لَا يَلْعَبُ (وہ نہیں کھیلتا تھا)
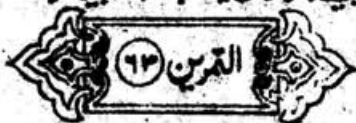
التمرین ۶۳

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) مَا كَانَ يَذْهَبُ مَحْمُودٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۲) كَانَ لَا يَحْفَظُ اِبْنُكَ دَرْسَهُ۔

(۳) مَا كُنْتُمْ تَلْعَبُوْنَ فِي الْمُبَارَاةِ۔

(۴) كُنْتُمْ لَا تُحْسِنُوْنَ السِّبَاحَةَ مِنْ قَبْلُ۔

(۵) مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ۔

(۶) كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوْهُ۔

(۷) مَا كُنْتِ تَلْعَبِيْنَ مَعَ أَتْرَابِكِ۔

(۸) كُنْتِ لَا تَقْبَلِيْنَ الْهَدِيَّةَ مِنْ اَحَدٍ۔

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں بنگلہ زبان نہیں سمجھتا تھا۔

(۲) وہ سب اردو زبان نہیں جانتے تھے۔

(۳) میں امتحانات میں فیل نہیں ہوا تھا۔

(۴) ہم لوگ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

(۵) تم لوگ میرے ساتھ ٹہلنے نہیں نکلے تھے۔

(۶) میرے چچا ریل گاڑی پر سوار نہیں ہوتے تھے۔

(۷) میری خادمہ کوئی چیز نہیں چراتی تھی۔

(۸) تو پہلے اچھا کھانا نہیں پکاتی تھی۔

(۹) میرے والد کسی سائل کو واپس نہیں کرتے تھے۔

(۱۰) تم لوگ عربی جلسوں میں شریک نہیں ہوتے تھے۔

(۱۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیتے تھے۔
(۱۲) آپ کسی کھانے کی مذمت نہیں فرماتے تھے اور نہ اُسکی بہت تعریف ہی کرتے تھے

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) صاف ہوا صحت کے لئے مفید ہے۔
(۲) تیرنا ایک اچھی ورزش ہے۔
(۳) میری دونوں بہنیں بیمار ہیں۔
(۴) اس شہر کے مسلمان خوش حال ہیں۔
(۵) تمھارے دونوں بھائی بڑے محنتی ہیں۔
(۶) میرے چچا پوسٹ آفس میں کام کرتے تھے۔
(۷) میرے والد نے مجھے ایک انعام دیا ہے۔
(۸) یہ لڑکے مدرسے نہیں جاتے اور دن بھر کھیلتے ہیں۔
(۹) یہ گھڑی دس بجے بند ہو گئی تھی۔
(۱۰) کل ہم لوگ اسٹیشن گئے تھے۔
(۱۱) ایک دیہاتی گا رہا تھا اور بکریاں چرا رہا تھا۔
(۱۲) دو دوست ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے۔
(۱۳) میں ایک عربی مقالہ لکھ رہا ہوں۔
(۱۴) لڑکیاں کھیل رہی ہیں اور خوش ہو رہی ہیں۔
(۱۵) تم دونوں ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے۔

(۱۶) ہم لوگ کل اکسپریس سے دہلی جائیں گے۔
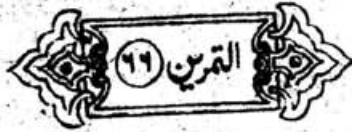
(فی الانشاء)

(۱) اپنے دار الاقامہ پر جملہ اسمیہ کے چھ جملے ایسے لکھو جن میں تذکیر وتانیث، واحد جمع اور تثنیہ میں مبتدا وخبر کی مطابقت دکھا سکو۔

(۲) اپنے کمرہ پر جملہ فعلیہ کے کم از کم دس جملے ایسے لکھو جن میں فعل مضارع اور فعل ماضی کی کل قسمیں آجائیں۔ مضمون کی وضاحت کے لیے جملہ اسمیہ سے بھی مدد لو۔

(فعل امر)

فعل امر کی تعریف درس ۸ میں تم نے پڑھی ہے، ذیل میں اس کے بنانے کا قاعدہ لکھا جاتا ہے۔

۱- فعل امر حاضر معروف، مضارع حاضر معروف سے بنایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ

(۱) سب سے پہلے علامت مضارع حذف کر دی جائے۔

(۲) علامت مضارع حذف کرنے کے بعد پہلا حرف اگر ساکن رہ جائے تو شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دو، جیسے تَكْتُبُ سے اُكْتُبْ وغیرہ۔

(۳) مضارع کے عین کلمہ کو اگر ضمہ ہو تو ہمزۂ وصل کو بھی ضمہ دے دو اور اگر مضارع کے عین کلمہ کو فتحہ یا کسرہ ہو تو دونوں صورتوں میں ہمزۂ وصل مکسور لاؤ جیسے تَكْتُبُ سے

اُكْتُبْ اور تَعْلَمْ سے تَضْرِبُ سے اِعْلَمْ و اِضْرِبْ۔

(۴) حرف آخر کو ساکن کر دو اور اگر کوئی حرفِ علت ہو تو بالکل ہی حذف کر دو جیسے

تَدْعُوْ سے اُدْعُ اور تَخْشٰی سے اِخْشَ اور تَرْمِیْ سے اِرْمِ وغیرہ۔

(۵) دونوں تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مونث حاضر سے نون اعرابی گرا دو۔

۲۔ امر معروف اور امر متکلم کے صیغے بھی آتے ہیں ان کے بنانے کا قاعدہ امر حاضر

کے قاعدہ سے کچھ مختلف ہے اور وہ یہ ہے کہ:

(۱) علامت مضارع کو باقی رکھتے ہوئے شروع میں لام امر بڑھاؤ اور آخری

حرف کو ساکن کر دو۔

(۲) امر حاضر کی طرح امر غائب سے بھی نون اعرابی (تثنیہ و جمع مذکر کا نون) گرا دو۔

(۳) اسی طرح آخر میں اگر کوئی حرفِ علت ہو تو اسے حذف کر دو۔

(ذیل میں امر کی پوری گردان لکھی جاتی ہے مگر یہ یاد رکھو کہ امر حقیقی امر حاضر ہی کو کہتے ہیں)

لِيَكْتُبْ لِيَكْتُبَا لِيَكْتُبُوْا	اُكْتُبْ اُكْتُبَا اُكْتُبُوْا	لِأَكْتُبْ لِنَكْتُبْ
لِتَكْتُبْ لِتَكْتُبَا لِيَكْتُبْنَ	اُكْتُبِيْ اُكْتُبَا اُكْتُبْنَ	

نوٹ: علامت مضارع حذف کرنے کے بعد اگر پہلا حرف ساکن نہ ہو تو ہمزۂ وصل بڑھانے

کی ضرورت نہیں ہے جیسے یَدَعُ سے دَعْ۔ یُعَلِّمُ سے عَلِّمْ، یَتَعَلَّمُ سے

تَعَلَّمْ اور یَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلْ۔

(۲) باب اِفعال میں ہمزہ قطعی (وصلی) ہوتا ہے اس لئے اس کے امر میں تم ہمزہ کو نہیں

گراؤ گے جیسے اَحْسِنْ، اَکْرِمْ وغیرہ۔

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

(۲) وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

(۳) أَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ۔

(۴) قَالَ اللّٰهُ لِمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ، اِذْهَبَا إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى۔

(۵) فَقُوْلَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشٰى۔

(۶) وَقِيْلَ لِمَرْيَمَ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا۔

(۷) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا۔

(۸) إِحْلِقْ وَاسْتَرِحْ وَلْأَذْهَبْ أَنَا إِلَى السُّوْقِ۔

(۹) إِكْتَرِ لِيْ مَرْكَبَةً وَلْيَدْعُ أَحْمَدُ حَمَّالًا۔

(۱۰) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔

(۱۱) أَكْرِمُوا الضُّيُوْفَ وَأَحْسِنُوْا مَثْوَاهُمْ

(۱۲) عَلِّمُوْا أَوْلَادَكُمُ الْأَدَبَ وَالسَّبْقَ

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) صبح سویرے اٹھو اور اللہ کا نام لو۔

(۲) چاق وچوبند رہو اور کاہلی چھوڑ۔

(۳) ماں باپ کا کہا مان اور ان کی عزت کر۔

(۴) فاطمہ خاموش رہ اور میری بات سُن۔

(۵) گھر کی خادمہ جھاڑو دے اور برتن صاف کرے۔

(۶) تم عورتیں کھانا پکاؤ اور بچوں کو کھلاؤ۔

(۷) یہ لڑکیاں اب پردہ کریں۔

(۸) خدا کی نافرمانی (معصیت) سے بچو۔

(۹) اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کر۔

(۱۰) غریبوں پر ترس کھاؤ اور ان کی مدد کرو۔

(۱۱) تم دونوں سامان کی حفاظت کرو۔

(۱۲) تم لوگ مقالے لکھو اور میں تقریر کروں۔

(۱۳) محمود شعر پڑھے اور لوگوں کو سنائے

(۱۴) وہ لوگ دشمن سے ہوشیار رہیں۔

(۱۵) اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملو۔

الدَّرْسُ الثَّانِي عَشَرَ (۲)

(فعل نہی)

فعل نہی جو امر ہی کی ایک قسم ہے اور جس میں کسی کام سے باز رہنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ بھی فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے:۔

(۱) علامت مضارع کو باقی رکھتے ہوئے شروع میں لائے نہی بڑھا دو اور حرف آخر کو ساکن کر دو۔

(۲) امر کی طرح نہی میں بھی تثنیہ جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی حذف کر دیا جاتا ہے۔

(۳) اور اسی طرح آخر میں اگر کوئی حرف علت ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے۔

جیسے لَا تَدْعُ ۔ لَا تَخْشَ ۔

ذیل میں فعل نہی کی پوری گردان لکھی جاتی ہے مگر امر ہی کی طرح نہی حقیقی کے بھی حاضر کے چھ صیغے اصلی ہیں۔

لَا يَكْتُبْ	لَا يَكْتُبَا	لَا يَكْتُبُوْا
لَا تَكْتُبْ	لَا تَكْتُبَا	لَا يَكْتُبْنَ
لَا تَكْتُبْ	لَا تَكْتُبَا	لَا تَكْتُبُوْا
لَا تَكْتُبِيْ	لَا تَكْتُبَا	لَا تَكْتُبْنَ
لَا اَكْتُبْ	لَا نَكْتُبْ	
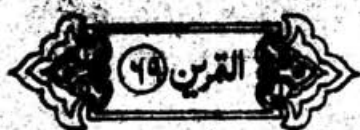
اُردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

(۲) لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

(۳) لَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ جِهَادًا كَبِيْرًا۔

(۴) لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ۔

(۵) وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

(۶) لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

(۷) لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ۔

(۸) لَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا

(۹) لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

(۱۰) لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

(۱۱) لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ

(۱۲) لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

(۱۳) وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ

(۱۴) اِلْزَمْنَ بُيُوْتَكُنَّ وَلَا تَخْرُجْنَ سَافِرَاتٍ

(۱۵) لَا تُحَدِّثْ بِكُلِّ مَا سَمِعْتَ

(۱۶) لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ
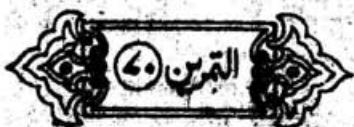
عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) اللہ کی بندگی کرو اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

(۲) اپنے فرائض کی ادائیگی میں کاہلی نہ کرو

(۳) اللہ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہ کرو

(۴) خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔

(۵) ماں باپ کی خدمت کرو اور ان کے لیے اف نہ کہو۔

(۶) یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرو

(۷) غریبوں کی مدد کرو اور ان پر ظلم نہ کرو۔

(۸) تم دونوں دوپہر میں گھر سے نہ نکلو۔

(۹) فاطمہ! گڑیا سے کھیل اور چاقو سے نہ کھیل۔

(۱۰) اپنے بھائی کا عذر قبول کر۔

(۱۱) تم عورتیں بے پردہ نہ نکلو۔

(۱۲) فواحش کے قریب نہ جا۔

(۱۳) خالد تو یہیں بیٹھے اور محمود بازار جائے۔

(۱۴) ہم میں سے ہر شخص مظلوموں کی مدد کرے۔

(۱۵) وہ دونوں میرے معاملہ میں مداخلت نہ کریں۔

(۱۶) تو لالٹین جلا میں کھڑکیاں کھولوں۔

(۱۷) کوئی طالب علم دوپہر کے وقت مدرسے سے باہر نہ جائے۔

(۱۸) سچ بولنے کی عادت ڈالو اور کبھی جھوٹ نہ بولو۔

(۱۹) آج تم دونوں عجائب گھر نہ جاؤ۔

(۲۰) تم عورتیں یہاں نہ بیٹھو

الدرس الثالث عشر

(مبتدا کی خبر جب کہ جملہ یا شبہ جملہ ہو)

جملہ فعلیہ سے پہلے جملہ اسمیہ کی جتنی مشقیں دی گئی ہیں ان سب میں خبر یا تو مفرد تھی یا مرکب ناقص جیسے اَلتِّلْمِیْذُ مُجْتَهِدٌ اور القرآن کتابُ اللّٰہ۔

اب ہم تم کو اس سے مزید یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح مبتدا کی خبر مفرد یا

مرکب ناقص آتی ہیں اسی طرح اس کی خبر جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ اور شبہ جملہ بھی آتی ہے مگر ہم یہاں صرف جملہ فعلیہ لکھتے ہیں۔ جملہ اسمیہ[1] اور شبہ جملہ[2] کی مشق آگے آئے گی۔

ذیل کے جملے پڑھو:-

(۱) الولد یذهب الی المدرسة — (۱) البنت تذهب الی المدرسة

(۲) الولدان یذهبان الی المدرسة — (۲) البنتان تذهبان الی المدرسة

(۳) الاولاد یذهبون الی المدرسة — (۳) البنات یذهبن الی المدرسة

مبتدا و خبر کی ترکیب کے سلسلہ میں تم کو یہ بات معلوم ہے کہ تذکیر و تانیث، واحد و جمع اور تثنیہ میں خبر اپنے مبتدا کے مطابق آتی ہے۔

اچھا اب اوپر کی مثالوں میں غور کرو:- یہ سب جملہ اسمیہ (مبتدا و خبر) ہیں، کیونکہ یہ سب اسم سے شروع ہوتے ہیں[3]۔ پھر الولد، الولدان وغیرہ پر غور کرو یہ سب مبتدا ہیں[4] اور بعد کا جملہ (یَذْهَبُ الی المدرسة، یَذْهبان الی المدرسة) ان کی خبر کیونکہ بغیر خبر کے جملہ پورا نہیں ہوتا۔

اب اس کے بعد یذهبُ کی مختلف شکلوں پر غور کرو، ان کے فاعل خود ان کے ضمائر ہیں جو مبتدا کی طرف لوٹتے ہیں پھر ضمائر کی مناسبت سے انھیں ضمائر کے

---

(۱) جملہ اسمیہ جیسے:- الولد ملابسه نظیفةٌ۔ الولدان ملابسهما نظیفة۔ الاولاد ملابسهم نظیفة۔ دیکھو ان میں ہ۔ هما اور هم کے ضمائر مبتدا کی مناسبت سے بدلے گئے ہیں در حقیقت یہی ضمائر مبتدا و خبر کے درمیان ربط کا کام دیتے ہیں۔ اوپر جملہ فعلیہ میں بھی ضمیر ہی پہلے بدلی ہے پھر ضمیر کی مناسبت سے فعل بھی بدلتا گیا ہے کیونکہ فعل کا فاعل جب ضمیر ہو تو فعل ضمیر کے مطابق آتا ہے۔ دیکھو درس ۴۔ (۲) شبہ جملہ سے مراد ظرف زمان و ظرف مکان اور جار مجرور ہے جیسے الراحة بعد التعب۔ القلم تحت الوسادة۔ النجاة فی الصدق وغیرہ۔ (۳) دیکھو صفحہ ۔ (۴) یہ سب مبتدا ہوں گے۔ ذَهَبَ ذهبا وغیرہ کے فاعل نہیں بن سکتے کیونکہ فاعل اپنے فعل سے پہلے نہیں آتا۔

مطابق ذھب فعل بھی بدلتا گیا ہے تاکہ مبتدا و خبر میں مطابقت ہو سکے۔

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) التلميذُ اللعوب سَقَطَ فِي الامتحانِ۔

(۲) ذٰلِكَ القَرَوِيُّ نَالَ جَائِزَةً بِحُسْنِ عَمَلِهِ فِي الزَّرْعِ

(۳) الشُّرطِيَانِ قَبَضَا عَلَى لِصٍّ۔

(۴) أَخُو عَلِيٍّ سَافَرَ إِلَى دَهْلِي۔

(۵) هٰذَانِ الوَلَدَانِ مُنِعَا عَنِ الامْتِحَانِ۔

(۶) أُولٰئِكَ التَّلَامِيذُ خَطَبُوا بِاللُّغَةِ العَرَبِيَّةِ۔

(۷) خَادِمَةُ عَلِيٍّ طَبَخَتْ لَنَا الطَّعَامَ

(۸) أُخْتَايَ قَدْ حَفِظَتَا القُرْآنَ۔

(۹) الغَرْبِيُّونَ سَبَقُوا بِالعِلْمِ وَالاخْتِرَاعِ

(۱۰) أَنْتُمْ وَجَدْتُمْ عَلِيًّا فِي أَمْرٍ تَافِهٍ

(۱۱) البَنَاتُ أَوْقَدْنَ المَوْقَدَ بِالكِبْرِيتِ۔

(۱۲) العَوَاصِفُ اقْتَلَعَتِ الأَشْجَارَ۔
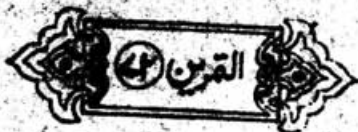
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اس لڑکے نے اپنی کتاب پھاڑ دی۔

(٢) شیشہ کا گلاس ٹوٹ گیا۔

(٣) میرے والد کے دونوں پیر سوج گئے۔

(٤) ان دو پہرہ داروں نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا۔

(٥) تم دونوں نے ایک ہرن کا شکار کیا۔

(٦) وہ سب لیڈر گرفتار کر لئے گئے

(٧) محنتی لڑکے امتحان میں کامیاب ہوئے۔

(٨) طارق بن زیاد نے اندلس کو فتح کیا۔

(٩) مسلمان فوجیوں نے اپنی کشتیاں جلادیں۔

(١٠) خالد بن ولید جنگ یرموک میں معزول کئے گئے۔

(١١) میرے والدین نے اس سال خانۂ کعبہ کی زیارت کی۔

(١٢) آپ لوگوں نے بڑی تاخیر فرمائی

(١٣) ان بچیوں نے اس سال رمضان کے روزے رکھے۔

(١٤) ہم لوگ دوپہر میں بازار جانے سے روک دیئے گئے۔

اردو میں ترجمہ کرو:-

(١) اَلْاِنْسَانُ يَسْتَفِيْدُ مِنَ الْقِرَاءَةِ

(٢) اَلْكَلْبُ يَحْرُسُ الْمَنَازِلَ وَالْمَزَارِعَ

(٣) اَلْفَلَّاحُ يَحْرُثُ الْاَرْضَ وَيَسْقِيْهَا

(٤) هٰذَانِ الثَّوْرَانِ يَجُرَّانِ الْمِحْرَاثَ۔

(۵) هٰؤلاءِ التلاميذ يبتعدون عن الرَّذيلة

(۶) هٰذِهِ البقرات لا ترعى الكلاء

(۷) الولدان يرضيان عن الولد البارِّ

(۸) الرجال يكدُّون لكسب القوت

(۹) النساء يقمن بشئون المنازل

(۱۰) الامّهات يسدين النصيحة لِاولادهن

(۱۱) السُّفن تجري على الماءِ

(۱۲) الاخوات الثلاث يذهبن الى المدرسة

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔

(۲) ستارے آسمان میں جگمگاتے ہیں۔

(۳) یہ دونوں لڑکے دارالاقامہ میں رہتے ہیں۔

(۴) ہم لوگ دارالعلوم ندوہ میں پڑھتے ہیں۔

(۵) تم دونوں علی گڑھ کالج میں تعلیم پاتے ہو

(۶) مسلمان لڑکے پڑھنے میں زیادہ محنت نہیں کرتے۔

(۷) یہ لڑکیاں دن بھر اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلتی ہیں۔

(۸) زیادہ کھانا معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

(۹) ورزش اعصاب اور پٹھوں کو مضبوط بناتی ہے۔

(۱۰) بلی اپنے ناخن سے جھنجھوڑتی ہے۔

(۱۱) شیر کسی کا جھوٹا نہیں کھاتا۔

(۱۲) پرندے شاخوں پر چہچہاتے ہیں۔

(۱۳) مچھلیاں پانی میں زندگی بسر کرتی ہیں۔

(۱۴) مائیں اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہیں۔

اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) أبي كان يَسْهَرُ اللَّيْلَ وَيَتَهَجَّدُ۔

(۲) أمي كانت تُصَلِّي فِي هٰذِهِ الْغُرْفَةِ۔

(۳) نَبِيُّ اللّٰهِ إِسْمٰعِيلُ كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ۔

(۴) اصحابُ الحِجْرِ كانوا ينحتون مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا۔

(۵) اولٰئكَ كانوا لا يَتَنَاهَوْنَ عَنِ المنكرِ۔

(۶) اولٰئكَ النسوة كُنَّ لا يخرجن من الدُّور۔

(۷) خادمتي كانت تنزع الدَّلْوَ وتملأ جَرَّتَها۔

(۸) بقرتي مَا كانتْ تَنْطِحُ وَلَا تَرْكُلُ۔

(۹) هٰذانِ الكَنّاسَتانِ كانا يَكْنِسانِ۔

(۱۰) ذانِكَ التلميذان كانا رَسَبَا في الامتحان۔

(۱۱) اولٰئكَ الطلبة كانوا لَعِبوا فِي المباراة۔

(۱۲) هٰؤلاءِ البنات كُنَّ شَهِدْنَ الحفلة

(۳) اولئک کانوا یشدون بنا تهم ایام الجاهلیة

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) میرا باغ اس سال خوب پھلا۔

(۲) یہ درخت پچھلے سال لگائے گئے تھے۔

(۳) یہ دونوں آدمی بمبئی میں تجارت کرتے تھے۔

(۴) میرے والد دارالعلوم میں پڑھاتے تھے۔

(۵) ہم لوگ سالانہ امتحان میں فیل ہو گئے تھے۔

(۶) یہ لڑکیاں چکی میں آٹا پیس رہی تھیں۔

(۷) کل رات کتے بھونک رہے تھے۔

(۸) میرے والد نے مجھے ایک قیمتی انعام دیا تھا۔

(۹) تمھاری ملازمہ نے میری گھڑی چرائی تھی۔

(۱۰) ان دونوں لڑکیوں نے اس چوری کا پتہ بتایا تھا۔

(۱۱) تم دونوں شیر کے ڈکارنے سے ڈر گئے تھے۔

(۱۲) میرے پڑوسی کا مرغ ہر روز لمبا بانگ دیتا تھا۔

(۱۳) یہ کپڑے کل نہیں جھاڑے گئے تھے۔

(۱۴) یہ لڑکیاں مدرسۃ البنات میں پڑھتی تھیں۔

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن میں بکریاں چراتے تھے۔

(۱۶) حضرت ابوبکرؓ اپنی خلافت سے پہلے کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔

الدرس الرابع عشر (۱)

(قَدْ کے ساتھ فعل ماضی کی تاکید)

فعل ماضی کے اندر اگر تاکید کے معنی پیدا کرنا چاہو اور تم کو یہ بتانا مقصود ہو کہ فلاں کام ہو چکا یا تم نے فلاں کام کر لیا تو اس کے لئے فعل ماضی کے شروع میں لفظ "قَدْ" بڑھا دو، جیسے:۔

(۱) وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابُكَ (آپ کا خط مجھے ملا)

(۲) قَدْ وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابُكَ (آپ کا خط مجھے مل گیا) اور اسی طرح

(۳) قَدْ كَانَ وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابُكَ (آپ کا خط مجھے مل گیا تھا)

ایسے ہی ماضی استمراری پر بھی قَدْ بڑھا کر تاکید کے معنی پیدا کر سکتے ہو۔ جیسے
قَدْ كُنْتُ أَرْجُوْ مِنْكَ الْخَبَرَ (میں تو آپ سے خبر کی توقع کرتا تھا)

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) میں نے یہ کتاب پڑھ لی

(۲) زینب نے اپنا سبق یاد کر لیا۔

(۳) فرید نے اپنی گھڑی بیچ دی

(۴) ہم دونوں کھانا کھا چکے

(۵) ابراہیم کے مہمان واپس چلے گئے

(۶) وہ بکری کل ذبح کر دی گئی

(۷) میرے والد دہلی سے واپس آ گئے

(۸) ہم نے تجھ کو معاف کر دیا

(۹) میں نے اس سے پہلے آپ کو دیکھا ہے

(۱۰) ہم سب لوگ بخیر و عافیت پہنچ گئے

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) میں نے پوری تقریر یاد کرلی تھی۔

(۲) میں نے تمھارے خط کا جواب دے دیا تھا۔

(۳) فاطمہ بجلی کی کڑک سے ڈر گئی تھی۔

(۴) تم دونوں نے میری موت کا یقین کرلیا تھا۔

(۵) ہم لوگ وقت پر مدرسہ پہنچ گئے تھے۔

(۶) میری بہن نے پورا قرآن مجید حفظ کرلیا تھا۔

(۷) ہم لوگ آپ سے مایوس ہوچکے تھے۔

(۸) تم لوگ اللہ سے اپنی امیدیں منقطع کرچکے تھے۔

(۹) تم لوگ تو ہر امتحان میں فیل ہوتے تھے۔

(۱۰) واقعی ہم لوگ اپنا وقت ضائع کرتے تھے۔

الدرس الرابع عشر (۲)

(فعل مضارع کی تاکید "قد" اور "لام تاکید" کے ساتھ)

▪ "قد" کے ذریعہ فعل مضارع کی تاکید[۱] لائی جاتی ہے، اور اسی طرح لام تاکید کے ذریعہ بھی، مگر لام تاکید اس وقت لاتے ہیں جب مبتدا پر اِنَّ داخل ہو اور خبر جملہ فعلیہ

---

(۱) اسکے برعکس قد کبھی تقلیل کیلئے بھی آتا ہے۔ اس وقت اس کا ترجمہ فقط کبھی سے کرسکتے ہیں۔ جیسے قد یصدق الکذوب (جھوٹا شخص کبھی سچ بھی بول جاتا ہے) چونکہ قد تاکید کے معنی پر مشتمل ہے اس کا ترجمہ بیشک، یقیناً، تحقیق کہ، وغیرہ سے کرتے ہیں۔ واقعی، یقیناً وغیرہ کے لئے عربی میں بہت سے الفاظ ہیں جیسے فی الحقیقۃ، حقاً وغیرہ۔

ہو جیسے إني لا أعرف أخاك دبے تکلف میں آپ کے بھائی کو پہچانتا ہوں۔

القرین (۷۹)

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) إنّ الوَلَدَ البَارّ لَيُطِيعُ آبَاهُ۔

(۲) إنّ الخفيرين ليسهرانِ طولَ اللّيل۔

(۳) المجتهدون من الطلبة قد يعرفون بسيماهم۔

(۴) الفلاح قد يأكل بعرق جبينه۔

(۵) إنّا لنصفح عن ذوي سفهٍ۔

(۶) قد يعلم الله المعوقين منكم۔

(۷) ولقد كانوا عاهدوا الله من قبل۔

(۸) إنكِ لتكثرين من الضحك يا زينب۔

(۹) إنكم لتحسنون السباحة۔

(۱۰) النساء قد يكفرن العشير۔

القرین (۸۰)

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) میں اپنے وعدے کو یقیناً پورا کرتا ہوں۔

(۲) واقعی تم دونوں فصیح عربی بولتے ہو۔

(۳) ہم لوگ آج یقیناً دلی جارہے ہیں۔

(۴) محنتی لڑکے ضرور پاس ہوتے ہیں۔

(۵) تم لوگ پڑھنے میں واقعی محنت کرتے ہو۔

(۶) تم عورتیں اپنے شوہروں کی واقعی ناشکری کرتی ہو۔

(۷) بروں کی صحبت بچوں کو واقعی خراب کر دیتی ہے۔

(۸) فحش کتابیں نوخیز طلبہ کے اخلاق کو یقیناً متاثر کرتی ہیں۔

(۹) فاطمہ! تو واقعی اچھا کھانا پکاتی ہے۔

(۱۰) تم دونوں مدرسہ پہنچنے میں ہمیشہ تاخیر ہی کرتے ہو۔

(۱۱) والدین اپنے بچوں کی واقعی خیر خواہی کرتے ہیں۔

(۱۲) ہم لوگ آپ پر واقعی اعتماد کرتے ہیں۔

اَلدَّرسُ الخَامِسَ عَشَر

(لَمْ، لَمَّا و لَنْ کے ساتھ فعل نفی)

درس ۵ میں ہم نے تم کو بتایا تھا کہ مَا و لَا کی طرح لَمْ، لَمَّا اور لَنْ کے ساتھ بھی فعل کی نفی کی جاتی ہے۔ اب ہم یہاں تم کو اس کی تفصیل بتاتے ہیں

لَمْ اور لَمَّا یہ دونوں حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو ماضی منفی کے معنی میں بدل دیتے ہیں جیسے لَمْ یَذْهَبْ (وہ نہیں گیا۔ لَمَّا یَذْهَبْ (وہ اب تک نہیں گیا)

لَمْ اور لَمَّا کے درمیان معنی کے اعتبار سے تھوڑا سا فرق ہے اور وہ یہ کہ حرف لَمْ زمانۂ ماضی میں مطلق نفی کے لئے آتا ہے اور لَمَّا زمانۂ ماضی میں اس طرح نفی کرتا ہے کہ اس کی نفی بولنے کے وقت تک سمجھی جاتی ہے۔ اوپر کی

دونوں مثالوں پر غور کرو۔

(۱) ان دونوں حرفوں کے داخل ہونے سے فعل مضارع کا آخری حرف ساکن ہو جاتا ہے۔

(۲) چاروں تثنیہ جمع مذکر غائب و جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔

(۳) آخر میں اگر کوئی حرف علت ہو تو وہ بھی گرا دیا جاتا ہے جیسے یَأْتِیْ سے لَمْ یَأْتِ (وہ نہیں آیا) اور لَمَّا یَأْتِ (وہ اب تک نہیں آیا)

نوٹ :۔ لَمْ اور لَمَّا کا معنوی فرق تم سمجھ گئے، اب ایک مزید فائدہ کی بات یہ سمجھو کہ — جس فعل مضارع پر لَمْ داخل ہو اس کے بعد اگر لفظ بَعْدُ یا اِلَی الْاٰنَ بڑھا دو تو وہ بھی لَمَّا "اب تک" کے معنی دے گا جیسے لَمْ یَذْھَبْ بَعْدُ (وہ اب تک نہیں گیا) یا لَمْ یَذْھَبْ اِلَی الْاٰنَ (وہ اب تک نہیں گیا) اسی طرح مزید تاکید کے لئے کبھی لَمَّا یَذْھَبْ بَعْدُ بھی کہتے ہیں۔

لَنْ بھی فعل مضارع ہی پر داخل ہوتا ہے اور معنی کے اعتبار سے مستقبل میں نفی کی تاکید کرتا ہے جیسے لَنْ یَذْھَبَ (وہ ہرگز نہیں جائے گا)۔

(۱) لَنْ کے دخول سے فعل مضارع کا آخری حرف مفتوح ہو جاتا ہے جیسے لَنْ یَذْھَبَ ۔

(۲) چاروں تثنیہ جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر سے نون گر جاتا ہے۔

(۳) آخر کا حرف علت متحرک (مفتوح) ہو جانے کی وجہ سے باقی رہتا ہے جیسے لَنْ یَأْتِیَ

نوٹ : بقیہ حروف ناصبہ أَنْ، کَیْ، إِذَنْ کا عمل بھی وہی ہے جو لَنْ کے سلسلہ میں اوپر بتایا گیا ہے۔ البتہ معنی کے اعتبار سے یہ مختلف ہیں۔

(۱) أَنْ ذکرِ مصدری معنی کے لئے جیسے یَسُرُّنِیْ أَنْ تَنْجَحَ ہر مسرت بخش کام اور اسی طرح أُرِیْدُ اَنْ أَزُوْرَكَ (أُرِیْدُ زِیَارَتَكَ) وغیرہ۔

(۲) کَیْ (تاکہ) جیسے نَجْتَهِدُ اَنْ نَفُوْزَ کوشش کرتا کہ کامیاب ہوں۔

إِذَنْ (تب، تو اس وقت وغیرہ)

(۳) لام تعلیل اور حَتّٰی کے بعد أَنْ مقدر ہوتا ہے، اس لئے حَتّٰی اور لام تعلیل بھی أَنْ ہی کی طرح عمل کرتے ہیں۔ (اسی طرح فاء سببیہ، لام جحود، أَوْ وغیرہ کے بعد بھی أَنْ مقدر ہوتا ہے۔ مگر ان کا بیان جلد دوم میں آئے گا۔

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) اَلْقِطَارُ لَمْ یَتَأَخَّرْ عَنْ مَوْعِدِهٖ۔

(۲) أَنَا لَمْ أَرْسُبْ فِی الْامْتِحَانِ قَطُّ۔

(۳) أَخَوَایَ لَمْ یُسَافِرَا اِلٰی دِهْلِیْ۔

(۴) أُولٰئِكَ التَّلَامِیْذُ خَرَجُوْا اِلَی الْمَتْحَفِ وَلَمَّا یَرْجِعُوْا۔

(۵) اُولٰئِكَ الْکَافِرُوْنَ لَمْ یُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ۔

(۶) الرجل لَمَّا یَقْضِ دَیْنَهٗ۔

(۷) کَبِرَ الْغُلَامُ وَلَمَّا یَتَهَذَّبْ

(۸) غَامَتِ السَّمَاءُ وَلَمْ تُمْطِرْ

(۹) ذانك الضيفان تمايا كلا العشاء

(۱۰) بقرتاى لم تعلفا منذ يومين۔

(۱۱) ماخطبتك يا فاطمة ؟ لم تحفظى الدرس۔

(۱۲) التلميذات المجتهدات لم يسقطن فى الامتحان۔

عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) ریل گاڑی ابھی نہیں آئی ہے۔

(۲) ان دو مسافروں نے اپنے ٹکٹ نہیں خریدے۔

(۳) یہ لڑکے امتحان میں کامیاب نہیں ہوئے۔

(۴) میں نے کھیل میں اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔

(۵) تم دونوں نے میری بات نہ مانی۔

(۶) ملازمین نے کھانا نہیں کھایا۔

(۷) ان مجرموں نے اب تک جرم کا اعتراف نہیں کیا۔

(۸) اب تک سردی ختم نہیں ہوئی۔

(۹) فاطمہ نے اس درخت سے کوئی پھل نہیں توڑا۔

(۱۰) زینب تو نے آج صبح کا کھانا نہیں کھایا۔

(۱۱) یہ دونوں کپڑے ابھی نہیں پھاڑے گئے۔

(۱۲) مدرسہ ابھی نہیں کھلا ہے اور نہ ابھی پڑھائی شروع ہوئی ہے۔

(۱۳) ہم لوگ مغربی تہذیب سے متاثر نہیں ہوئے۔

(۱۱) ان لڑکیوں نے اب تک روٹیاں نہیں پکائیں۔

(لَنْ کے ذریعہ مستقبل میں نفی کی تاکید)

اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) لَنْ يَرْضَى اللهُ عن المشركين يومَ القيامة۔

(۲) المشركُ باللهِ لَن يَّدخل الجنّة۔

(۳) المجرمُ لَن يَرُدَّ الغائبَ۔

(۴) أخواي لَنْ يُّسافرا إلى أوربّا۔

(۵) اولئك الفلّاحون لَنْ يَّبيعوا القمحَ بالأرز۔

(۶) المؤمنات القانتات لَنْ يشركنَ باللهِ أحدًا۔

(۷) لا تَمْشِ فِي الأرضِ مَرَحًا۔

(۸) إنّكَ لَنْ تَخْرِقَ الأرضَ ولَن تبلغَ الجبالَ طُولًا۔

(۹) أنتِ لَنْ تستطيعي المشيَ في تلكَ الأرضِ۔

(۱۰) ذانك الرجلان لَنْ يكتما الشهادةَ ولَنْ يشهدا بالزُّور۔

(۱۱) هؤلاءِ البنات لَنْ يَّستطعنَ الصبرَ على الجوعِ

(۱۲) مُسْلِمُو الهندِ لَنْ يَّرضوا بالحضارةِ الوثنيّة۔

القرین (۹۳)

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) میں بروں کی صحبت میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا۔

(۲) ہم لوگ پڑھنے میں ہرگز سستی نہ کریں گے۔

(۳) یہ دونوں لڑکے امتحان میں ہرگز پاس نہ ہوں گے۔

(۴) تم لوگ کل میچ ہرگز نہیں کھیلوگے۔

(۵) یہ لوگ اپنی زیادتیوں سے ہرگز باز نہ آئیں گے

(۶) ہم باطل کے آگے ہرگز نہیں جھکیں گے۔

(۷) مسلمان عورتیں بے پردگی کو ہرگز پسند نہ کریں گی۔

(۸) میرا بھائی اس راز کو ہرگز افشا نہ کرے گا۔

(۹) تم دونوں گاڑی کے وقت پر ہرگز اسٹیشن نہیں پہنچو گے۔

(۱۰) تو اس چھت پر ہرگز نہ چڑھ سکے گی۔

(۱۱) آئندہ سے ہم لوگ ہرگز فضول خرچی نہ کریں گے

(۱۲) میرے والدین مصارف میں ہرگز تنگی نہیں کریں گے۔

(۱۳) وہ لوگ اپنے وعدہ کو ہرگز پورا نہ کریں گے۔

(۱۴) اللہ تعالیٰ مشرکین کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔

الدرس السادس عشر

(فعل مستقبل مثبت کی تاکید)

فعل مضارع پر لام تاکید اور نون تاکید داخل کر کے فعل مثبت مستقبل کی تاکید کی جاتی ہے جیسے لَيَذْهَبَنَّ (وہ ضرور جائے گا)

نون تاکید دو طرح کے ہیں۔ ثقیلہ اور خفیفہ۔ نون ثقیلہ سے مراد نون مشدّد (نَّ) ہے اور خفیفہ سے نون ساکن (نْ) مراد لیا جاتا ہے جیسے :- لَيَذْهَبَنْ (وہ ضرور جائے گا)

نون ثقیلہ کے احکام حسب ذیل ہیں :-

(۱) چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مونث حاضر سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر دونوں سے واؤ اور واحد مونث حاضر سے ی بھی گرا دیتے ہیں۔

(۳) جمع مونث غائب و جمع مؤنث حاضر کے نون اور نون ثقیلہ کے درمیان الف فاصل بڑھا دیتے ہیں۔

(۴) نون ثقیلہ جو الف کے بعد ہوں (یعنی چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مونث میں) مکسور ہوتے ہیں اور باقی مفتوح۔

(۵) مضارع کا لام کلمہ جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مونث حاضر میں مکسور ہوتا ہے اور باقی پانچ صیغوں میں (جن میں الف نہیں ہے) مفتوح ہوتا ہے۔

(گردان اگلے صفحہ پر درج ہے)

لَيَضْرِبَنْ	لَيَضْرِبَانِّ	لَيَضْرِبُنَّ
لَتَضْرِبَنَّ	لَتَضْرِبَانِّ	لَيَضْرِبْنَانِّ
لَتَضْرِبَنَّ	لَتَضْرِبَانِّ	لَتَضْرِبُنَّ
لَتَضْرِبِنَّ	لَتَضْرِبَانِّ	لَتَضْرِبْنَانِّ

لَأَضْرِبَنَّ — لَنَضْرِبَنَّ

نون خفیفہ کے کل آٹھ ہی صیغے آتے ہیں۔ نون خفیفہ ان صیغوں میں نہیں آتا جن میں نون ثقیلہ سے پہلے الف ہے یعنی چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث غائب و حاضر میں۔

نوٹ:۔ فعل ماضی کی تاکید نون تاکید سے نہیں کی جاتی۔

(۱) اسی طرح فعل مضارع جو حال کے معنی میں ہو یا منفی ہو نون تاکید کے ساتھ اس کی تاکید لانا صحیح نہیں ہے اور ایسے ہی جبکہ لام تاکید اور نون تاکید والے فعل کے درمیان فصل ہو جائے۔ مثالیں علی الترتیب حسب ذیل ہیں

(۱) وَاللّٰهِ لَأَقُومُ بِوَاجِبِي الْآنَ (۲) وَاللّٰهِ لَا أُسَاعِدُكَ

(۳) تَاللّٰهِ لَسَوْفَ أَخْذِمُ الْوَطَنَ۔

(۲) لام تاکید اور نون تاکید کے درمیان جب کسی لفظ سے فصل نہ ہو اور وہ فعل قسم کے جواب میں ہو تو تاکید لانا ضروری ہوتا ہے جیسے وَاللّٰهِ لَأَقُومَنَّ بِوَاجِبِي۔ وَاللّٰهِ لَأُسَاعِدَنَّكَ۔ تَاللّٰهِ لَأَخْدِمَنَّ الْوَطَنَ۔

(۳) فعل امر و نہی کی بھی تاکید نون تاکید سے کی جاتی ہے۔

امر و نہی، استفہام، عرض، تمنا، تحضیض اور اِمَّا (اِنْ مَا) کی تاکید لانا اور نہ لانا دونوں صحیح ہے۔

(مستقبل مثبت کی تاکید نونِ تاکید کے ساتھ)

اردو میں ترجمہ کرو:-

(١) فَوَاللّٰهِ لَأَنْتَصِرَنَّ لِلْمَظْلُوْمِیْنَ وَلَأَعْطِفَنَّ عَلَی الْبَائِسِیْنَ۔

(٢) أَنَا لَآتِیَنَّکُمْ بَعْدَ غَدٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

(٣) ذَانِکَ الشَّابَّانِ لَیَزُوْرَانِّ بِلَادَنَا

(٤) اَلْمُسِیْئُوْنَ إِلَی النَّاسِ لَیَذُوْقُنَّ وَبَالَ أَمْرِهِمْ

(٥) أَنْتُمَا لَتَعْرِفَانِّ صِدْقَ مَقَالَتِیْ۔

(٦) نَحْنُ لَنُرَحِّبَنَّ بِقُدُوْمِکُمْ وَلَنَفْرَحَنَّ بِلِقَائِکُمْ

(٧) فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِیْنَ

(٨) لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

(٩) أَنَا لَأَذْبَحَنَّ الشَّاةَ لِهٰؤُلَاءِ الضُّیُوْفِ۔

(١٠) أَنْتِ لَتَطْبَخِنَّ الطَّعَامَ وَلَتُجِیْدِنَّهٗ۔

(١١) هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ لَیَقْتَصِدْنَانِّ فِی النَّفَقَاتِ۔

(١٢) أَنْتُنَّ لَتَکْرَهْنَانِّ الشُّرُوْرَ وَلَتَلْزَمْنَانِّ الْبُیُوْتَ۔

عربی میں ترجمہ کرو:-

(١) اللہ تعالیٰ اپنے دین کو ضرور غالب کرے گا۔

(۲) ہم اللہ کی راہ میں ضرور جہاد کریں گے۔

(۳) ہم دونوں بقر عید کی چھٹیوں میں ضرور گھر جائیں گے۔

(۴) تم لوگ میری ملاقات سے ضرور خوش ہوگے۔

(۵) یہ مقدمہ عدالت میں ضرور پیش کیا جائے گا۔

(۶) یہ دونوں لڑکے امتحان میں ضرور فیل ہوں گے۔

(۷) آپ لوگ اس خبر سے یقیناً رنجیدہ ہوں گے۔

(۸) فاطمہ! تو اس انعام سے ضرور خوش ہوگی۔

(۹) بُروں کی صحبت تمھارے اخلاق کو ضرور بگاڑ دے گی۔

(۱۰) تمھارے والدین اس بات سے یقیناً ناراض ہوں گے۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ضرور محاسبہ کرے گا۔

(۱۲) تم لوگ دشمنوں سے ضرور جنگ کروگے۔

(۱۳) یہ لڑکیاں امتحان میں ضرور کامیاب ہوں گی۔

(۱۴) تم عورتیں اپنے بچوں کو ضرور ادب سکھاؤ گی۔

(فعل امر کی تاکید نون ثقیلہ کے ساتھ)

لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَانِّ لَيَضْرِبُنَّ	اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَانِّ اِضْرِبُنَّ	لَأَضْرِبَنَّ
لِتَضْرِبَنَّ لِتَضْرِبَانِّ لِيَضْرِبْنَانِّ	اِضْرِبِنَّ اِضْرِبَانِّ اِضْرِبْنَانِّ	لِنَضْرِبَنَّ

اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) اُتْرُكِ اللَّعِبَ وَاَقْبِلَنَّ عَلٰى عَمَلِكَ۔

(۲) تَجْتَنِبَنَّ الْمِزَاحَ الْكَثِيْرَ يَا خَالِدُ۔

(۳) إِحْفَظَنَّ حَمْدَنَ الصِّدِيقِ وَابْتَعِيَّةً

(۴) إِبْتَعِدَانِّ أَنْتُمَا عَنْ صُحْبَةِ الْأَشْرَارِ

(۵) تَعَوَّدُنَّ مَقَالَ الصِّدْقِ يَا بُنَيَّ۔

(۶) إِفْهَمْنَانِّ الدَّرْسَ يَا تِلْمِيذَاتُ۔

(۷) لَيَنْصُرَنَّ الْقَوِيُّ الضَّعِيْفَ مِنْكُمْ۔

(۸) لِيَنْظُرَنَّ الْإِنْسَانُ عَلَى عَمَلِهِ۔

(۹) عَامِلُنَّ النَّاسَ بِالرِّفْقِ وَالْمَوَدَّةِ۔

(۱۰) إِحْفَظَنَّ دَرْسَكَ يَا مَرْيَمُ وَاكْتُبِنَّهُ عَلَى الْكُرَّاسَةِ۔

(۱۱) إِمْنَعَنَّ الصِّغَارَ عَنِ الْكُتُبِ الْمَاجِنَةِ۔

(۱۲) إِلْزَمْنَانِّ بُيُوتَكُنَّ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) ہر روز صبح کو چہل قدمی کے لئے ضرور نکلو۔

(۲) تم لوگ ہر ہفتہ مجھے ضرور خط لکھا کرو۔

(۳) کھیل کے اوقات میں ضرور کھیلو۔

(۴) خالد! تو اپنے مہمان کے لئے ایک بکری ضرور ذبح کر۔

(۵) ہم میں سے ہر شخص محلہ کے مسکینوں کی ضرور مدد کرے۔

(۶) ہم لوگ دو دو آدمیوں کو ضرور پڑھنا سکھائیں۔

(۷) محمود! تو ہر روز ضرور مسواک کیا کر۔

(۸) تم دونوں عربی زبان ضرور سیکھو۔

(۹) ہر روز قرآن مجید کی تلاوت ضرور کرو۔

(۱۰) فاطمہ! تو اپنے والدین کی ضرور خدمت کر۔

(۱۱) یہ لڑکیاں اب ضرور پردہ کریں۔

(۱۲) یہ بچے اب ضرور نماز پڑھا کریں۔

(۱۳) مجبور و پریشان حال لوگوں کی ضرور خبر گیری کرو۔

(۱۴) حق بات کہو اگرچہ اس میں کوئی بڑا خسارہ ہی کیوں نہ ہو۔

(فعل نہی کی تاکید نون ثقیلہ کے ساتھ)

لَا يَذْهَبَنَّ لَا يَذْهَبَانِّ لَا يَذْهَبُنَّ لَا تَذْهَبَنَّ لَا تَذْهَبَانِّ لَا يَذْهَبْنَانِّ لَا أَذْهَبَنَّ	لَا تَذْهَبَنَّ لَا تَذْهَبَانِّ لَا تَذْهَبُنَّ لَا تَذْهَبِنَّ لَا تَذْهَبَانِّ لَا تَذْهَبْنَانِّ لَا نَذْهَبَنَّ

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) عَامِلَنَّ النَّاسَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا تُسِيْئَنَّ إِلَى أَحَدٍ۔

(۲) لَا تَصْنَعَنَّ الْمَعْرُوْفَ فِيْ غَيْرِ أَهْلِهٖ۔

(۳) إِذَا عَاتَبْتَ صَدِيْقًا فَلَا تُبَالِغَنَّ فِيْ عِتَابِهٖ۔

(۴) لَا يَعْتَمِدَنَّ أَحَدٌ عَلٰى غَيْرِ نَفْسِهٖ

(۵) لَا تَدْخُلُنَّ بُيُوْتًا غَيْرَكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْذِنُوْا۔

(۶) اِفْهَمْنَ الدَّرْسَ يَا تِلْمِيْذَاتُ وَلَا تَلْعَبْنَانِّ

(۷) لَا يَصُدَّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ ۔

(۸) وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

(۹) لَا تَخْرُجِنَّ فِي الشَّمْسِ يَا رَيْحَانَةُ

(۱۰) لَا تُكْثِرَانِّ مِنَ الضَّحِكِ يَا فَاطِمَةُ وَيَا زَيْنَبُ

(۱۱) لَا تَمْدَحَنَّ اَمْرًا حَتّٰى تُجَرِّبَهٗ

(۱۲) وَلَا تَذُمَّنَّهٗ مِنْ غَيْرِ تَجْرِيْبٍ ۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) کھیل میں اپنا وقت ہرگز ضائع نہ کرو۔

(۲) تم دونوں ایک ساتھ ہرگز نہ کھیلو۔

(۳) کوئی شخص اپنے بھائی کی ہرگز غیبت نہ کرے۔

(۴) وہ لوگ تمھارے کمرے میں ہرگز داخل نہ ہوں۔

(۵) اسراف سے بچو اور ہرگز فضول خرچی نہ کرو۔

(۶) تم عورتیں اپنی بہنوں کا ہرگز مذاق نہ اڑاؤ۔

(۷) تم میں سے کوئی شخص اندھے سے ہرگز مذاق نہ کرے۔

(۸) ہم میں سے کوئی شخص خدا کے سوا ہرگز کسی سے نہ ڈرے۔

(۹) جب تم وعدہ کرو تو ہرگز وعدہ خلافی نہ کرو۔

(۱۰) عائشہ! تو کسی سائل کو ہرگز نہ ڈانٹ۔

(۱۱) لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور ہرگز سختی نہ کرو۔

(۱۲) تم عورتیں ہرگز بے پردہ نہ نکلو۔

التمرین (۹۱)
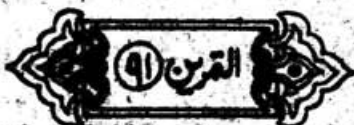
(بقیہ حروف ناصبہ أن، کَیْ، إِذَنْ کا استعمال)

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ تَسَوَّدُوا۔

(۲) يَجِبُ أَنْ تُفَكِّرَ فِي الْعَمَلِ قَبْلَ الشُّرُوعِ فِيهِ۔

(۳) إِفْتَحْ نَوَافِذَ الْحُجْرَةِ كَيْ يَتَبَدَّلَ هَوَاؤُهَا۔

(۴) نَحْنُ نَتَعَلَّمُ كَيْ نَفْهَمَ الدِّينَ۔

(۵) أَرْجُو أَنْ أَزُورَ مَدِينَتَكُمْ فِي الْأُسْبُوعِ الْآتِي۔

(۶) إِذَنْ تُقِيمَ عِنْدَنَا وَنَحْنُ نَسْعَدُ بِإِقَامَتِكُمْ فِينَا۔

(۷) إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ۔

(۸) وَإِذَا حَكَمْتُمْ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ۔

(۹) وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔

(۱۰) وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا

(۱۱) يُرْجَى أَنْ تُمْطِرَ السَّمَاءُ بَعْدَ قَلِيلٍ۔

(۱۲) إِذَنْ يَفْرَحَ الْفَلَّاحُونَ وَيَحْرُثُوا أَرْضَهُمْ۔

عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) میں توقع کرتا ہوں کہ ہر ہفتہ تم مجھے خط لکھو گے۔

(۲) مجھے اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ لڑکا اپنے والدین کی اطاعت کرے۔

(۳) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سال بارش نہ ہوگی۔

(۴) تعلیم کی غرض یہ ہے کہ لڑکے خوش اخلاق بنیں۔

(۵) تم پر واجب ہے کہ اپنے اساتذہ کی عزت کرو۔

(۶) ہم چاہتے ہیں کہ کل کھانے پر آپ لوگوں کو مدعو کریں۔

(۷) تم لوگ صبح سویرے اٹھنے کے عادی بنو۔

(۸) ہم جلدی کر رہے ہیں تاکہ مدرسہ وقت پر پہنچیں۔

(۹) دھیمی روشنی میں نہ پڑھو تاکہ نگاہ کمزور نہ ہو۔

(۱۰) کل ہم لوگ ہوائی اڈہ پر گئے تاکہ ہوائی جہاز کو قریب سے دیکھ سکیں۔

(۱۱) امید کی جاتی ہے کہ اس سال فصل زیادہ اچھی ہوگی۔

(۱۲) تب غلہ سستا ہوگا اور لوگ پریشانیوں سے نجات پائیں گے۔

(۱۳) مہتمم صاحب چاہتے ہیں کہ پاس ہونے والے طلبہ کے درمیان انعامات تقسیم کئے جائیں۔

(۱۴) تب لڑکے پڑھنے میں اور زیادہ محنت کریں گے۔

(أن مقدرہ، لام تعلیل اور حتّٰی کے بعد)

(١) خرجتُ إلی البساتین لأُرَوِّحَ نفسي۔

(٢) علیکم أن تداوموا علی العمل لتبلغوا مرامکم۔

(٣) لا تأکلنَّ الطعامَ حتّٰی تجوعَ۔

(٤) ولا تبلع لقمةً حتّٰی تجید مضغها۔

(٥) لا تدخلِ الصفَّ حتّٰی یؤذن لك۔

(٦) الولدان لا یُمدَحون حتّٰی ینالوا رضا الوالدین۔

(٧) لن ترضٰی عنك الیهودُ ولا النصاری حتّٰی تتّبعَ ملّتهم۔

(٨) لن تنالوا البرَّ حتّٰی تنفقوا مما تحبّون۔

(٩) ما خلقتُ الجنَّ والإنسَ إلا لیعبدون۔

(١٠) وما أرسلنا من رسولٍ إلا لیُطاعَ بإذنِ الله۔

(١١) بُعثتُ لأُتمّمَ مکارمَ الأخلاقِ۔

(١٢) إستیقظوا صباحًا لتنشطوا في أعمالکم۔

عربی میں ترجمہ کرو۔

(١) محمود بازار گیا تاکہ گھر کے لیے ضروری سامان خریدے

(٢) کسان اپنے کھیت کی طرف ہل لے کر نکلا کہ اُسے جوتے۔

میرے والد نے مجھے ایک انعام دیا تاکہ میری ہمت افزائی کریں۔

محنتی طلبہ کے درمیان انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں تاکہ وہ محنت کریں۔

میرے والدین حجاز کا سفر کر رہے ہیں تاکہ خانہ کعبہ کا حج کریں۔

یہ طلبہ مصر بھیجے جا رہے ہیں تاکہ وہاں اعلیٰ تعلیم پائیں۔

اللہ نے انبیاء اور رسول بھیجے تاکہ لوگ ان سے ہدایت پائیں۔

تم لوگ اپنے کمروں سے نہ نکلو یہاں تک کہ میں تم کو اجازت دوں۔

تم لوگ جلدی نہ کرو یہاں تک کہ کام ختم کر لو۔

انسان فلاح نہیں پائے گا یہاں تک کہ اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرے۔

لوگوں کے اخلاق درست نہ ہوں گے جبتک کہ وہ دین حق کی پیروی نہ کریں۔

تو اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہ ہوگا جبتک کہ واقعی محنت نہ کرے۔

میں آج ہرگز نہیں سوؤں گا یہاں تک کہ اپنا سبق یاد کر لوں۔

یہ لوگ جرائم سے کبھی (ہرگز) باز نہ آئیں گے۔ یہاں تک کہ ان کو سزا ہو۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

خدا اپنے بندوں سے ضرور محاسبہ کرے گا۔

تاکہ ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے۔

لوگ پڑھنے میں ضرور محنت کریں گے تاکہ امتحان میں کامیاب ہوں۔

لوگ اپنے رب کی ہرگز نافرمانی نہیں کریں گے۔

تب اللہ تم سے راضی ہوگا اور تم کو نیک بدلہ دے گا۔

(۶) میں چاہتا ہوں کہ تم کو کوئی قیمتی انعام دوں۔

(۷) تب میں بہت خوش ہوں گا اور پڑھنے میں ضرور محنت کروں گا

(۸) کسی آدمی کی ہرگز مدح سرائی نہ کرو جبتک کہ اس کا تجربہ نہ کرلو۔

(۹) صفائی پسندیدہ چیز ہے۔

(۱۰) کھانے سے پہلے ہاتھ منہ دھولو

(۱۱) ہر روز صبح کو ضرور مسواک کیا کرو۔

(۱۲) سونے سے پہلے کلی کرلیا کرو تاکہ دانتوں میں کچھ باقی نہ رہے۔

(۱۳) بہت سونا کاہلی کی علامت ہے

(۱۴) کسی کی کوئی چیز ہرگز نہ لو یہاں تک کہ وہ تم کو اس کی اجازت دے۔

(۱۵) صاف ہوا میں ٹہلا کرو۔

(۱۶) نہار منھ ہرگز چائے نہ پیو۔

(فی الانشاء)

(۱) فعل امر کے چھ جملے ایسے لکھو جن میں ایک طالب علم کو مدرسہ سے متعلق کاموں کی ہدایت کرو۔

(۲) فعل نہی کے چھ جملے ایسے لکھو جن میں تم اپنی خادمہ کو مطبخ سے متعلق چند باتوں سے منع کرو اور اس کی غرض بتاؤ۔

الدرس السابع عشر

(ادوات الاستفهام)

عربی میں استفہام کے لئے متعدد حروف آتے ہیں جن میں سے چند مشہور یہ ہیں:-

هَمْزَة - هَلْ - مَنْ - مَا - مَتٰی - أَيْنَ - كَيْفَ - كَمْ - أَيٌّ

(۱) ہمزہ اور هَلْ سے نفس مضمون جملہ کے متعلق سوال کیا جاتا ہے، جیسے أَأَكَلْتَ الطَّعَامَ یا هَلْ أَكَلْتَ الطَّعَامَ؟ (کیا تونے کھانا کھایا؟) اس کا جواب نَعَمْ یا لَا کے ساتھ دیا جائے گا۔

(۲) ہمزہ کبھی دو چیزوں میں ایک کی تعیین کے لئے بھی آتا ہے جیسے: أَزَيْدٌ جَاءَ أَمْ مَحْمُوْدٌ؟ اس کا جواب تعیین کے ساتھ ہوگا۔

(۳) بقیہ حروف جو حسب ذیل معانی کے لئے آتے ہیں ان کا جواب بھی تعیین ہی کے ساتھ آئے گا۔

(۴) مَنْ (کون) ذوی العقول کے لئے آتا ہے جیسے: مَنْ هٰذَا؟ (یہ کون شخص ہے؟)

(۵) مَا (کیا چیز) غیر ذوالعقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے: مَا هٰذَا؟ (یہ کیا چیز ہے؟)

(۶) مَتٰی (کب) یہ زمانے کے لئے آتا ہے جیسے: مَتٰی جِئْتَ؟ (تم کب آئے؟)

(۷) أَيْنَ (کہاں؟) یہ مکان اور جگہ کے لئے آتا ہے، جیسے: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ (کہاں جاتے ہو؟)

(۸) كَيْفَ (کیا، کس طرح) حالت وکیفیت کے لئے آتا ہے۔ جیسے كَيْفَ أَنْتُمْ؟

(تم کیسے ہو؟

(۹) كَمْ (کتنا، کتنے) مقدار کے لئے آتا ہے. جیسے كَمْ أَخاً لَكَ (تمہارے کے بھائی ہیں؟)

(۱۰) أَيٌّ (کون، کیا چیز؟ کہاں) وغیرہ تمام معانی مذکورہ کے لئے۔

(۱۱) لِمَ (کیوں، کیونکہ یہ مَا پر لام داخل کرکے بنایا گیا ہے۔ لِمَ کی طرح اور دوسرے حروف پر بھی حرف جار داخل کرکے اس سے کچھ مختلف معانی پیدا کر لئے جاتے ہیں. جیسے:۔ لِمَنْ (کس کا، کس کے لئے) وغیرہ)

مِنْ أَيْنَ (کہاں سے؟) إِلَى أَيْنَ (کدھر، کس طرف، کس جگہ یا کہاں تک؟)

حَتّٰى مَتٰى (کب تک)

بِكَمْ روبية (کتنے روپے میں) فِي كَمْ يَوْمٍ (کتنے دن میں) مُنْذُ كَمْ يَوْمٍ (کتنے دن سے) وغیرہ۔

نوٹ: كَمْ استفہامیہ کے بعد لفظ عموماً مفرد (واحد) اور منصوب ہوتا ہے جیسے كَمْ روبيةً مگر كَمْ پر جب حروف جارہ داخل ہوجائیں تو وہ اسم مجرور بھی ہو سکتا ہے اور منصوب بھی۔ اوپر کی مثالوں پر غور کرو۔

أَيٌّ مضاف ہوتا ہے اس لئے اس کے بعد کا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جیسے أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأُ (تم کونسی کتاب پڑھتا ہے)

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) أَيَذْهَبُ مَحْمُوْدٌ إِلَى حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ

(۲) هَلْ رَأَيْتَ مُصْحَفَ لَكُنُو؟

(۳) هَلْ تَسْكُنُ فِي دَارِ الْإِقَامَةِ؟

(۴) أَأَنْتَ قُلْتَ هٰذَا أَمْ أَخُوكَ؟

(۵) أَتَأْكُلُ الْفُطُورَ قَبْلَ السَّابِعَةِ صَبَاحًا؟

(۶) مَا تَأْكُلُ فِي الْفُطُورِ صَبَاحًا؟

(۷) مَنْ كَانَ عِنْدَكَ أَمْسِ؟

(۸) مَنْ يَسْكُنُ فِي هٰذِهِ الْغُرْفَةِ؟

(۹) مَتَى تُغْلَقُ مَدْرَسَتُكُمْ لِعُطْلَةِ الصَّيْفِ؟

(۱۰) أَيْنَ تَجْتَمِعُونَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ؟

(۱۱) فِي أَيِّ صَفٍّ تَقْرَأُ أَنْتَ؟

(۱۲) كَمْ تِلْمِيذًا يَقْرَأُ فِي صَفِّكَ؟

عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) کیا تمہارے والد دہلی جا رہے ہیں؟

(۲) کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو؟

(۳) کیا تم دونوں درجۂ سوم میں پڑھتے ہو؟

(۴) کیا خالد شہر میں رہتا ہے یا دار الاقامہ میں؟

(۵) کیا آپ چاول کھاتے ہیں یا روٹی؟

(۶) آپ شام کے کھانے میں کیا کھاتے ہیں؟

(۷) محمود اپنے والد کو کیا لکھ رہا ہے؟

(۸) زمین اور آسمان کو کس نے پیدا کیا؟

(۹) آسمان سے بارش کون برساتا ہے؟

(۱۰) تم دونوں اپنے گھر کب جاؤ گے؟

(۱۱) یہ لڑکیاں کہاں پڑھتی ہیں؟

(۱۲) پہلے گھنٹہ میں کون سی کتاب پڑھتے ہو؟

(۱۳) تمھارے درجہ میں کتنی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں؟

(۱۴) دارالاقامہ میں کتنے طلبہ رہتے ہیں؟

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) کَمْ رَکْعَةً تُصَلِّيْ فِي الْمَغْرِبِ؟

(۲) فِيْ کَمْ دَقِيْقَةً تَقْضِيْ صَلٰوتَکَ؟

(۳) فِيْ کَمْ يَوْمٍ وَصَلْتَ إِلٰی بُمْبَائِي؟

(۴) مُنْذُ کَمْ عَامٍ تَتَعَلَّمُ فِيْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ؟

(۵) بِکَمْ رُوبِيَّةً اِشْتَرَيْتَ الْحِذَاءَ؟

(۶) لِمَ ضَرَبْتَ هٰذَا الْوَلَدَ؟

(۷) إِلٰی أَيْنَ تَقْصِدُ يَا مَحْمُوْدُ؟

(۸) مِنْ أَيْنَ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْقَلَمَ؟

(۹) بِأَيِّ شَيْءٍ يَقْطَعُ الْخَشَبَ؟

(۱۰) مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تُصْنَعُ الْأَحْذِيَةُ ؟

(۱۱) إِلَى أَيِّ سَاعَةٍ تَرْجِعُ مِنَ السُّوقِ ؟

(۱۲) حَتَّى مَتَى أُكَابِدُ تِلْكَ الْمَصَائِبَ ؟

عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) تمھاری کتاب میں کتنے صفحے ہیں ؟

(۲) اس کتاب میں کتنی مشقیں ہیں ؟

(۳) یہ جہاز کے دن میں جدہ پہنچے گا ؟

(۴) کے گھنٹے میں تو نے یہ کتاب پڑھی ؟

(۵) کتنے روپے میں تو نے یہ گھڑی خریدی ؟

(۶) کتنے دام میں میز بیچو گے ؟

(۷) کاغذ کس چیز سے (کا) بنایا جاتا ہے ؟

(۸) زمین کس چیز سے جوتی جاتی ہے ؟

(۹) آپ لوگ اس وقت کہاں جا رہے ہیں ؟

(۱۰) یہ گھر کس کا ہے اور اس میں کون رہتا ہے ؟

(۱۱) کل مدرسہ سے تم دونوں کیوں غیر حاضر رہے ؟

(۱۲) آپ لوگ کب تک مصر سے واپس آئیں گے ؟

(۱۳) کے بجے تک میں تمھارا انتظار کروں ؟

(۱۴) کتنے سال سے تم اس گھر میں رہتے ہو ؟

التمرين (۱۰۱)

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) هَلْ هٰذِهِ الْقَلَنْسُوَةُ سَوْدَاءُ؟

(۲) لَا بَلْ هِيَ حَمْرَاءُ!

(۳) هَلْ هٰذَا الْحِذَاءُ أَحْمَرُ؟

(۴) لَا، بَلْ هُوَ أَسْوَدُ!

(۵) هَلْ هٰذَانِ الْقَمِيْصَانِ أَصْفَرَانِ؟

(۶) لَا، بَلْ هُمَا أَبْيَضَانِ!

(۷) هَلْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ أَخَوَانِ؟

(۸) هَلْ هَاتَانِ الْبَقَرَتَانِ بَيْضَاوَانِ؟

(۹) لَا، بَلْ هُمَا صَفْرَاوَانِ

(۱۰) أَهٰذِهِ الْبَقَرَاتُ سُوْدٌ؟

(۱۱) لَا بَلْ هِيَ صُفْرٌ!

(۱۲) أَهٰذَا ابْنُ عَمِّكَ أَمْ ذَاكَ؟

(۱۳) نَعَمْ هٰذَا ابْنُ عَمِّيْ وَذَاكَ ابْنُ خَالِيْ!

(۱۴) أَهٰؤُلَاءِ مُسَافِرُوْا مَكَّةَ؟

(۱۵) لَا، بَلْ هُمْ مُمَثِّلُوا الْبِلَادِ الْعَرَبِيَّةِ جَمِيْعِهَا!

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) کیا یہ روشنائی سرخ ہے؟ (۲) نہیں، بلکہ یہ نیلی ہے!

(۳) کیا یہ دوپٹہ زرد ہے؟ (۴) نہیں، بلکہ یہ سبز ہے!

(۵) کیا یہ ٹوپیاں سفید ہیں؟ (۶) نہیں، بلکہ یہ نیلی ہیں!

(۷) کیا یہ عمامہ نیلا ہے؟ (۸) نہیں، بلکہ وہ سفید ہے!

(۹) کیا یہ دونوں درخت ہرے ہیں؟ (۱۰) ہاں، وہ دونوں ہرے ہیں!

(۱۱) کیا محمود کے دونوں بھائی عالم ہیں؟ (۱۲) ہاں، وہ دونوں عالم ہیں!

(۱۳) کیا یہ لوگ کسی کارخانہ کے مزدور ہیں یا کچھ اور؟

(۱۴) نہیں، یہ لوگ کاشتکار ہیں!

الدرس السابع عشر (۲)
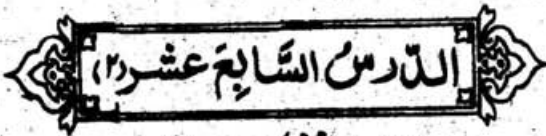
(استفہام ونفی ایک ساتھ)

پچھلے اسباق میں تمرین کے جملے لکھے گئے ہیں وہ سب "مثبت استفہام" پر مشتمل تھے۔ اب ہم کچھ جملے منفی استفہام کے لکھتے ہیں۔ ذیل کی مثالیں پڑھو۔

(۱) أَلَيْسَ مَحْمُودٌ خَطِيبًا؟ (کیا محمد مقرر نہیں ہے؟)

بَلَىٰ هُوَ خَطِيبٌ بَارِعٌ (کیوں نہیں، وہ ایک اچھا مقرر ہے)

نَعَمْ هُوَ لَيْسَ بِخَطِيبٍ (ہاں وہ مقرر نہیں ہے)

(۲) أَلَا تُسَافِرُ مَعِي (کیا تو میرے ساتھ سفر نہیں کرے گا؟)

بَلٰی لَاُسَافِرَنَّ مَعَکَ (کیوں نہیں میں آپ کے ساتھ ضرور سفر کروں گا)۔

یا نَعَمْ لَا اُسَافِرُ (ہاں، میں نہیں سفر کروں گا)۔

(۳) اَلَمْ تَکْتُبْ اِلٰی اَبِیْکَ ؟ (کیا تو نے اپنے والد کو خط نہیں لکھا)

بَلٰی قَدْ کَتَبْتُ اِلَیْہِ (کیوں نہیں، میں نے انھیں خط لکھا ہے)

یا نَعَمْ مَا کَتَبْتُ اِلَیْہِ مُنْذُ شَہْرٍ (ہاں، میں نے ایک ماہ سے انھیں خط نہیں لکھا ہے)

ان مثالوں سے تم نے مثبت اور منفی استفہام کا فرق سمجھ لیا ہوگا۔ پھر تم نے یہ بھی سمجھا ہوگا کہ منفی استفہام کا جواب اثبات کی صورت میں بَلٰی (ہاں کیوں نہیں) کے ساتھ اور نفی کی صورت میں نَعَمْ کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

التمرین (۱۰۳)

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اَلَا تَاکُلُ الْفَوَاکِہَ یَا مَحْمُوْدُ ؟

(۲) بَلٰی، اٰکُلُ الْفَوَاکِہَ بِرَغْبَۃٍ جِدًّا ۔

(۳) اَلَا تُحِبُّ الْاِقَامَۃَ عِنْدَنَا یَا خَالِدُ ؟

(۴) بَلٰی، یَا سَیِّدِیْ! وَاَنَا اَسْعَدُ بِالْاِقَامَۃِ عِنْدَکُمْ ۔

(۵) اَلَا تُضَیِّعَانِ وَقْتَکُمَا فِی اللَّعِبِ کَثِیْرًا ؟

(۶) نَعَمْ، لَا نُضَیِّعُ اَوْقَاتَنَا کَثِیْرًا فِی اللَّعِبِ ۔

(۷) اَلَا تَرْضَوْنَ بِحُکْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؟

(۸) بَلٰی، نَحْنُ رَاضُوْنَ بِحُکْمِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۔

(۹) وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيْمُ، رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى؟

(۱۰) قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ؟ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔

(۱۱) كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ، سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا، أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ؟

(۱۲) قَالُوْا: بَلٰى قَدْ جَاءَنَا نَذِيْرٌ، فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ۔

(۱۳) أَلَمْ تَكُنْ تَحْفَظُ دَرْسَكَ يَا سَعِيْدُ؟

(۱۴) نَعَمْ مَا كُنْتُ أَحْفَظُ الدَّرْسَ، فَرَسَبْتُ الْاِمْتِحَانَ۔

(۱۵) أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ۔

(۱۶) بَلٰى، وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) کیا تم ہر روز غسل نہیں کرتے؟

(۲) ہاں، کیوں نہیں، میں ہر روز غسل کرتا ہوں۔

(۳) کیا تم لوگ اپنے کپڑے خود سے نہیں دھوتے؟

(۵) کیا تم دونوں اپنے والدین کا کہنا نہیں مانتے؟

(۶) کیوں نہیں، ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں۔

(۷) کیا تم لوگ اپنے اساتذہ کا احترام نہیں کرتے؟

(۸) ہاں کیوں نہیں، ہم ان کا یقینی احترام کرتے ہیں۔

(۹) فاطمہ! کیا تو آج سبق نہیں پڑھے گی؟

(۱۰) جی ہاں! میں چاہتی ہوں کہ اپنی خالہ کے گھر جاؤں۔

(۱۱) کیا اللہ نیکوکاروں کو ان کا بدلہ نہیں دے گا۔

(۱۲) کیوں نہیں، اللہ ان کے اجر کو ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا۔

عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) کیا تم آج مدرسہ نہیں گئے (۲) ہاں، آج میں نے چھٹی لی ہے۔

(۳) کیا وہ بیمار رات بھر نہیں سویا ؟

(۴) ہاں، وہ تکلیف کی زیادتی سے رات بھر نہیں سویا۔

(۵) کیا میں نے تم لوگوں کو دوپہر میں نکلنے سے منع نہیں کیا ؟

(۶) کیوں نہیں، آپ نے واقعی منع فرمایا تھا لیکن اس مرتبہ معاف فرمادیں۔

(۷) کیا تمھارے والد سفر سے واپس نہیں آئے ؟

(۸) جی ہاں، اب تک نہیں آئے !

(۹) کیا آپ کو میرا خط نہیں ملا تھا ؟

(۱۰) ہاں، کیوں نہیں، آپ کا خط واقعی ملا تھا۔

(۱۱) کیا تم نے پچھلے سال شام وعراق کا سفر نہیں کیا تھا ؟

(۱۲) ہاں کیوں نہیں، میں نے پورے بلادِ عربیہ کی سیاحت کی تھی۔

(۱۳) کیا تم لوگ علی گڑھ کالج میں نہیں پڑھتے تھے۔

(۱۴) نہیں، بلکہ ہم لوگ دارالعلوم ندوہ میں پڑھتے تھے۔

عربی میں یہ ترجمہ کرو۔

(۱) یہ گھڑی کس کی ہے؟

(۲) کرسیاں کس چیز کی بنائی جاتی ہیں؟

(۳) تم دونوں کے بجے سے میرا انتظار کر رہے تھے؟

(۴) حضرت حمزہؓ کس غزوہ میں شہید کئے گئے؟

(۵) کیا تم لوگ درجہ اول میں پڑھتے ہو؟

(۶) نہیں، بلکہ ہم لوگ درجہ دوم میں پڑھتے ہیں؟

(۷) یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟

(۸) یہ سب ایک دینی جلسہ میں جا رہے ہیں تاکہ دین کی باتیں سنیں۔

(۹) کیا وہ مہمان آج شام تک ضرور چلے جائیں گے؟

(۱۰) ہاں، وہ لوگ ضرور جائیں گے تاکہ کل صبح گھر پہنچ سکیں۔

(۱۱) کیا تمھارے والد ابھی تک شفایاب نہیں ہوئے؟

(۱۲) نہیں، لیکن میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ جلد ہی شفا بخشے گا۔

(۱۳) کیا تمھارا امتحان ابھی ختم نہیں ہوا؟

(۱۴) ہاں، اب تک ہمارا امتحان ختم نہیں ہوا ہے۔

(۱۵) کیا اللہ نے اس بات کا حکم نہیں دیا ہے؟

(۱۶) کہ ہم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور ان کو برائیوں سے روکیں؟

(۱۷) کیوں نہیں، اللہ نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے۔

(۱۸) اور ہم اس کے حکم کی ضرور پیروی کریں گے، یہاں تک کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔
(۱۹) کیا تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ برائیاں پھیلیں؟
(۲۰) نہیں، ہم ہرگز اسے پسند نہیں کریں گے کہ لوگ برائیوں میں مبتلا ہوں۔

الدّرسُ الثامن عشر(۱)

(ادوات الشرط)

جملہ شرطیہ دو جملوں سے مل کر پورا ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں جیسے: مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهٖ (جو شخص برائی کرے گا اس کا بدلہ پائیگا)

ادوات شرط دو طرح کے ہیں ایک جازمہ دوسرے غیر جازمہ، ادوات جازمہ حسب ذیل ہیں:-

إِنْ، إِذْمَا، مَنْ، مَهْمَا، مَتٰى، أَيَّانَ، أَيْنَ، أَنّٰى، حَيْثُمَا، كَيْفَمَا، أَيٌّ۔ ان میں سے إِنْ اور إِذْمَا دونوں حرف ہیں اور باقی سب اسم ہیں۔

(۱) یہ ادوات فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور لَمْ اور لام امر کی طرح اسے جزم دیتے ہیں، اور اسی طرح نون اعرابی اور آخر سے حرف علت گرا دیتے ہیں۔

(۲) دوسرا جملہ (یعنی جزا) بھی اگر فعل مضارع ہو تو اسے بھی جزم دیتے ہیں۔ اوپر مثال میں غور کرو۔

(۳) لیکن دوسرا جملہ اگر فعل مضارع نہ ہو بلکہ اس کے بجائے جملہ اسمیہ ہو یا امر و نہی ہو یا فعل مضارع ہو مگر اس پر لَنْ، قَدْ یا سَ یا سَوْفَ یا مَا نافیہ داخل ہو یا عَسٰى و لَيْسَ کی قسم کے افعال جامدہ ہوں تو جزا پر فَ داخل کرنا ضروری ہے۔

إِنْ اور إِذْمَا دونوں ایک معنی میں مستعمل ہوتے ہیں

مَنْ (جو، جو شخص، جو کوئی) ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔

مَا (جو، جو چیز، جو کچھ) غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔

مَهْمَا (جو کچھ، جتنا کچھ، جو کچھ بھی ہو) غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔

مَتٰی (جب، جس وقت) ظرف زمان کے لئے آتا ہے۔

أَيَّانَ (جب بھی) ظرف زمان کے لئے آتا ہے۔

أَيْنَ (جہاں) ظرف مکان کے لئے آتا ہے۔

أَنّٰی (جہاں، جہاں کہیں) ظرف مکان کے لئے آتا ہے۔

حَيْثُمَا اور اسی طرح أَيْنَمَا (جہاں کہیں) ظرف مکان کے لئے آتا ہے۔

كَيْفَمَا (جس طرح، جیسا کچھ) کیفیت و حالت کے لئے آتا ہے۔

أَيٌّ و أَيَّةٌ (جو، جہاں، جب، جس طرح) تمام معانی مذکورہ کے لئے آتا ہے
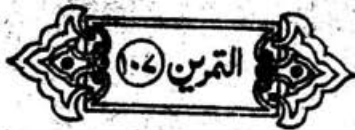
اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) مَنْ يَتْعَبْ فِيْ صِغَرِهٖ يَتَمَتَّعْ فِيْ كِبَرِهٖ۔

(۲) مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(۳) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

(۴) مَهْمَا تُنْفِقْ فِي الْخَيْرِ يُخْلِفْهُ اللّٰهُ۔

(۵) إِنْ تُسَافِرْ تَسْتَفِدْ مِنَ التَّجَارِبِ۔

(۶) إِذْمَا تَفْعَلْ شَرًّا تَنْدَمْ عَلَيْهِ۔

(۷) أَيَّ نَفْعٍ تَنْفَعِ النَّاسَ يَحْمَدُوْكَ۔

(۸) مَتیٰ یُسَافِرْ اَبِیْ اِلیٰ لَکْنُوْ اُسَافِرْ مَعَهٗ

(۹) أَیَّانَ تَدْعُنِیْ فِیْ مُلِمَّةٍ اُجِبْكَ

(۱۰) اَیْنَ یَذْهَبْ مَحْمُوْدٌ یَصْحَبْهُ اَخُوْهُ

(۱۱) اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ۔

(۱۲) أَنّٰی یَرْحَلْ ذُوالْعِلْمِ یُکْرَمْ

(۱۳) حَیْثُمَا یَنْزِلْ أَبُوْكَ یَلْقَ الْحَفَاوَةَ وَالْاِکْرَامَ

(۱۴) کَیْفَمَا تُعَامِلْ اِخْوَانَكَ یُعَامِلُوْكَ۔

(۱۵) اِنْ تَغْتَنِمْ نَوَافِذَ الْحُجْرَةِ یَتَجَدَّدْ هَوَاءُهَا۔

(۱۶) وَمَهْمَا تَکُنْ عِنْدَ امْرِءٍ مِنْ خَلِیْقَةٍ ٭ وَاِنْ خَالَهَا تَخْفٰی عَلَی النَّاسِ تُعْ[لَمِ]

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اگر پڑھنے میں محنت کروگے تو کامیاب ہوگے۔

(۲) اگر بروں کے ساتھ رہوگے تو تمہارے اخلاق بگڑ جائیں گے۔

(۳) جو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۴) جو بڑوں کی نصیحت پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے

(۵) جو نیکی یا برائی کروگے اس کا بدلہ پاؤگے۔

(۶) جو کچھ نیکی کروگے اس کا فائدہ تمہاری طرف لوٹے گا۔

(۷) چاہے وہ کتنا ہی تیز دوڑے مجھے نہیں پاسکتا۔

(۸) جب گرمی آئے گی اُمرا شملہ کا سفر کریں گے۔

(۹) جب کبھی آپ دلی جائیں، میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔

(۱۰) جہاں آپ قیام کریں گے وہاں میں قیام کروں گا۔

(۱۱) جہاں کہیں رہو اللہ تمھیں رزق دے گا۔

(۱۲) جس جگہ جاؤ قدرت کی کاریگری نظر آئے گی۔

(۱۳) جیسے کچھ تمہارے اخلاق ہوں گے لوگ اس کو جان جائیں گے۔

(۱۴) جو بیج زمین میں ڈالو گے وہی اُگے گا۔

(۱۵) جب سورج نکلتا ہے تو تاریکی چھٹ جاتی ہے۔

(۱۶) جو اپنی عزت آپ نہیں کرتا اس کی دوسرے لوگ بھی عزت نہیں کرتے۔
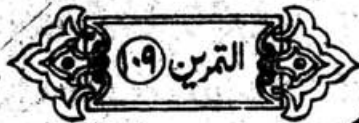
اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ المومن حيث وجدها فهو أحق بها ـ

(۲) مَنْ سَعٰى فِي الْخَيْرِ فَسَعْيُهُ مَشْكُورٌ۔

(۳) إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ

(۴) مَهْمَا ارْتَكَبْتَ مِنَ الذُّنُوْبِ فَلَا تَيْئَسْ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

(۵) مَا تَصْنَعْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يَضِيْعَ جَزَاؤُهُ۔

(۶) إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ۔

(۷) إِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ۔

(۸) مَهْمَا تُخْفِ مِنْ طِبَاعِكَ فَسَيَعْلَمُهُ النَّاسُ۔

(۹) إِنْ تَتَقَرَّبْ إِلَى اللّٰهِ فَمَا يُقَصِّرُ فِيْ مُكَافَاتِكَ

(۱۰) مَنْ اَفْتٰى بِغَيْرِ الصِّدْقِ فَلَيْسَ بِأَمِيْنٍ۔

(۱۱) إِنْ تَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ فَعَسٰى أَنْ يَرْحَمَكُمْ۔

(۱۲) مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

عربی میں ترجمہ کریں:۔

(۱) جس کسی نے یہ مضمون لکھا ہے وہ انعام کا مستحق ہے۔

(۲) جو شخص اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے وہ خسارہ پانے والا ہے۔

(۳) جو کچھ تمہیں استاد نصیحت کرے اس پر عمل کرو۔

(۴) علم جہاں کہیں ملے اسے اپنی گم شدہ دولت سمجھو۔

(۵) جب کبھی کوئی وعدہ کرو تو اُسے پورا کرو۔

(۶) جب آپ سفر کریں تو مجھے اپنے ساتھ لے لیں۔

(۷) جو اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اتباع نہ کرو۔

(۸) اگر تم میری نصیحت پر عمل کرو گے تو عنقریب فائدہ اٹھاؤ گے۔

(۹) اگر تو نے وعدہ خلافی کی تو اس سے پہلے بھی کر چکے ہو۔

(۱۰) اگر تو نے اپنے والدین کی نافرمانی کی تو وہ دونوں ہرگز تجھ سے راضی نہ ہوں گے

(۱۱) اگر تو نے میری بات نہ مانی تو عنقریب پچھتاؤ گے۔

(۱۲) جو اعتدال کے ساتھ خرچ کرے وہ بخیل نہیں ہے۔

(۱۳) جس کو اللہ ہدایت نہ بخشے اس کو کوئی دوسرا ہدایت نہیں کر سکتا۔

(۱۴) ہم میں سے جو لوگ خوشحال ہوں وہ تنگ دستوں پر خرچ کریں۔

(ادوات شرط غیر جازمہ)

ادوات شرط غیر جازمہ حسب ذیل ہیں:۔

لَوْ، لَوْلَا، لَوْمَا، لَمَّا، كُلَّمَا، إِذَا، أَمَّا۔

(۱) لَوْ (اگر) یہ ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے کہ شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے جزا بھی نہ پائی گئی جیسے:۔ لو اجتهدت لفزت (اگر تم محنت کرتے تو کامیاب ہوتے)

(۲) لَوْلَا اور لَوْمَا (اگر نہ ہو، اگر نہ ہوتا) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جزا (جواب) نہ پایا گیا، جیسے لولا الهواء ماعاش انسانٌ (اگر ہوا نہ ہوتی تو کوئی انسان زندہ نہ رہ سکتا تھا۔

(۳) لَمَّا (جب، جبکہ) ظرف ہے حِيْنَ کے معنی میں یہ فعل ماضی پر آتا ہے جیسے لَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ (جب میں نے اسے سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیا)۔

(۴) كُلَّمَا (جب جب، جب کبھی) یہ بھی ظرف ہے اور یہ بھی فعل ماضی پر آتا ہے جیسے كلما مرضت خافت عَلَيَّ أُمِّيْ (جب جب میں بیمار پڑا میری ماں میرے لئے اندیشہ میں پڑگئیں)

(۵) إِذَا (جب) یہ بھی ظرف ہے مگر مستقبل کے لئے آتا ہے جیسے إذا تعلمت فاعمل بعلمك (جب تعلیم پاؤ تو اپنے علم پر عمل کرو) إذا الاستاذ نصحك فاعمل بنصحه (جب استاد تمہیں کوئی نصیحت کرے تو اس پر عمل کرو)

أَمَّا دگر، مگر رہی یہ بات) تفصیل بیان کرنے کے لئے آتا ہے جیسے للبستان بابان، أمّا أحدهما ففي جانب الشرق وأما الآخر ففي جانب الشمال۔

نوٹ :- أمّا کے جواب پر ف داخل کرنا ضروری ہے۔ البتہ لَمَّا کے جواب پر ف لانا صحیح نہیں۔ طلبہ اس میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔

لَمَّا جو "اب تک" کے معنی میں نفی کے لئے آتا ہے وہ حرف جازم ہے۔ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اس کو جزم دیتا ہے، مگر یہ فعل ماضی پر آتا ہے اور جازم نہیں ہے، دونوں کا فرق سمجھ لو۔

التمرين (۱۱۱)

اُردو میں ترجمہ کرو :-

(۱) لَوْ عَمِلْتَ فِي فَرَاغِكَ مَا نَدِمتَ۔

(۲) لَوْ كَانَ عِندِي مَالٌ لَعَذَّيْتُكَ۔

(۳) لَوْلَا الْعَقْلُ لَكَانَ الْإِنسَانُ كَالْبَهَائِمِ۔

(۴) لَوْلَا الطَّبِيبُ لَسَاءَتْ حَالُ الْمَرِيضِ۔

(۵) لَوْمَا التَّعَبُ مَا كَانَتِ الرَّاحَةُ۔

(۶) لَوْمَا ثَوَابُ الْعَامِلِينَ لَفَتَرَتِ الْهِمَمُ۔

(۷) لَمَّا تُوُفِّيَ أَبِي كُنْتُ ابْنَ خَمْسِ سَنَوَاتٍ۔

(۸) لَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي۔

(۹) إِذَا أَسَرَّ إِلَيْكَ أَحَدٌ فَلَا تُفْشِ سِرَّهُ۔

(۱۰) كُلَّمَا ذَهَبَ جِيلٌ جَاءَ جِيلٌ آخَرُ۔

(۱۱) لِي صَدِيقَانِ عَالِمَانِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَهُوَ مَحْمُودٌ۔

(۱۲) وَأَمَّا الْآخَرُ فَهُوَ خَالِدُ الْخَطِيبُ۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اگر تم محنت کے ساتھ پڑھتے تو امتحان میں کامیاب ہوتے۔

(۲) اگر تو پاس ہوتا تو میں تجھے ایک قیمتی انعام دیتا۔

(۳) اگر ہم لوگ دیر نہ کرتے تو گاڑی مل جاتی۔

(۴) اگر وہ ذرا پروا کرتا تو نتیجہ اس کے برعکس ہوتا۔

(۵) اگر دیوار گر پڑتی تو سب لوگ مر جاتے۔

(۶) اگر تاریکی نہ ہوتی تو روشنی کی قدر نہیں کی جاسکتی تھی۔

(۷) اگر تجربات نہ ہوتے تو انسان فائدہ نہیں اٹھاتا۔

(۸) اگر اسلام نہ ہوتا تو لوگ عدل ومساوات کے نام سے واقف نہ ہوتے۔

(۹) جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) چالیس سال کے ہوئے تو آپ کو نبوت ملی۔

(۱۰) جب کبھی میں آپ سے ملا، آپ نے میری عزت فرمائی۔

(۱۱) جب جب تو نے عذر چاہا میں نے تمہارا عذر قبول کیا۔

(۱۲) جب بیمار ہو تو کسی ڈاکٹر سے مشورہ لو

(۱۳) تم دونوں بیمار کے پاس بیٹھو، رہا میں، تو میں..............

(۱۴) بازار جاتا ہوں تاکہ اس کے لئے دوائیں اور انار خریدوں۔
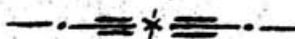
اَلدَّرسُ التَّاسِعَ عَشَر

(اسمِ موصول)

اسمِ اشارہ کی طرح اسمِ موصول کے بھی چھ صیغے آتے ہیں۔

اَلَّذِی	اَلَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ
اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّاتِیْ

ان کے علاوہ مَنْ اور مَا اور اَیٌّ بھی اسمِ موصول ہیں۔

مَنْ عاقل کے لئے اور مَا غیر عاقل کے لئے مطلقاً، یعنی واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مؤنث سب کے لئے اور اسی طرح اَیٌّ بھی۔

ان کلمات کا ترجمہ جو، جس، جو شخص، جس چیز وغیرہ سے کیا جاتا ہے جس سے مقصود یہ واضح نہیں ہوتا کہ کون یا کیا چیز مراد ہے، اس لئے اس کے بعد ایک دوسرا جملہ لایا جاتا ہے۔ جو مقصود بہ کو واضح کرتا ہے۔ اس دوسرے جملہ کا نام صلہ ہے۔

صلہ میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسمِ موصول کی طرف لوٹتی ہے، اس ضمیر کو عائد (لوٹنے والی) کہتے ہیں۔ عائد اپنے اسمِ موصول کی مناسبت سے واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث کی مختلف شکلوں میں بدلتا رہتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو:۔

اُحِبُّ الَّذِیْ یَصْدُقُ	اُحِبُّ الَّذَیْنِ یَصْدُقَانِ
اُحِبُّ الَّذِیْنَ یَصْدُقُوْنَ۔	اُحِبُّ الَّتِیْ تَصْدُقُ
اُحِبُّ اللَّتَیْنِ تَصْدُقَانِ	اُحِبُّ اللَّاتِیْ یَصْدُقْنَ

تُوُفِّیَتِ الَّتِیْ کَانَتْ مَرِیْضَةً

نجحَ الَّذِينَ كانوا يَجْتَهِدُونَ

نوٹ :- (۱) مَنْ ، مَا اور اَیٌّ کا استعمال بطور مبتدا یا فاعل یا مفعول تینوں طرح سے ہوتا ہے اور اسی طرح اَلَّذِی وغیرہ کا بھی ، البتہ اَلَّذِیْ اَلَّذَانِ وغیرہ بطور صفت کے زیادہ مستعمل ہیں۔

(۲) اسمائے موصولہ جیسا کہ تم نے درس ۲۸ میں پڑھا ہے معرفہ ہوتے ہیں اس لئے اسم موصول اسی لفظ کی صفت واقع ہوگا جو کہ معرفہ ہو تاکہ موصوف صفت میں مطابقت ہو سکے ، اس کی پوری مشق کتاب کے دوسرے حصے میں آئے گی ، مگر یہاں اتنی بات یاد رکھنی چاہیئے طلباء میں اکثر غلطی کے شکار ہوتے ہیں کہ نکرہ کی صفت اسم موصول سے لے آتے ہیں۔ مثلاً جاء رجل الذی کان منتظراً یہ غلط ہے الرجل ہونا چاہیئے۔

التمرين ۱۱۳
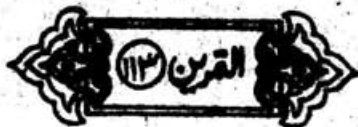
اردو میں ترجمہ کرو :-

(۱) هُوَ الَّذِی خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ۔

(۲) هُوَ الَّذِی أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ۔

(۳) الضَّيْفَانِ اللَّذَانِ كَانَا عِنْدَنَا سَافَرَا۔

(۴) الأَسَاتِذَةُ الَّذِينَ عَلَّمُونِي أُجِلُّهُمْ كَأُحِبُّهُمْ۔

(۵) هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔

(۶) الأُمَّهَاتُ اللَّاتِي يُرَبِّينَ أَوْلَادَهُنَّ عَلَى الْفَضِيلَةِ هُنَّ خَيْرُ الأُمَّهَاتِ۔

(۷) الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ

(۸) مَنْ حَفَرَ حَفِيْرًا لِأَخِيْهِ كَانَ حَتْفُهُ فِيْهِ۔

(۹) لَا تَعِدْ بِمَا لَا تَقْدِرُ عَلٰى إِيْفَائِهِ۔

(۱۰) لَا تُحَاوِلْ تَادِيْبَ مَنْ لَا يَتَأَدَّبُ۔

(۱۱) لَا تُحَاوِلْ تَقْوِيْمَ مَا لَا يَسْتَقِيْمُ۔

(۱۲) سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْآ اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) لڑکا جو سڑک پر دوڑ رہا ہے میرا بھائی ہے۔

(۲) وہ مریضہ جو کل یہاں آئی تھی آج مر گئی۔

(۳) کیا اس لڑکے کو آپ جانتے ہیں جس نے آپ کو سلام کیا تھا۔

(۴) کیا یہ وہی طالب علم ہے جس نے انعام پایا تھا۔

(۵) یہ وہی عمارت ہے جس میں دو سال پہلے میں رہتا تھا۔

(۶) وہ کتاب جو کل آپ نے مجھے دی تھی کھو گئی۔

(۷) جو بڑوں کی نصیحت نہیں سنتا اپنا ہی کچھ بگاڑتا ہے۔

(۸) اس لڑکے کو بلاؤ جس کی یہ کاپی ہے۔

(۹) ان دو لڑکوں سے ملو جو آج آئے ہیں۔

(۱۰) جو لوگ خدا کا حکم مانتے ہیں اللہ ان سے راضی ہوتا ہے۔

(۱۱) پولیس والوں نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔

(۱۲) یہ وہی گھڑی ہے جو میرے والد نے انعام میں دی تھی۔

(۱۳) کیا یہ دونوں وہی لوگ ہیں جو دہلی میں ہم سے ملے تھے۔
(۱۴) وہ سعد بن ابی وقاص تھے جنھوں نے دریائے دجلہ میں گھوڑے ڈال دیئے۔

(نواسخ جملہ)

نواسخ جملہ کی بحث تم نے نحو کی کتابوں میں پڑھی ہوگی، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا وخبر کا اعراب بدل دیتے ہیں، اسی لئے ان کو نواسخ جملہ (جملہ کو منسوخ کرنے والے) کہتے ہیں، یہ حروف جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں تو مبتدا کا نام اسم ہو جاتا ہے۔ نواسخ جملہ چار طرح کے ہیں:۔ حروف مشبہ بالفعل، افعال ناقصہ، ما ولا مشبہتان بلیس اور لائے نفی جنس۔ یہاں حروف مشبہ بالفعل لکھے جاتے ہیں، باقی کا بیان اگلے اسباق میں آئے گا۔

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

إِنَّ ، أَنَّ ، كَأَنَّ ، لَيْتَ ، لٰكِنَّ ، لَعَلَّ

یہ حروف جملہ اسمیہ (مبتدا وخبر) پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم (مبتدا) کو نصب دیتے ہیں۔ خبر اپنے حال پر مرفوع ہی باقی رہتی ہے۔ ان کو مشبہ بالفعل اس لئے کہتے ہیں کہ فعل کی طرح یہ بھی ایک اسم (مبتدا) کو نصب اور دوسرے اسم (خبر) کو رفع دیتے ہیں۔

(۱) إِنَّ اور أَنَّ جملہ میں تاکید وتحقیق کے معنی پیدا کرتے ہیں جیسے:۔ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ
(۲) كَأَنَّ تشبیہ کے معنی دیتا ہے جیسے كَأَنَّ مَحْمُودًا اَسَدٌ (گویا کہ محمود شیر ہے)
(۳) لَيْتَ و لَعَلَّ تمنا وآرزو کے لئے آتے ہیں مگر معنوں میں فرق یہ ہے کہ لَيْتَ

سے امر محال کی بھی تمنا کی جاتی ہے اور لَعَلَّ سے امر ممکن کی ہی۔

(۴) لٰكِنَّ استدراک کے لئے آتا ہے یعنی جملہ سابقہ سے جو شبہ اور وہم پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔

اِنَّ اور اَنَّ میں فرق یہ ہے کہ اَنَّ اپنے معمول کے مصدر کے معنی میں مُؤَوّل ہوتا ہے اور اس طرح دوسرے جملہ کا جزو بن جاتا ہے جیسے:۔ عَلِمْتُ اَنَّكَ ذَاهِبٌ، یعنی علمت ذهابكَ۔

اِنَّ مصدر کے معنی میں مُؤَوّل نہیں ہوتا اور نہ کسی دوسرے جملہ کا جزو بنتا ہے بلکہ یہ مستقل جملہ پایا جاتا ہے جیسے: اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔

ذیل کی صورتوں میں اِنَّ کو بالکسر ہی لکھنا اور پڑھنا چاہیئے:۔

(۱) جبکہ شروع کلام میں ہو جیسے اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ۔

(۲) جبکہ قول اور قول کے مشتقات کے بعد ہو جیسے قُلْ اِنَّ الْحَقَّ وَاضِحٌ

(۳) جبکہ صلہ کے شروع میں ہو جیسے زُرْتُ الَّذِى اِنِّى اُجِلُّهُ جَاءَ الَّذِيْنَ اِنَّ مَجِيْئَهُمْ بُشْرٰى۔

اَنَّ جیسا کہ بتایا گیا وسط کلام میں آتا ہے، قول اور صلہ کی باقی صورتوں میں اَنَّ ہی پڑھا جاتا ہے۔ خصوصاً حروف جارہ کے بعد جیسے اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى۔

نوٹ:۔ جملہ اسمیہ میں جس طرح خبر کو مفرد یا جملہ یا شبہ جملہ سبھی لا سکتے ہیں اسی طرح نواسخ کی خبر بھی مفرد، جملہ اور شبہ جملہ سب آسکتے ہیں۔ جیسے اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ الْعِبَادَ۔
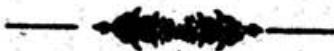
اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) إِنَّ الرِّيحَ شَدِيدَةٌ۔

(۲) إِنَّ الْبَخِيلَ عَدُوٌّ لِنَفْسِهِ

(۳) إِنَّ الْهَوَاءَ الطَّلْقَ مُفِيدٌ۔

(۴) سَرَّنِي أَنَّ النَّتِيجَةَ حَسَنَةٌ

(۴) كَأَنَّ الشَّمْسَ قُرْصٌ مِنَ الذَّهَبِ

(۵) الرجلُ بخيلٌ ولكنّ ابنَهُ جوادٌ

(۶) إِنَّ الْمُجِدِّينَ فَائِزُونَ۔

(۷) لَيْتَ النَّاسَ منصفون۔

(۹) ليت الحياةَ خاليةٌ من الكدر

(۱۰) لَعَلَّ القطارَ متأخرٌ۔

(۱۱) لَعَلَّ الْعُمَّالَ مُتْعَبُونَ

(۱۲) إِنَّ الفتياتِ مُهَذَّبَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) واقعی محمود ایک محنتی طالب علم ہے۔

(۲) واقعی یہ محل بڑا شاندار ہے

(۳) یہ شہر واقعی خوبصورت ہے مگر اس کی سڑکیں تنگ ہیں۔

(۴) مجھے خوشی ہوئی کہ خالد پاس ہے۔

(۵) کاش تمام طلبہ کامیاب ہوتے۔

(۶) گویا یہ محل ایک بلند پہاڑ ہے۔

(۷) اساتذہ گویا مہربان باپ ہیں۔

(۸) محمود گرفتار ہے مگر وہ بے گناہ ہے۔

(۹) دوست بہت ہیں پر وفادار تھوڑے ہیں۔
(۱۰) یہ لوگ اپنی نیتوں میں مخلص ہیں مگر خطاکار ہیں۔
(۱۱) کاش تم لوگ محنتی طالب علم ہوتے۔
(۱۲) شاید یہ لوگ سیاح ہیں۔
(۱۳) اس تالاب کا پانی گویا صاف آئینہ ہے۔
(۱۴) ستارے گویا روشن چراغ ہیں۔

اُردو ترجمہ کرو:۔

(۱) إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ۔
(۲) إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ۔
(۳) إِنَّ السَّفِينَةَ لَا تَجْرِي عَلَى الْيُبْسِ۔
(۴) لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا۔
(۵) لَيْتَكُمْ تَجْتَهِدُونَ قَبْلَ الْامْتِحَانِ۔
(۶) كَأَنَّ أُذُنَيِ الْفِيلِ مِرْوَحَتَانِ۔ (۷) إِنَّ الْجَاهِلَ يُسِيءُ إِلَى نَفْسِهِ۔
(۸) إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔
(۹) إِنَّ الْأُمَّهَاتِ يُهَذِّبْنَ الْبَنَاتِ۔
(۱۰) وَجَدْتُ أَنَّ انْغِمَاسَ الْمَرْءِ فِي التَّرَفِ يَضُرُّهُ۔
(۱۱) أَرَى أَنَّ بَائِعِي الصُّحُفِ قَدْ كَثُرُوا۔
(۱۲) إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ كَثِيرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يُوَاسُونَ الْفُقَرَاءَ

عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) ورزش جسم کو واقعی طاقتور بناتی ہے۔

(۲) واقعی محمود بڑی اچھی تقریر کرتا ہے۔

(۳) کاش تم میری نصیحت پر عمل کرتے۔

(۴) تم دونوں ذہین تو ہو لیکن پڑھنے میں محنت نہیں کرتے۔

(۵) میں جانتا تھا کہ یہ طلبہ امتحان میں ناکام ہوں گے۔

(۶) شاید یہ لوگ اب پڑھنے میں محنت کریں۔

(۷) لوگ دنیا کی زندگی میں منہمک ہیں گویا وہ کبھی نہیں مریں گے۔

(۸) بخیل سمجھتا ہے کہ مال ہمیشہ رہنے والا ہے۔

(۹) کاش ہم اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔

(۱۰) اسلام ہی دین برحق ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۱۱) کاش مسلمان اسلام کے احکام پر عمل کرتے۔

(۱۲) مجھے خوشی ہوئی کہ تم لوگ امتحان میں کامیاب ہوئے۔

(۱۳) اس مسجد کے دونوں منارے واقعی بہت بلند ہیں۔

(۱۴) گویا یہ دونوں آسمان سے سرگوشی کر رہے ہیں۔
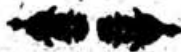
الدرس الحادی والعشرون

(افعال ناقصہ)

نواسخ جملہ کی دوسری قسم افعال ناقصہ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں :-

کان ، صار ، اصبح ، اُمسٰی ، اُضحٰی ، ظلّ ، بات ، مَابَرِحَ -
مَادامَ ، مَازالَ ، ماانفكَّ ، ما فتِئَ ، لَيْسَ -

یہ افعال جملہ اسمیہ (مبتدا اور خبر) پر داخل ہوتے ہیں - مبتدا جس کا نام اسم ہوجاتا ہے (اِنّ کے برعکس مرفوع باقی رہتا ہے اور خبر منصوب ہوجاتی ہے جیسے کان الولد جالسًا (لڑکا بیٹھا تھا)

لَيْسَ کے سوا باقی تمام افعال کے فعل مضارع اور فعل امر دونوں آتے ہیں اور وہی عمل کرتے ہیں جو ماضی کرتا ہے ، یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں -

لَيْسَ کا فعل مضارع اور امر نہیں آتا ، البتہ ماضی کے صیغے سبھی آتے ہیں -

(۱) کانَ سے یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ مبتدا کو جس خبر سے متصف کیا جارہا ہے اس کا تعلق زمانۂ ماضی سے ہے جیسے کانَ الحرُّ شدیدًا (گرمی بہت سخت تھی)

(۲) صَارَ تبدیلیٔ حالت کو بتاتا ہے جیسے صَارالرَّجُلُ غَنِیًّا (وہ آدمی مال دار ہوگیا)

(۳) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے جیسے لَيْسَ الرَّجُلُ غَنِیًّا (وہ آدمی مال دار نہیں ہے) -

لَيْسَ کی خبر پر کبھی ب حرف جار بھی داخل کردیتے ہیں جیسے لیس الرجل بِغَنِیٍّ (اس وقت خبر مجرور ہوجاتی ہے) -

(۴) اصبح، امسیٰ، ظلّ، بات اور اضحیٰ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان

کا اسم (مبتدا) جن خبروں سے متصف کیا جا رہا ہے، اس کا تعلق ان ہی اوقات سے

ہے جو اصبح، امسیٰ وغیرہ سے سمجھا جاتا ہے۔

اصبح سے صبح کا وقت اور امسیٰ سے شام کا وقت اور ظلّ سے دن اور

باتَ سے رات مراد ہوتی ہے جیسے اصبح حامدٌ مسروراً (حامد نے مسرت

کی حالت میں صبح کی) اور بات المریض متألماً (بیمار نے تکلیف میں رات گزاری)

اگرچہ یہ افعال انھیں معنوں کے لئے وضع کئے گئے ہیں مگر کبھی ان کا استعمال

صارَ کے معنی میں بھی ہوتا ہے جیسے اصبح محمودٌ غنیّاً (محمود مالدار ہوگیا) وغیرہ۔

(۵) مَا بَرِحَ، مَادَامَ، مازال، ما انفكّ، ما فَتِیَٔ۔ پانچوں تسلسل

اور دوامی ثبوت بتانے کے لئے آتے ہیں جیسے مازال محمودٌ مجتہداً (محمود

ہمیشہ محنتی رہا) یا مَازَالَ محمودٌ یجتہدُ (محمود برابر محنت کرتا رہا)

نوٹ :۔ حروف مشبہ بالفعل کی طرح افعال ناقصہ کی خبر بھی مفرد جملہ

اور شبہ جملہ سب آتے ہیں۔ جیسے کَانَ محمودٌ یکتبُ الیٰ ابیہ (محمود

اپنے والد کو خط لکھ رہا تھا)

کان یکتبُ محمودٌ اور کان محمودٌ یکتبُ کے درمیان

وہی فرق ہے جو یکتبُ محمودٌ اور محمودٌ یکتبُ کے درمیان ہے یعنی

جملہ اسمیہ اور فعلیہ کا فرق۔ رہی یہ بات کہ کہاں اسمیہ لانا چاہیے اور کہاں فعلیہ

تو اس کی بحث آگے آئے گی۔

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) كَانَ مَحْمُوْدٌ تِلْمِيْذًا نَجِيْبًا وَلٰكِنَّهُ ضَلَّ بِصُحْبَةِ الْأَشْرَارِ۔

(۲) كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفًا وَلٰكِن صَارَ مُتَّسِخًا بِالْأَقْذَارِ۔

(۳) صَارَ الْعَدُوُّ صَدِيْقًا حِيْنَمَا تَبَيَّنَ لَهُ الْأَمْرُ

(۴) يَبْدُو الْهِلَالُ ضَئِيْلًا ثُمَّ يَصِيْرُ بَدْرًا كَامِلًا۔

(۵) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا، إِنَّهُ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ۔

(۶) الْأَسَاتِذَةُ لَيْسُوْا قُسَاةً عَلَى الطَّلَبَةِ۔

(۷) أَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوْسَىٰ فَارِغًا

(۸) أَضْحَى الْغَمَامُ كَثِيْفًا وَكَادَتِ السَّمَاءُ أَنْ تُمْطِرَ

(۹) أَمْسَى الطَّلَبَةُ مُشْتَغِلِيْنَ بِدُرُوْسِهِمْ

(۱۰) ظَلَلْتُمْ طَوَّافِيْنَ بِالْأَسْوَاقِ فَمَا عَمِلْتُمْ

(۱۱) بِتْنَا مُسْتَرِيْحِيْنَ وَلَمْ نَشْعُرْ بِأَذًى

(۱۲) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُتَأَلِّمًا وَلَمْ يَنَمْ طُوْلَ اللَّيْلِ۔
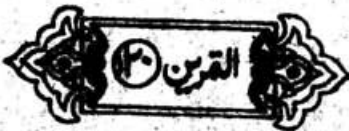
عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) سبق زیادہ مشکل نہ تھا مگر میں نے نہیں سمجھا۔

(۲) سوالات بہت آسان تھے مگر میں بھول گیا۔

(۳) محمود بڑا ذہین تھا مگر بیماری کی وجہ سے پاس نہ ہوا۔

(۴) تم لوگ آج دن بھر اپنے اسباق میں مشغول رہے۔

(۵) ہم لوگوں نے بڑی پریشانی میں رات گزاری۔

(۶) لوگوں نے خوف وہراس کے ساتھ صبح بسر کی۔

(۷) نیکوکار نوجوان رات بھر اللہ کی یاد میں جاگتے رہے۔

(۸) کل دوپہر تک بادل (آسمان) برساکیا۔

(۹) درجہ دوم کے طلبہ دوسرے گھنٹہ میں غیر حاضر تھے۔

(۱۰) محمود کے والد بوڑھے ہو گئے، مگر میلوں پیدل چل لیتے ہیں۔

(۱۱) روئی بہت مہنگی ہو گئی اس لیے کپڑے کا نرخ چڑھ جائے گا۔

(۱۲) کل گرمی بہت سخت تھی کیونکہ ہوا بالکل بند تھی۔

(۱۳) اس کنویں کا پانی میٹھا نہیں ہے مگر ٹھنڈا بہت ہے۔

(۱۴) آج میں روزہ سے نہیں ہوں کیونکہ دو دن سے بیمار تھا۔
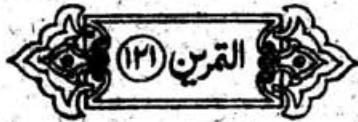
اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) مَا زَالَ الْحَرُّ شَدِيدًا مُنْذُ شَهْرٍ۔

(۲) مَا زَالَ الْمُهَذَّبُ مُحَبَّبًا إِلَى النَّاسِ۔

(۳) مَا بَرِحَ الْمَرِيضُ قَائِمًا مُنْذُ عَامٍ۔

(۴) مَا انْفَكَّ الْقَاضِي عَادِلًا فِي حُكْمِهِ۔

(۵) مَا فَتِئَ التَّاجِرُ رَابِحًا بِصِدْقِهِ۔

(۶) مُحْتَرَمٌ مَادَامَ خُلُقُكَ كَرِيمًا

(۷) مَازَالَتِ الصَّدَقَةُ نَافِعَةً

(۸) صفر القطار وما برح محمُودٌ نائِمًا۔

(۹) لا تقرأ مادام النور ضئيلاً۔

(۱۰) لَا تتعرض للبَرْدِ مَا دُمْتَ مَرِيضًا۔

(۱۱) لا تزال الامهات بَرِيقُلَاتٍ۔

(۱۲) انتهى الامتحان وَمَازَالَتِ النَّتِيجَةُ مجهولةً۔

التمرین (۱۴۲)

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) محنتی طالب علم ہمیشہ پیارا رہا۔

(۲) عقلمند طلبہ برابر کوشش میں لگے رہے۔

(۳) تم دونوں آج دن بھر کھیلتے رہے۔

(۴) تین دن سے آسمان برابر ابر آلود رہا۔

(۵) پورے دو گھنٹے بادل برستا رہا۔

(۶) حق و باطل میں برابر کشمکش رہی۔

(۷) انگریز ہمیشہ اسلام کے دشمن رہے۔

(۸) حق کے پیروکار ہمیشہ تھوڑے رہے۔

(۹) اسلام باقی رہے گا جب تک زمین و آسمان باقی ہیں۔

(۱۰) جب تک زندہ رہو خدا کے عبادت گزار رہو۔

(۱۱) مسلمان غالب رہے جب تک کہ وہ اسلام پر عمل کرتے رہے۔

(۱۲) جب تک بارش ہوتی رہے گھر سے نہ نکلو۔

(۱۳) جب تک گاڑی چلتی رہے کھڑکیوں سے نہ جھانکو۔

(۱۴) طلبہ امتحان ہال میں بیٹھے رہے یہاں تک کہ گھنٹی بجی۔

اردو میں ترجمہ کرو:۔

كَانَ النَّاسُ يَئِدُوْنَ بَنَاتِهِمْ أَيَّامَ الْجَاهِلِيَّةِ

كَانَ رِجَالُ الدِّيْنِ لَا يُهِمُّهُمْ إِلَّا الدِّيْنُ وَنُصْرَتُهُ۔

أَمَّا الْيَوْمَ فَأَصْبَحَ كَثِيْرٌ مِنْهُمْ مُنْغَمِسُوْنَ فِيْ حَيَاةِ الدُّنْيَا۔

أَصْبَحَ الْفَلَّاحُوْنَ يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى شِبْرِ أَرْضٍ۔

الَّذِيْنَ رَسَبُوْا فِي الْاِمْتِحَانِ صَارُوْا يَجْتَهِدُوْنَ۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ يَمُوْتُوْنَ وَيُوْلَدُوْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَبْعَثُ مَنْ يُجَدِّدُ لَهٗ دِيْنَهٗ

كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ إِخْوَانًا۔

مَا زِلْتُمْ فِيْ نَعِيْمٍ مَا دُمْتُمْ تَتَّبِعُوْنَ أَمْرَ اللّٰهِ۔

كُلَّمَا أَعْرَضْتُمْ أَذَاقَكُمُ اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ۔

مَا بَرِحَ النَّاسُ يَثِقُوْنَ بِالتَّاجِرِ الْأَمِيْنِ۔

مَا دَامَتِ الْمَنَاظِرُ الْبَهِيْجَةُ تُشْرِحُ النُّفُوْسَ۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) یہ طلبہ محنت سے جی چراتے تھے یہاں تک کہ امتحان میں فیل ہو گئے۔

(۲) ہم لوگ اپنا وقت ضائع کرتے رہے یہاں تک کہ امتحان قریب آگیا۔

(۳) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دین حق کی طرف بلایا تو لوگ آپ کے دشمن ہو گئے۔

(۴) مگر زیادہ دن نہ گزرے کہ سارا عرب مسلمان ہو گیا۔

(۵) حضرت خالدؓ بن ولید ایک ملک کے بعد دوسرا ملک برابر فتح کرتے رہے۔

(۶) یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے ان کو معزول کر دیا، تاکہ لوگ فتنہ میں نہ پڑیں

(۷) اور تاکہ لوگ یہ جان لیں کہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کرتا ہے۔

(۸) اسلامی فوجیں برابر آگے بڑھتی رہیں، یہاں تک کہ دشمن شکست کھا گئے۔

(۹) لوگ گمراہیوں میں بھٹکتے رہیں گے یہاں تک کہ دین حق کی پیروی کریں۔

(۱۰) جبتک انسان انسان پر حکومت کرتا رہے گا لوگ عدل وانصاف سے محروم رہیں گے

(۱۱) جبتک دین حق کا غلبہ نہ ہو ہم خدا کی راہ میں جہاد کرتے رہیں گے۔

(۱۲) جبتک حضرت عمرؓ خلیفہ رہے مسلمان سادہ زندگی گزارتے رہے۔

(۱۳) مگر جب آپ شہید کر دیئے گئے تو لوگ تنعم وآسائش کی طرف مائل ہو گئے۔

(۱۴) جب تک انگریز ہندوستان میں (یہ) حکومت کرتے رہے ملک ترقی نہ کر سکا

(ما ولا المشبہتان بلیس)

نواسخ جملہ کی تیسری قسم ما و لا مشبہتان بلیس ہیں۔

یہ دونوں حروف لفظاً اور معنی لَیس کے مشابہ ہیں اور اسی کا سا عمل کرتے ہیں، اسی سے ان کو مشبہتان بلیس (لیس کے مشابہ) کہا جاتا ہے۔

یہ دونوں بھی جملہ اسمیہ ہی پر داخل ہوتے ہیں اور افعال ناقصہ کی طرح ان کا اسم (مبتدا) بھی مرفوع باقی رہتا ہے اور خبر منصوب ہو جاتی ہے جیسے مَا مَحْمُوْدٌ خَطِيبًا (محمود مقرر نہیں ہے)

لَیس کی طرح مَا و لَا کی خبر پر بھی کبھی ب زائدہ داخل کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں خبر لفظاً مجرور ہو جاتی ہے جیسے ما محمودٌ بخطیب (محمود مقرر نہیں ہے)

ان حروف کے مندرجہ بالا عمل کرنے کے لئے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں کہ

(۱) ان کا اسم متقدم ہی رہے موخر نہ ہو۔

(۲) ان کی نفی کو اِلّا (حرف استثناء) کے ذریعہ ختم نہ کیا جائے۔

(۳) مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر آتا ہے مگر لَا کے لئے تیسری شرط مزید یہ ہے کہ اس کا اسم و خبر دونوں ہی نکرہ ہوں۔

ان شرطوں کے نہ پائے جانے کی صورت میں ما و لا کا عمل باطل ہو جائیگا

ذیل کی مثالوں پر غور کرو:-

ما

- مَا عِنْدِیْ قَلَمُكَ (مبتدا موخر)
- مَا الدُّنْيَا اِلَّا فَانِيَةٌ (حرف استثنا اِلَّا کے ذریعہ نفی ختم کردی گئی)
- مَا الطَّلَبَةُ اِلَّا لَاعِبُوْنَ (" " " ")

لَا

- لَا عِنْدِیْ دِرْهَمٌ (مبتدا موخر)
- لَا مَحْمُوْدٌ اِلَّا خَطِيْبٌ (حرف استثنا اِلَّا کے ذریعہ نفی ختم کردی گئی)
- لَا الْمَدِيْنَةُ وَاسِعَةٌ وَلَا الشَّوَارِعُ نَظِيْفَةٌ (مبتدا معرفہ ہے)

التمرين (۱۲۵)

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) لَا صَدَاقَةٌ دَائِمَةٌ بِغَيْرِ اِخْلَاصٍ۔

(۲) مَا الْمَعْرُوْفُ ضَائِعًا عِنْدَ الْكِرَامِ

(۳) مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(۴) مَا الْجَوَادُ يَبْخَلُ بِمَالِهٖ وَلَا هُوَ مُمْسِكٌ

(۵) لَا ثَمَرَةٌ نَاضِجَةٌ فِي الْبُسْتَانِ۔

(۶) أَلَيْسَ اللّٰهُ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى؟

(۷) مَا الْاِغْرَاقُ فِي التَّرَفِ مَحْمُوْدًا۔

(۸) مَا وَالِدَایَ مُرْتَحِلَيْنِ إِلٰى بَاكِسْتَان۔

(۹) مَا أَصْدِقَاءُكَ مُخْلِصِيْنَ لَكَ

(۱۰) لَا تِلْمِيْذٌ غَائِبًا بَلْ تِلْمِيْذَانِ۔

(۱۱) وَمَا الْحُسْنُ فِي جَسَدِ الْفَتٰى شَرَفًا لَهٗ۔

۱۲) إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي فِعْلِهِ وَالْخَلَائِقُ۔

التمرین (۳۹)

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اس باغ کے درخت پھلدار نہیں ہیں۔

(۲) تمھاری بات مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

(۳) میری نگاہ میں تم لوگ کچھ زیادہ محنتی نہیں ہو۔

(۴) محمود کے دونوں بیٹے محنتی تو ہیں مگر ذہین نہیں ہیں۔

(۵) ہر دولت مند عیش و آرام میں نہیں ہے۔

(۶) کوئی دو دوست اس زمانے میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے والے نہیں ہیں۔

(۷) حامد کی لڑکیاں جاہل نہیں ہیں۔

(۸) کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا؟

(۹) وہ موجودہ حالت سے بالکل واقف نہیں ہے۔

(۱۰) ہمارے نزدیک وہ لوگ تعریف کے مستحق نہیں ہیں۔

(۱۱) اس زمانہ میں دین پر قائم رہنا آسان نہیں ہے۔

(۱۲) ہم لوگ موجودہ حالت پر مطمئن نہیں ہیں۔

(۱۳) دین میں مداہنت کوئی پسندیدہ بات نہیں ہے۔

(۱۴) ہم اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں۔

(لائے نفی جنس)

نواسخ جملہ کی چوتھی قسم لائے نفی جنس ہے۔

یہ مطلق نفی کے لئے آتا ہے یعنی سرے سے اس چیز کا انکار کرتا ہے جس پر داخل ہوتا ہے۔ إنَّ کی طرح اپنے اسم (مبتدا) کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے

لَا تِلْمِيذَ حَاضِرٌ (کوئی طالب علم حاضر نہیں ہے)۔

(۱) لائے نفی جنس کا اسم نکرہ یا نکرہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔

(۲) اگر اسم مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلَ جَالِسٌ فِي الطَّرِيقِ۔ (راستہ میں کوئی شخص نہیں بیٹھا ہے)

(۳) اور اگر اس کا اسم مفرد کے بجائے مضاف یا شبہ مضاف ہو تو ان دونوں صورتوں میں منصوب رہتا ہے اور معرب سمجھا جاتا ہے اس لئے اس پر تنوین بھی آتی ہے جیسے:۔

لَا رَاكِبَ فَرَسًا فِي الطَّرِيقِ (کوئی گھوڑا سوار راستہ میں نہیں ہے) لَا شَاهِدَ زُورٍ مَحْبُوبٌ (کوئی جھوٹی گواہی دینے والا شخص پیارا نہیں ہے) اور لَا مُسْرِفًا فِي مَالِهِ مَحْمُودٌ (اپنے مال میں اسراف کرنے والا شخص پسندیدہ آدمی نہیں ہے)۔

لائے نفی جنس کے مذکورہ بالا عمل کے لئے بھی چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں کہ:۔

(۱) لائے نفی جنس پر کوئی حرف جار داخل نہ ہو۔

(۲) لائے نفی جنس کے اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں۔

(۳) لائے نفی جنس اور اس کے اسم کے درمیان کوئی فصل نہ ہو۔

پہلی شرط اگر نہیں پائی گئی تو لا کا عمل باطل ہو جائے گا اور اس کی حیثیت صرف نفی کی رہ جائے گی۔

دوسری اور تیسری شرط نہ پائی جانے کی صورت میں بھی لا کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور یہاں لا کا مکرر لانا واجب اور ضروری ہو جاتا ہے۔

مثالیں علی الترتیب یہ ہیں:۔

(۱) اشتریت القلمَ بِلا ثمنٍ۔ (پہلی شرط مفقود ہے)

(۲) لا زیدٌ فی الدار ولا عمروٌ۔ (دوسری شرط مفقود ہے)

(۳) لا الرجلُ کریمٌ ولا ابنُہ۔ (" " ")

لا القمرُ طالعٌ ولا النجومُ لامعاتٌ (دوسری شرط مفقود ہے)

(۴) لا ھو حیٌّ فیُرجیٰ ولا ھو میتٌ فیُنعیٰ (تیسری شرط مفقود ہے)

لا فی الحدیقۃِ صبیانٌ ولا بناتٌ (" " " ")

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) لا اکراہَ فی الدینِ قد تبیّنَ الرشدُ مِنَ الغیّ

(۲) لا خیرَ فی وُدِّ امرءٍ مُتقلّبٍ

(۳) لا مؤمنینَ قانطونَ من رحمۃِ ربّھم۔

(۴) لا دکّانَ فاکھۃٍ قریبٌ من ھُنا۔

(۵) لا شجرۃَ رمّانٍ فی البستانِ۔

(۶) لَا رَاكِبًا دَرَّاجَةً فِي الطَّرِيقِ

(۷) لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔

(۸) لَا مُجِدًّا فِي عَمَلِهِ مَذْمُومٌ۔

(۹) وَلَا مُقَصِّرًا فِي عَمَلِهِ مَمْدُوحٌ۔

(۱۰) لَا عَاصِيًا أَبَاهُ مَحْمُودٌ فِي الْعَشِيرَةِ۔

(۱۱) لَا مُتَنَافِسِينَ فِي الْخَيْرِ نَادِمُونَ۔

(۱۲) لَا كَوَاكِبَ لَامِعَاتٌ فِي السَّمَاءِ

(۱۳) لَا أُمَّةَ أَكْثَرُ دَهَاءً مِنَ الْإِنْجِلِيزِ فِيمَا أَعْلَمُ۔

التمرین (۲۸)

عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) اس شہر میں کوئی بڑا ہسپتال نہیں ہے۔

(۲) لکھنؤ میں کوئی بڑی مسجد نہیں ہے۔

(۳) ہمارے درجہ میں کوئی طالب علم فیل نہیں ہے۔

(۴) احمد کے باغ میں فوارے نہیں ہیں۔

(۵) میرے پاس کوئی اون کا لباس نہیں ہے۔

(۶) مصائب میں اعتدال پسند قابل مذمت نہیں ہے۔

(۷) محمود کی طرح کوئی اپنے باپ کا اطاعت گزار نہیں ہے۔

(۸) اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔

(۹) جو کچھ ہو آپ کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(۱۰) یہاں سے قریب کوئی قہوہ خانہ نہیں ہے۔

(۱۱) یہاں کوئی ماہر ڈاکٹر نہیں ہے۔

(۱۲) تمھارے درجہ میں کوئی سائیکل سوار نہیں ہے۔

(۱۳) مسلمان اپنے حال پر مطمئن نہیں ہیں۔

(۱۴) کوئی دو دوست تم دونوں کی طرح مخلص نہیں ہیں۔

(۱۵) جہاں تک میں سمجھتا ہوں تمھارے درجہ میں کوئی طالب علم محنتی نہیں ہے۔

(۱۶) فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آج کے دن تم پر کوئی عتاب نہیں ہے۔

(افعال المقاربہ والرجاء والشروع)

افعال مقاربہ اور افعال کی طرح مستقل فعل نہیں ہیں بلکہ یہ کسی دوسرے مستقل فعل کے ساتھ بطور معاون و مددگار کے آتے ہیں جیسے يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ۔

افعال مقاربہ در حقیقت افعال ناقصہ ہی کی ایک قسم ہیں، یہ بھی جملہ اسمیہ یعنی (مبتدا و خبر) پر داخل ہوتے ہیں اور اسی طرح اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مگر ان میں اور افعال ناقصہ میں فرق یہ ہے کہ ان افعال کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ کی صورت میں آتی ہے، پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ فعل مضارع ہو۔ مگر افعال ناقصہ کی خبر جیسا کہ تم نے دیکھا مفرد اور جملہ دونوں آتے ہیں۔

معنی کے لحاظ سے افعال مقاربہ تین طرح کے ہیں: اور اس لحاظ سے ان کے ناموں میں بھی فرق کیا جاتا ہے۔

(۱) افعالِ مقاربہ قربت کے معنی پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں اور وہ کَادَ، کَرُبَ، اَوْشَکَ ہیں (بمعنی قریب ہے کہ)

(۲) افعالِ رجاء۔ امید کے معنی ظاہر کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں:۔ عَسٰی، حَرٰی اِخْلَوْلَقَ (بمعنی امید ہے کہ)

(۳) افعالِ شروع۔ ابتداء اور شروع کے معنیٰ بتلاتے ہیں اور وہ یہ ہیں:۔ شَرَعَ اَنْشَأَ، اَخَذَ، جَعَلَ، طَفِقَ، عَلِقَ، اَقْبَلَ، قَامَ، هَبَّ (بمعنی ....کرنا، شروع کیا.....لگا)۔

ان افعال کی خبر میں جو مضارع کا فعل آتا ہے اس پر کبھی اَنْ مصدریہ کا لانا ضروری ہوتا ہے اور کبھی غیر ضروری اور جائز۔ اور کبھی اس کے برعکس اس کا نہ لانا ہی ضروری ہوتا ہے تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) کَادَ اور کَرُبَ میں عموماً اَنْ نہیں لایا جاتا، مگر لانا بھی صحیح ہے۔

(۲) اَوْشَکَ اور عَسٰی میں عموماً اَنْ لایا جاتا ہے مگر نہ لانا بھی صحیح ہے۔

(۳) حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ میں اَنْ کا لایا جانا ضروری ہے۔

(۴) تمام افعالِ شروع میں اَنْ کا نہ لایا جانا ضروری ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) أَخَذَتِ الْأَزْهَارُ تَتَفَتَّحُ فِي الْبَسَاتِيْنِ۔

(۲) أَنْشَأَتِ الطُّيُوْرُ تُغَرِّدُ عَلَى الْأَغْصَانِ۔

(۳) كَادَ الدَّاءُ يَقْضِيْ عَلَى الْمَرِيْضِ لَكِنَّهُ بَرِئَ۔

(۴) أجدبت الأرض فاوشك الناس أن يموتوا جوعًا۔

(۵) طفق التلاميذ يتنافسون في الخطابة۔

(۶) إنتهت الحفلة وجعل الناس ينتشرون۔

(۷) كاد الفقر أن يكون كفرًا۔

(۸) عسى الضيق أن ينفرج ويأتي بعده يسر۔

(۹) هبّ رجال العلم والدين يؤدون ما عليهم۔

(۱۰) أمطرت السماء فقام الفلاحون يحرثون الأرض۔

(۱۱) حان الامتحان فأقبل الطلبة يجتهدون۔

(۱۲) أنشأ المعلم يعظ التلاميذ ويرشدهم۔

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) شام ہوئی اور پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف جانے لگے۔

(۲) جب ملزم سے باز پرس کی جانے لگی تو وہ رونے لگا۔

(۳) کل زور کی آندھی آئی قریب تھا کہ کشتی ڈوب جائے۔

(۴) امید ہے کہ احمد ایک باکمال مقرر ہوگا۔

(۵) توقع ہے کہ محمود درجہ اوّل میں ہوگا۔

(۶) حامد ایک کھلاڑی لڑکا تھا مگر اب وہ محنت کرنے لگا۔

(۷) امتحان ختم ہوگیا اور طلبہ اپنے گھروں کو جانے لگے۔

(۸) جلدی نہ کرو اب صبح ہوا ہی چاہتی ہے۔

(۹) ابر گھر آیا اب پانی برسا چاہتا ہے۔

(۱۰) گارڈ نے سیٹی دی اور ٹرین حرکت کرنے لگی۔

(۱۱) گاڑی رکی اور مسافروں نے اپنا سامان اتارنا شروع کر دیا۔

(۱۲) قریب تھا کہ دشمن شکست کھا جائیں۔

(۱۳) جب اس نے اپنی ناکامی کی خبر سنی تو قریب تھا کہ رو پڑے۔

(۱۴) فتح مکہ کے بعد لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) لَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُو النَّاسَ اِلَی اللّٰہِ جَعَلَ الْمُشْرِکُوْنَ یُؤْذُوْنَہٗ۔

(۲) لَمَّا ھَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ یَنْصُرُوْنَ دِیْنَ اللّٰہِ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ بَرَکَاتِ السَّمٰوٰتِ۔

(۳) فَلَمَّا تَرَکُوا الدَّعْوَۃَ وَالْعَمَلَ بِھَا جَعَلُوْا یَنْحَطُّوْنَ یَوْمًا فَیَوْمًا

(۴) لَمْ نَکَدْ نَصِلُ اِلَی الْمَحَطَّۃِ حَتّٰی صَفَرَ الْقِطَارُ۔

(۵) کَانَ طَلَبَۃُ الصَّفِّ الثَّانِی یَصْرُخُوْنَ وَیَصِیْحُوْنَ

(۶) فَمَا کَادُوْا یَرَوْنَ الْمُعَلِّمَ حَتّٰی اَصْبَحُوْا سَاکِتِیْنَ کَاَنَّ عَلٰی رُؤُسِھِمُ الطَّیْرُ۔

(۷) مَا کَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْلُغُ الْخَامِسَۃَ حَتّٰی تُوُفِّیَتْ اُمُّہٗ۔

(۸) مَا کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ حَتّٰی اَخَذَ الصَّائِمُوْنَ یُفْطِرُوْنَ

(۹) لا يَكادُ المحافظُ يَصفر حتى يأخذَ القطارُ يتحرّك

(۱۰) لا يكادُ محمودٌ يسمعُ بموتِ أبيه حتى تزهقَ نفسُهُ۔

(۱۱) لا يكادُ هٰذا الشهرُ ينتهي حتى تجعل السمومُ تلفحُ الوجوهَ۔

(۱۲) مَا لِهٰؤُلاءِ القومِ لا يكادون يفقهون حديثاً۔

۱) عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) ابھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا بھی نہ ہوئے تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔

(۲) جب حضرت عمرؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سُنی تو تلوار نیام سے کھینچ لی۔

(۳) اور کہنے لگے کہ میں نے کسی سے یہ کہتے سنا نہیں کہ آپ وفات فرما گئے" یہاں تک کہ میں اس کی گردن مار دوں گا۔

(۴) ابھی گھنٹی بجنے نہ پائی تھی کہ طلبہ درجوں سے نکلنے لگے۔

(۵) جیسے ہی اس نے اپنی کامیابی کی خبر سُنی اس کا چہرہ گلاب سا کھل گیا۔

(۶) امتحان سالانہ ختم ہوا نہیں کہ طلبہ روانگی شروع کر دیں گے۔

(۷) جونہی میں گھر سے نکلا زور کی بارش ہونے لگی۔

(۸) اس نے اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنی نہیں کہ بیہوش ہو گیا۔

(۹) یہ مہینہ ختم ہوا نہیں کہ آم پکنے لگیں گے۔

(۱۰) بارش رُکی نہیں کہ ہم لوگ چل پڑیں گے

(۱۱) ریفری نے سیٹی بجائی نہیں کہ کھلاڑی دوڑنے لگیں گے

(۱۲) ہم جیسے ہی مدرسہ پہنچے موسلادھار پانی برسنے لگا۔

الدرسُ الخامِسُ والعِشرُون

(حروف جارہ)

حروف جارہ سترہ ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

بِ، تَ، کَ، لِ، وَ، مِنْ، عَنْ، عَلیٰ، فِیْ، اِلیٰ، حَتّٰی، رُبَّ، مُذْ، مُنْذُ، حَاشَا، عَدَا، خَلَا۔

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو جر دیتے ہیں جیسے المطر ینزل مِنَ السماء۔

حروف جارہ ربط و اتصال کا کام دیتے ہیں۔

ان میں سے اکثر و بیشتر متعدد اور مختلف معانی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ ذیل میں بعض حروف کے صرف کثیر الوقوع معانی لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) بِ :۔ سے، میں، پر، سبب، ساتھ، قسم، وغیرہ کے معانی میں، کبھی زائد بھی ہوتا ہے اور کبھی تعدیہ کے لئے آتا ہے۔

(۲) تَ :۔ قسم کے لئے، اللہ کے لئے مخصوص ہے جیسے تَاللّٰہِ (اللہ کی قسم)

(۳) کَ :۔ تشبیہ کے لئے (مانند، مشابہ، مثل، طرح، وغیرہ)

(۴) لِ :۔ (واسطے، طرف، سے، کو، کا، کے، کی، وغیرہ)

(۵) وَ :۔ قسم کے لئے رُبَّ کے معنی میں۔

(۶) مِنْ :۔ سے، کا، کی، کے، میں۔ سے، بعض، بسبب، وغیرہ۔

(۷) عَنْ :۔ (سے، طرف سے، بارے میں)

(۸) عَلیٰ :۔ (پر، باوجود) وغیرہ۔

(۹) فِی :۔ میں ، بارے میں ، متعلق ، بسبب وغیرہ)

(۱۰) اِلٰی :۔ تک ، طرف وغیرہ)

(۱۱) حَتّٰی :۔ تک ، یہاں تک کہ ، تاکہ وغیرہ)

(۱۲) رُبَّ :۔ (بعض ، بہتیرے ، اکثر ، وغیرہ تقلیل و تکثیر دونوں کے لئے)

(۱۳ ، ۱۴) مُنْذُ ، مُذْ :۔ (عرصہ سے ..... دن سے وغیرہ) ابتدائے مدت کیلئے۔

(۱۵ ، ۱۶ ، ۱۷) حَاشَا ، خَلَا ، عَدَا :۔ (سوا ، علاوہ ، وغیرہ استثناء کے لئے)

نوٹ : عربی میں صلہ کا پہچاننا سب سے مشکل کام ہے ۔ مبتدی تو مبتدی اکثر پڑھے لکھے لوگ لکھنے میں فاش غلطی کر جاتے ہیں ۔ اس کا انحصار زیادہ تر مشق و مداومت پر ہے ۔ بعض عمومی غلطی کی طرف ہم جلد دوم میں نشان دہی کریں گے ۔ البتہ اتنی بات یاد رکھو :

قَالَ کا صلہ لام آتا ہے ، سَأَلَ ، سَمِعَ بغیر صلہ کے استعمال ہوتے ہیں اور اسی طرح ظَلَمَ بھی ، جیسے :۔ قُلْتُ لِزَیْدٍ ، سَمِعْتُ زَیْدًا ، فُلَانٌ ظَلَمَ زَیْدًا ، سَأَلْتُ زَیْدٌ اخوُ اِسْمِ أَبِیْہِ ۔

اُردو میں ترجمہ کرو :۔

(۱) یَقْطَعُ النجار الخشب بالمنشار وَیصنع منہ الکرسی۔

(۲) تاللّٰہِ لَاُسَافِرَنَّ اِلَی البلادِ الاسلامیۃ وَلَاطُوفَنَّ فیہا حتّٰی عامٍ

(۳) وقع الحریق البارحۃ فاحترق کل متاعی مَعَ الکتب ۔

(۴) للبستان بابان وَعلٰی کلِ بابٍ حارِسٌ

(۵) یقطع القطار المسافۃ من لکنؤ الٰی کانفور فی ساعتین۔

(۶) رُبَّ أَكلةٍ تمنع عَنْ أَكلاتٍ كَثِيرَةٍ -

(۷) أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللهِ يَكْفُرُونَ -

(۸) مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ أَعْمٰى -

(۹) مُنْذُ كَمْ عَامٍ تَسْكُنُ فِي لكنو

(۱۰) تَرْحَمُ الَّتِي جاجةُ عَلَى الْبَيْضِ حَتّٰى عِشْرِيْنَ يَوْمًا -

(۱۱) مَنْ مَدَّ حَلْقَهٗ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ ذَمَّهٗ -

(۱۲) لَا يُزْهِدَنَّكَ فِي الْمَعْرُوْفِ مَنْ لَا يَشْكُرُهٗ -

(۱۳) لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ إِلٰى غَدٍ -

(۱۴) ذَهَبَ أَخِيْ إِلَى الْمَحطَّةِ لِيُقَابِلَ صَدِيْقًا لَهٗ -

(۱۵) وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا -

عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اس زمانہ میں بجلی سے بڑے بڑے کام لئے جاتے ہیں۔

(۲) جدید انکشافات اور ایجادات کی وجہ سے گھنٹوں کے کام منٹوں میں پورے

(۳) کہتے ہیں کہ چاند میں بھی آبادی ہے۔

(۴) کتنے دن میں چاند کا سفر کیا جانا ممکن ہے۔

(۵) تمھارے والد کتنے دنوں سے بیمار ہیں اور کس کا علاج کرا رہے ہیں؟

(۶) خیر کے سوا ہر بات سے اپنی زبان کو روکو

(۷) کل [illegible] کے علاوہ تمام لڑکے کامیاب ہوگئے۔

(۸) اساتذہ انھیں طلبہ کی تعریف کرتے ہیں جو پڑھنے میں محنت کرتے ہیں۔

(۹) کیا یہ ممکن ہے کہ دنیا سے گمراہیاں ختم ہو جائیں؟

(۱۰) میں نے محمود سے پوچھا کہ تم کس سنہ میں پیدا ہوئے مگر وہ نہیں بتا سکا۔

(۱۱) ملازم سے کہو کہ میرے لئے ایک تانگہ کرایہ کر دے۔

(۱۲) ان طلبہ کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے کھیل میں اپنے اوقات ضائع کئے۔

(۱۳) اللہ کی قسم میں ان لوگوں کی ضرور مدد کروں گا جنھوں نے حق کی خاطر گھر بار چھوڑا اور جان و مال کی قربانی کی۔

رسالةٌ مِنْ طالبٍ إلى أبيه (۱)

دار العلوم لندوة العلماء
فی ۱۸/۱۰/۱۳۷۲ھ (لکھنؤ)

التقديم

والدی الجلیل تحیةً وسلامًا

هذا اول کتاب الیکم منذ فارقتکم، ولعلکم تشتاقون الی أنْ أُعجّل لکم بالکتاب بأنّی کیف وجدت المدرسة وکم أُنست بها ولها أنا أخبرکم بکل فخر وسرور انی وجدت المدرسة مبینتها أحسن مما کنت أتصورها فی مُخَیِّلَتی اما الأساتذة فکلّهم مخلصون عطوفون هم یتوددون الیّ کما یتودّد الآباء الی ابنائهم وقد رحّب بی التلامیذ ترحیب الأمّ بالأمّ۔

العرض

ولکن مع ذلک کله انا فی قلبی اضطراب لا یهنأ لی الطعام ولا أنام ملء جفونی ولولم اکن اطلب العلم الذی لما رضیت بفراقکم ولولا أنکم حبّبتم الی العلم وغرستم حُبّه فی قلبی لغادرت المدرسة ولحقت بکم ولکنی لن اوثر الجهل علی العلم الذی جعل الله فیه خیرا۔ فادعوالی بصمیم قلبکم من الله عزوجل ان یربط علی قلبی ویرزقنی علمًا نافعًا

الختام

واختم کتابی هذا بلثم یدیک الطاهرة وارجو الله أن یطیل بقاءک فینا ویمُدّ حیاتک لنا واقرأ علی اُمّی الحنون اذکی السلام منی۔

والسلام

ولدك البارّ .....

---

(۱) یہ ایک طالب علم کا خط ہے جس نے پہلی مرتبہ مدرسہ پہنچنے کے بعد اپنے والد کو لکھا ہے۔ اس خط کے نمونے سے تم اندازہ [illegible] کر سکتے ہو خط کے چار حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ مقدمہ پر مشتمل ہوتا ہے اور دوسرا اصل مقصد پر اور تیسرا غرض اور چوتھا اختتام پر۔

ردّ الوالد علی رسالة ولده

عظیم آباد (پٹنہ)

فی ۲۱/۱۰/۱۳۶۲ھ

ولدی العزیز سلام اللہ ورحمتہ علیک

وبعد فقد تلقیت کتابک عشیة أمس وصدقت أنت فی ظنک نحن کنا ننتظر کتابک باشتیاق عظیم۔

لقد سرّنی کثیراً أن المدرسة وجوّها قد اعجباک وأما ما قلعک وماذکرت من قلقک واضطرابک، فذلک من الطبیعی فانّ المرء اذا فارق اھلہٗ ودیارہٗ وصار الی مکان لیس لہٗ فیہ أنیسٌ ولا صدیق یستوحش فی ذلک المکان۔ کذلک أنت یاعزیزی! إنک قد فارقت الجوّ الذی فیہ نشأت وصرت الی مکان لم تألفہ من قبلُ۔ ولکن ارجو ان لا تمرّ بک ایام الاّ تستانس بہٖ۔

و إنک ولد رشیدٌ تعرف فضل العلم فلا حاجة الی المزید فی ھذہ الساعة وکفی بک شوقاً ما قرأت من حدیث الرسول صلعمؐ ان الملائکة لتضع اجنحتہا لطالب العلم رضی بما صنع» فاللہ یخیرلک ویرزقک علماً نافعاً۔

ھذا دعواللہ أن یکلأک بعنایتہ ویحفظک برعایتہ۔ والسلام "ابوک"

اکتب کتاباً الی عمک وثانیاً الی امک وثالث الی اخیک الصغیر واذکر فی الاول نبذاً من أحوال المدرسة ثم اطلب ما تحتاج الیہ من الملابس والنقود واذکر فی الثانی عطف اساتذتک علیک وأخبر عن الکتب الدرسیة التی تقرأھا أنت، وفی الثالث الترغیب الی التعلیم وما بدلک من التصمیم

مَعَانِي الأَلْفَاظِ الصَّعْبَةِ ۔

عربی الفاظ کے ترجمہ میں عموماً مصدری معنی لکھے گئے ہیں۔ اسی طرح اردو مصادر لکھ کر ان کے سامنے عربی کے فعل ماضی لکھ دیئے گئے ہیں۔ سہولت کے لئے عربی اور اردو الفاظ کی فہرست الگ الگ کر دی گئی ہے۔

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
١٩	الكُرَّاسَةُ	کاپی
"	ج الكَرَارِيسُ	
"	الحِبْرُ	روشنائی
"	المِحْبَرُ	دوات
"	المِرْسَمُ	پنسل
"	السَّبُّورَةُ	تختہ سیاہ۔ بلیک بورڈ
"	الشُّبَّاكُ	کھڑکی
"	ج الشَّبَابِيكُ	
٢١	النَّاعِمُ	نرم، نرم ونازک
"	الرَّخِيصُ	ارزاں۔ سستا
"	الثَّمِينُ	قیمتی
"	الخَشِنُ	کھردرا
"	الغَزِيرُ	کثیر، زیادہ
		المطر الغزیر زور کی بارش
"	الفَلَّاحُ	کاشتکار۔ کسان

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
"	القِطَارُ	ریل گاڑی
"	التُّفَّاحُ	سیب
"	المُغْلَقُ	بند
"	الخَلَقُ والخُلقان من الثياب	پرانا کپڑا
٢٢	الحديقة ج حدائق	باغ۔ چمن۔ پارک
"	المُثْمِرَةُ	پھل دار
"	الوَرْدَةُ	گلاب کا پھول
"	الشَّهِيُّ	لذیذ، مزیدار
"	الطَّرِيُّ	تازہ (گوشت وغیرہ کیلئے)
"	البَائِتُ	باسی
"	الفِجُّ	کچا (میوہ وغیرہ)
"	المُفَتَّحَةُ	کھلا ہوا
"	النَّاضِجُ	پکا ہوا۔ پختہ
٢٣	الخرقاء (م)	بدسلیقہ، پھوہڑ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۲۴	الطاوِلةُ	میز
"	السَّيّارَةُ	موٹر۔ بس
"	اللّامِعُ	چمکدار
"	العَذبُ	شیریں، میٹھا
"	النَّقِيُّ	صاف ستھرا پاکیزہ
"	المُقمِرَةُ	چاندنی
"	المُظلِمُ	تاریک
"	النَّشِيطُ	چست، پھرتیلا
"	المُظِلُّ	سایہ دار
۲۵	الرّائِقُ	صاف، خوشگوار، دلکش
"	الشّامِخَةُ	بلند۔ شاندار
۲۶	المَملُوءُ	بھرا ہوا
"	(ملأ يَملأُ)	
"	الفارِغُ	خالی
۲۷	المُمطِرَةُ	برسنے والا
"	الضَّئِيلُ	دھیمی ٹمٹمانے والی
"	اللُّعبُوبُ	کھلاڑی۔ کھلنڈرا
"	البارُّ	فرمانبردار، نیک بیٹا
	ج البارُّونَ	سپوت
"	المُتَلألِئُ	جگمگانے والا
"	المُورِقَةُ	پتہ دار، پتوں والا درخت
"	الفائِزُ	کامیاب۔ بامراد
"	النّاجِحُ	کامیاب
"	المُجتَهِدُ	محنتی
۳۰	الشاطئ	کنارہ
"	ج الشواطئ	
"	الطبيعَةُ	فطرت، قدرت، خلقت
"	السَّنامُ	چوٹی۔ اونٹ کا کوہان
"	التغريد	چہچہانا
"	الكأس	گلاس، جام
"	اللَّمَعانُ	چمک
"	السَّيرُ	چلنا، چال، رفتار
"	الجَناحُ	بازو پرند وغیرہ کا
"	ج الأجنِحَةُ	
"	الخُرطومُ	سونڈ
"	الزُّجاجُ	شیشہ
"	العِنانُ	لگام
"	الظَّبيُ	ہرن
	ج الظِّباءُ	
۳۱	القاطِنُ	متعلق شخص مقیم، قاطن الجبل پہاڑ کا بسنے والا
	ج القاطِنونَ	
"	المِصراعُ	پٹ (کواڑ کا)
"	العَجَلَةُ	پہیّا
"	الدَّرّاجَةُ	سائیکل

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۳۲	العقربُ	بچھو۔ عقرب الساعة / گھڑی کی سوئی
〃	السَّائِقُ	ڈرائیور
〃	السِّنَانُ	پھل ، انّی
۳۳	الخِصْبُ	سرسبزی وشادابی
〃	الثروة	دولت ومالداری
〃	البِلادُ	ملک
〃	المِنْشَفَةُ	تولیہ
〃	الجَوْرَبُ	موزہ
〃	القُفَّازُ	دستانہ
〃	الصُّوفُ	اون
〃	الخَشْخَشَةُ	کھٹ پٹ کی آواز / جھنکار
〃	القبقابُ	کھڑاؤں
〃	الحفحفةُ	پھڑپھڑاہٹ، پھڑکنا
۳۴	الفَخْفَخَةُ	ٹیپ ٹاپ، شان وشوکت
〃	الخَشَبَةُ	لکڑی
۳۴	الرِّيْشَةُ	پَر
〃	القائِمَةُ / ج القَوَائِمُ	پائے
〃	المِنْضَدَة	ڈیسک
〃	الصُّفْرَةُ	زردی
〃	المصارَعَةُ	کشتی
〃	الدُّمْيَةُ / الدُّمٰی	گڑیا

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۳۴	الخِمارُ / ج الخُمُرُ	دوپٹہ۔ اوڑھنی
〃	السِّوَارُ / ج الأَسْوِرَةُ	کنگن
〃	الحِذْقُ (مص)	مہارت
〃	السِّيَاحَةُ	سیاحی
〃	الزَّعِيمُ / ج الزُّعَمَاءُ (ف)	لیڈر۔ قائد
۳۴	المُسْفِرُ	روشن۔ من اسْفَرَ۔ اُجالا ہونا
〃	الفاحِمُ (ف)	سیاہ
〃	الشَّعْرُ	بال
〃	القَفْزُ (مص)	اچھل کود
〃	الهَرْوَلَةُ	دوڑنا
〃	السذاجة	سادگی، سادہ لوحی
〃	الفتاة / ج الفتيات	نوجوان عورت / دوشیزہ
〃	السُّفُورُ	بے پردگی
〃	الزَّئِيرُ	شیر کا دھاڑنا
〃	النَّاهِقُ / فاعل نَهَقَ	گدھے کا رینکنا / ڈھینچنا ۔ کنکھنا
〃	العَضُوضُ	بہت کاٹنے والا
〃	النُّبَاحُ مص	کتے کا بھونکنا

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
”	المُوَاءُ / مَاءَ يَمُوءُ	بلی کا میاؤں میاؤں کرنا
”	القَلَمُ المُحبَّرُ	فاؤنٹن پین
”	المِينَاءُ	دگھڑی کا ڈائل۔ بندرگاہ
”	الجَامِحُ	سرکش۔ اڑیل (گھوڑے وغیرہ کے لئے)
”	الصَّهِيلُ	گھوڑے کا ہنہنانا
۳۹	البَاسِمُ	مسکرانے والا
۴۰	النَّاضِرَةُ	تروتازہ
”	المُضِيئَةُ	روشن
”	النَّافِذَةُ	روشندان۔ کھڑکی
۴۲	الخَطِيبُ	مُقرِّر
”	الصَّدِيقُ	دوست
”	الضَّيْفُ	مہمان
۴۳	ادوات المطبخ	مطبخ کا سامان
”	الأَدَاةُ ج الأَدَوَاتُ	آلہ۔ اوزار
”	المُوْقِدُ	چولہا
”	التَّنُّورُ	تنور
”	القِدْرُ ج القُدُورُ	دیگچی۔ ہانڈی
”	الغِطَاءُ	ڈھکن

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۴۴	المِخْبَزَةُ	توا
”	المِقْلَاةُ	کڑاہی
”	الإِبْرِيقُ ج الأَبَارِيقُ	لوٹا
”	الجَرَّةُ ج الجِرَارُ	گھڑا
”	المِلْعَقَةُ	چمچہ
”	المِغْرَفَةُ	کڑچھی۔ کفگیر
”	القَدَحُ	پیالہ
”	القَصْعَةُ	بڑا پیالہ
”	الصَّحْنُ ج الصُّحُونُ	پلیٹ
”	الفِنْجَانُ	چائے کی پیالی
”	الكَأْسُ ج الكُؤُوسُ	گلاس۔ جام
”	الطَّاهِي ج الطُّهَاةُ	باورچی
”	المَطْعَمُ	ہوٹل
”	الخَبَّازُ	نانبائی
”	المَقْهَى	قہوہ خانہ
”	الطَّبَّاخُ	باورچی
”	الآنِيَةُ ج الأَوَانِي	برتن

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۴۵	السِّبَابُ	گالی دینا
〃	الفُسُوقُ	گناہ، بے دینی
〃	الإمَاطَةُ	دور کرنا، ہٹانا
〃	الأذٰى	گندگی۔ تکلیف دہ چیز تکلیف
〃	الحَلُوبُ	دودھ دینے والی (گائے، بکری اونٹنی وغیرہ)
〃	الدِّيْنُ القَيِّمُ	دین حق
۴۶	الهُدٰى	طریقہ
〃	رَأسُ الحِكْمَةِ	اصل حکمت
〃	الخَصِبَةُ مؤنث	سرسبز و شاداب
〃	الخَصِبُ	〃
〃	القَصْرُ	محل۔ کوٹھی
〃	ج القُصُورُ	〃
〃	المَشِيْدُ	مضبوط عمارت (چونہ گچ)
〃	التَّرْنِيمَةُ	لوری
۴۹	أسْفَرَ (الصُّبْحُ)	اُجالا ہونا
〃	الدِّيْكُ الصَّارِخُ	بانگ دینے والا مرغ
〃	إسْتَيْقَظَ	بیدار ہونا
〃	هَبَّ۔ هُبُوْبًا	ہوا کا چلنا، اٹھنا، نیند سے
〃	قَطَفَ۔ قَطْفًا	پھول وغیرہ کا توڑنا
۵۱	إنْسَلَخَ	ختم ہونا

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۵۱	أبْصَرَ	دیکھنا
〃	الظَّمَأُ	پیاس
〃	إبْتَلَّ	تر ہونا
〃	العُرُوْقُ	رگ
〃	عِرْقٌ	〃
〃	كَنَسَ۔ كَنْسًا	جھاڑو دینا
〃	الجَائِزَةُ	انعام
〃	ج الجَوَائِزُ	〃
〃	الماجِنُ	بے حیا۔ مسخرہ
〃	الكُتُبُ الماجِنَةُ	فحش لٹریچر
〃	النَّاشِئ	نوخیز۔ نوعمر
۵۴	الرَّصِيْفُ	پلیٹ فارم
〃	الحَمَامَةُ	کبوتر۔ فاختہ
〃	عَجَنَ عَجْنًا	آٹا گوندھنا
〃	خَبَزَ۔ خَبْزًا	روٹی پکانا
〃	أرْسَلَ إلَيْهِ	بلا بھیجا۔ بلوایا
〃	إرْتَوَيْتُمْ	سیراب ہونا
〃	الإرْتِوَاءُ	〃
〃	تَغَيَّمَ	ابر آلود ہونا
〃	رِيْحٌ عَاصِفٌ	آندھی، تیز و تند ہوا
〃	قَلَعَ۔ قَلْعًا	اکھاڑ پھینکنا
۵۵	أطْلَقَ	بندوق چلانا۔ چھوڑنا، کھلا کرنا

www.KitaboSunnat.com

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۵۵	البُنْدُوقِيَّةُ	بندوق
"	المَرْكَبُ - المركبة	سواری
"	المُصَلّٰى	عیدگاہ
"	الدَّقِيقُ	آٹا
"	العَجِينُ	گوندھا ہوا آٹا
"	الرَّغِيفُ	روٹی
"	ج الرَّغَائِفُ	
۵۷	شَمَّ - شَمًّا	سونگھنا
"	مَرِحَ مَرَحًا	حد سے زیادہ خوش ہونا
"	تَمَثَّلَ	اطاعت کرنا
"	(الامتثال)	
"	السَّافِرَاتُ ج	بے پردہ
"	الحَوَائِجُ ج	ضروریات
"	حَاجَةٌ	
"	مَحَقَ يَمْحَقُ	مٹانا
"	مَحْقًا	
"	يُرْبِي	بڑھانا، اضافہ کرنا
"	كَرِيمُ الطَّبْعِ	شریف مزاج
۵۸	البَرْقُ	بجلی
"	خَطِفَ خَطْفًا	اچک لینا
"	الشَّبَكَةُ	جال
"	الشِّبَاكُ	

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۵۸	السُّمْعَةُ	شہرت
"	السِّبَاحَةُ	تیرنا - تیراکی
۵۹	الصَّدَاقَةُ	دوستی
"	اللَّئِيمُ	کمینہ
۶۰	رَبِحَ - رَبْحًا	نفع اٹھانا
"	حَرَثَ - حَرْثًا	جوتنا - بونا
"	بَذَرَ - بَذْرًا	بونا - بیج ڈالنا
۶۲	حَصَدَ حَصْدًا	کھیت کاٹنا
۷۰	المُسْتَشْفَى	ہسپتال
"	الارْتِشَاءُ	رشوت لینا
"	حُظِرْنَ	روک دی گئیں
	جمع مؤنث	
"	السُّفُورُ	بے پردگی
"	المَلَأُ	گروہ - پارٹی کے لوگ
"	قَبَضَ (علی)	گرفتار کرنا
"	قَبْضًا	
"	محل الشرطة	پولیس اسٹیشن تھانہ
"	بُهِتَ	ہکا بکا رہ جانا
۶۸	لَدَغَ يَلْدَغُ	ڈسنا - ڈنک مارنا
"	لَدْغًا	
"	الجُحْرُ	سوراخ - بل
	أَجْحَار	

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۶۸	اَلْإِخْتِبَارُ	آزمائش ، جانچ ، امتحان
"	اَلْبَلِيَّةُ	آزمائش ، مصیبت
"	اَلتَّضْحِيَةُ	قربانی
	اَلْمَوَاهِبُ ج	عطیہ ۔ فطری صلاحیت
"	مَوْهَبَةٌ	
"	اَلْخَرِيْفُ	جاڑے اور گرمی کے درمیان کا زمانہ
"	اَلرَّبِيْعُ	فصل بہار
"	طحن طحناً	آٹا پیسنا
"	اَلرَّحٰى	چکی
"	اَلطَّاحُوْنُ	چکی
۷۱	تَلَقّٰى	پانا ، لینا ، حاصل کرنا
"	سَاحَةُ الحرب	میدان جنگ
"	اَلْغَابَةُ	جنگل
۷۲	اَلتَّغْرِيْدُ	چہچہانا
"	اَلْكُلِّيَّةُ	کالج
۷۴	اَلْقَرَوِيُّ	گاؤں کا رہنے والا ، دیہاتی
"	يُغَنِّيْ	گاتا
"	تَنَشَّقَ (س)	ہوا کھانا
"	رَقَعَ ۔ رَقْعاً	کپڑے میں پیوند لگانا
"	اَلْحِوَارُ	بات چیت ، سوال و جواب
"	اَلْجَرْحٰى ج جَرِيْحٌ	زخمی
۷۵	اَلْمُبَارَاةُ	میچ ۔ مقابلہ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۷۵	لَا يَتَنَاهَوْنَ	باز نہیں رہتے
"	اَلْأَتْرَابُ ج	ہمجولی
	تِرْبٌ	
۷۹	اِصْطَبَرَ	کسی بات پر صبر کرسکنے کا قادر ہونا
"	اَلْكَيْلَ	پیمانہ (رقیق و سیال چیز کے لئے)
"	كِلْتُمْ كَالَ (كَيْلٌ)	ناپنا (برتن سے)
"	قَاسَ يَقِيْسُ	ناپنا (گز سے)
"	زِنُوْا (وَزَنَ يَزِنُ)	وزن کرنا
"	اَلْقِسْطَاس	ترازو
"	طَغٰى طُغْيَاناً	حد سے بڑھ جانا ، سرکشی کرنا
"	قَرِّيْ (قَرَّ)	ٹھنڈا کرنا (آنکھ کا)
"	مؤنث واحد امر	
"	اَلْحُلُمُ (ص)	بلوغ ، بالغ ہونا
"	اَلْحَمَّالُ	قلی
"	اكترى	کرایہ پر لینا ، کرایہ کرنا
۸۱	اَلْمَغْلُوْلَةُ	بندھا ہوا (رسی) سے
"	اَلْإِمْلَاقُ	فقر و فاقہ
"	اَلْمَرَحُ	اترانا ، ناز سے چلنا
"	لَا تَقْفُ	ٹوہ میں لگنا ، پیچھے پڑنا
"	اَلتَّجَسُّسُ	ٹوہ میں لگنا
"	اَلْإِغْتِيَابُ	غیبت کرنا
"	اَللَّمْزُ	عیب لگانا

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۸۱	التَّنَابُزُ	بُرے القاب سے یاد کرنا
〃	البَخْسُ	حق تلفی کرنا۔ کمی کرنا کسی کے حق میں
〃	لَا تَعْثَوْا	کفر و فساد میں حد سے زیادہ بڑھ جانا
۸۵	الغَرْبِيُّوْن	یورپین۔ اہل یورپ
〃	سَمَا يَسْمُوْا	بلند ہونا
〃	الاختراعُ	ایجاد
〃	التَّافِهُ	حقیر و معمولی
〃	الكِبْرِيْتُ	دیا سلائی۔ گندھک
〃	العَوَاصِفُ ج عَاصِفَةٌ	آندھی
〃	اُقْتُلِعَ	جڑ سے اکھاڑ پھینکنا
۸۶	المِحْرَاثُ	ہل
〃	الإبْتِعَادُ	دور رہنا، دور ہونا
〃	الكَلَأُ	گھاس
۸۷	كَدَّ يَكُدُّ كَدًّا	محنت مشقت سے کام کرنا، حصول رزق کی کوشش کرنا
〃	الشُّئُوْنُ شَأْنٌ	شئون المنازل گھر کے کام
〃	أَسْدَى	بھلائی کرنا۔ اچھا سلوک کرنا
۸۸	سَهِرَ سَهَرًا	رات کو جاگنا

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۸۸	تَهَجَّدَ يَتَهَجَّدُ	رات کو جاگ کر تہجد پڑھنا
〃	نَحَتَ نَحْتًا	پتھر تراشنا
〃	نَزَعَ نَزْعًا	کھینچنا
〃	الدَّلْوُ ج الدِّلَاءُ	ڈول
〃	نَطَحَ نَطْحًا	سینگ مارنا
〃	رَكَلَ يَرْكُلُ رَكْلًا	لات مارنا
〃	الكَبْشُ	مینڈھا
〃	وَأَدَ يَئِدُ وَأْدًا	زندہ دفن کرنا
۹۲	الخَفِيْرُ	پہرہ دار۔ چوکیدار
〃	سِيْمَا	علامت
۹۴	السَّفَهُ والسَّفَاهَةُ	حماقت
〃	المُعَوِّقُ	رکاوٹ پیدا کرنے والا
〃	العَشِيْرَةُ	عزیز و رشتہ دار
۹۵	المَوْعِدُ	وعدہ کا وقت۔ وعدہ کی جگہ
〃	المَتْحَفُ	عجائب گھر
〃	غَامَ يَغِيْمُ	ابر آلود ہونا
〃	العَشَاءُ	شام کا کھانا
〃	عَلَفَ عَلْفًا	چارہ کھانا
۹۶	أُوْرُبَّا	یورپ
〃	الأُرُزُّ	چاول
〃	الحضارة الوثنية	بت پرستانہ تہذیب
۱۰۰	يَنْتَصِرُ	بدلہ لینا

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۱۰۰	عَطَفَ (علی) عطفاً	مہربان ہونا
〃	بعدَ الغد	پرسوں
〃	لَتُجِیدِنَّہٗ (أجادَ)	کسی کام کو حسن وخوبی سے کرنا
〃	یَقْتَصِدُ	میانہ روی اختیار کرنا
〃	الشَّمْسُ	دھوپ، سورج
〃	التَّجْرِیبُ	تجربہ کرنا
〃	تَسَوَّدُوا	سردار بنائے جاؤ
〃	أُرَوِّحُ (الترویح)	راحت بخشنا۔ تفریح کرنا
۱۰۸	بَلَعَ۔ بَلْعاً	نگلنا
〃	المَضْغُ (مص)	چبانا
۱۱۲	جُنَیْنَةُ الحیوانات	عجائب گھر چڑیا خانہ
〃	المَتْحَفُ	مردہ عجائب گھر۔ میوزیم
۱۱۳	الفُطُورُ	ناشتہ
۱۱۴	الدَّقِیقَةُ ج الدَّقَائِقُ	منٹ
۱۱۵	کَابَدَ یُکَابِدُ	جھیلنا
۱۱۸	الحُکْمُ	فیصلہ
۱۲۲	الخَزَنَةُ	جمع خازن۔ داروغہ
〃	المُلِمَّةُ	مصیبت آفت
〃	الحَفَاوَةُ	عزت واکرام

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۱۲۴	الخَلِیقَةُ ج الخَلَائِقُ	عادت واطوار
۱۲۵	العَیْلَةُ	محتاجی
〃	الطِّبَاعُ	افتاد طبع۔ مزاج
〃	المُکَافَاةُ	بدلہ
〃	فَتَرَ۔ فُتُوراً	ماند پڑجانا، سست پڑجانا
〃	البَازِغَةُ	طلوع ہونے والا
〃	أَسَرَّ إلَیْہِ	رازداری کی بات کہنا
۱۲۸	الجِیلُ ج أَجْیَالٌ	نسل
۱۳۱	الحَفِیرَةُ	گڑھا
〃	الحَتْفُ	موت
۱۳۳	الهَوَاءُ الطَّلْقُ	صاف ہوا
〃	القُرْصُ	ٹکیہ
〃	الکَدَرُ۔ الکَدَرُ فی الحیاة	کلفت
〃	المُتَأَخِّرُ	لیٹ
۱۳۴	المُتْعَبُ	تھکا ماندہ، تھکاہارا
〃	المِرْوَحَةُ	پنکھا
〃	الیَبَسُ	خشکی (زمین)
〃	أَسَاءَ (إلی)	کسی کے حق میں برائی کرنا
〃	الانْغِمَاسُ	منہمک ہونا۔

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۱۳۶	التَّرَفُ	عیش وتنعم
"	یُوَاسُوْنَ	غمخواری بمصیبت
	المواساة	میں کام آنا
۱۴۰	النَّجِیْبُ ج	لائق - اچھا
	النُّجَبَاءُ	
"	المُتَّسِخُ (الاتساخ)	گندہ
"	الأَقْذَارُ ج	گندگی
"	قَذَرٌ	
"	تَبَیَّنَ	واضح ہونا - واضح طور
		پر جان لینا کسی بات کا
"	القُسَاةُ جمع قاسی	سخت گیر - سختی کرنا
"	الفُؤَادُ	دل
"	الفَارِغ	خالی
"	المُتَجَوِّسُ	مارا مارا پھرنے والا
۱۴۳	الشِّبْرُ	بالشت
"	المَنَاظِرُ البَهِیْجَةُ	دلکش منظر
"	حَفَلَ حَفْلاً	پرواہ کرنا
۱۴۹	الرُّشْدُ	ہدایت
"	الغَیُّ	گمراہی
"	المُتَقَلِّبُ	متلون جو کسی ایک
		بات پر نہ ٹھہرے
"	الفَاکِهَانِیُّ	میوہ فروش

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۱۴۹	المُتَنَافِسُ	سبقت کرنے والا
		رشک کرنے والا
۱۵۲	قَضَی عَلَیْهِ	کام تمام کرنا - خاتمہ کردینا
"	أَجْدَبَ	خشک سالی کا ہونا
۱۵۳	الیُسْرُ	فراخی - خوشحالی
"	صَفَرَ صَفِیْرًا	سیٹی دینا
۱۵۵	المُحَافِظ	گارڈ
"	زَهَقَ زُهُوْقًا (النفس)	جان کا نکلنا
	(الباطل)	دور ہونا
"	السَّمُوْمُ مونث	لُو
"	لَفَحَ یَلْفَحُ	جھلسنا
۱۵۶	المِنْشَارُ	آرہ
"	الحَرِیْقُ	آگ کا لگنا
"	البَیْضُ	انڈا
"	بَیْضَةٌ	
"	زَهِدَ یَزْهَدُ	بے رغبت کرنا
۱۵۹	البِیْئَةُ	ماحول
"	المُخَیِّلَةُ	ذہن - تصور
"	رَحَّبَ بِهِ	خیر مقدم کرنا
"	غَادَرَ	چھوڑنا - ترک کرنا
"	رَبَطَ عَلَی قَلْبِهِ	دل کو مضبوط کرنا
"	الحَنُوْنُ	مہربان

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی	نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۹	تَلَقّٰی	پانا	۱۶۹	الطَّبِیْعِیُّ	قدرتی۔ فطرتی
〃	اَلْهَلَعَةُ	گھبراہٹ بےتابی پریشانی		کَلَأَهٗ کَلْأً	حفاظت کرنا

اُردو سے عربی

	اُردو	عربی	نمبر صفحہ	اُردو	عربی
۱۶	جنگل	الغابة ج الغابات	۲۸	خوشگوار	الرَّائِقُ
〃	شبنم	النَّدٰی	〃	پارک	المُتَنَزَّهُ۔ الحَدِیقَةُ
〃	تپائی	الطَّاوِلَةُ الصَّغِیرَةُ	〃	دلفریب	البهیج ۔ الجاذب
〃	کرسی	الکُرْسِیُّ	〃	تہذیب و تمدن	الحَضَارَةُ
〃	ڈیسک	المنضدة ج المناضد	〃	مغربی	الغَربی
〃	تولیہ	المنشفة	〃	ترانہ	الأُنشُودَةُ ج الاناشید
〃	ٹوپی	القَلَنْسُوَةُ	〃	گیت	الأَغْنِیَّةُ ج الاغانی
〃	تکیہ	الوِسَادَةُ	〃	گرمی	الحَرُّ
〃	ہار	العِقْدُ	〃	رنگ	اللَّوْنُ
〃	سڑک	الشَّارِعُ ج الشَّوارِعُ	〃	مہک	الأَرِیجُ
〃	موٹا	السَّمِینُ	〃	شکار	الصَّیْدُ
۲۵	نیلا	الأزرقُ ج زُرْقٌ	〃	بندوق	البُنْدُقِیَّةُ
〃	روشن	المُشْرِقَةُ	〃	چاندی	الفِضَّةُ
〃	گہرا	العَمِیقُ	〃	لوہا	الحَدِیدُ
〃	انار	الرُّمَّانُ	〃	پاکیزگی	الطَّهَارَةُ
〃	گھڑی	السَّاعَةُ	〃	ارادے	العَزَائِمُ ج عَزِیمَةٌ
〃	تعلیم یافتہ	المُتَعَلِّمُ	〃	خوشنودی	الرِّضٰی
〃	خونریز	الدَّامِیَةُ	۳۲	چیونٹی	النَّمْلَةُ
۲۸	آئینہ	المِرْآةُ	〃	سمجھ	الفَهْمُ۔ الفِرَاسَةُ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۳۲	شترمرغ	النَّعَامُ و نَعَامَةٌ
〃	ٹانگ	الرِّجْلُ ج أَرْجُلٌ
〃	اطاعت گزار	المُطِيعُ ج المُطِيعُونَ
〃	معمار	البَنَّاءُ ج البَنَّاؤُونَ
۳۳	تعظیم کرنے والے	المُكْرِمُونَ
〃	وطن کا پرستار	مُحِبُّ الوَطَنِ
〃	سوار	الرَّاكِبُ
〃	باشندہ	السَّاكِنُ
〃	کارخانہ	المَعْمَلُ۔ المَصْنَعُ ج مَصَانِعُ
〃	مزدور	العَامِلُ۔ الأَجِيرُ
۳۴	ہاتھ کی صفائی	سُرْعَةُ اليَدِ
〃	تیزی	
〃	ڈائل	المِينَاءُ
۳۵	فٹ بال	كُرَةُ القَدَمِ
〃	تیراندازی	الرَّمْيُ
〃	چرچا	الصِّيتُ۔ الذِّكْرُ
〃	آب وہوا	المَنَاخُ
〃	سیاح	السَّيَّاحُ
〃	پازیب	الخَلْخَالُ، الحَجْلُ ج أَحْجَالٌ
〃	بالی	القُرْطُ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۳۵	کارنامہ	الصَّنِيعَةُ ج الصَّنَائِعُ
〃	شہرت	الصِّيتُ
۳۶	انگوٹھی	الخَاتِمُ
〃	نگینہ	الفَصُّ
〃	پیغام	الرِّسَالَةُ
〃	چالبازی	الدَّهَاءُ، المَكْرُ
〃	دھار	الحَدُّ
〃	تلوار کا دستہ	القَائِمَةُ
〃	نیام	الغِمْدُ
〃	گڑیا	الدُّمْيَةُ ج الدُّمَى
〃	کھلونا	الأُلْعُوبَةُ
〃	لٹو	الدُّوَّامَةُ
〃	بیل کا ڈکارنا	الخُوَارُ
〃	سینگ	القَرْنُ
〃	زین	السَّرْجُ
۳۷	سرسبز وشاداب	الخَصِيبُ المُخْصِبُ
〃	سخت	الشَّدِيدُ
〃	پہرہ دار	الحَارِسُ، الخَفِيرُ
〃	بند ہونا۔ کھڑی ہونا	وَقَفَ يَقِفُ
〃	کشادہ	الوَاسِعُ
〃	گھنا	الأَغَنُّ بِالنَّبْتِ الغَنَّاءُ
〃	ابرآلود	المُتَغَيِّمَةُ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۴۱	اسٹیشن	المَحَطَّةُ
۴۲	میزبان	المُضِیفُ
"	نیکوکار	الصَّالِحُ
"	استانی	المُعَلِّمَةُ
"	بڑھئی	النَّجَّارُ
۴۳	سلیٹ	لَوحُ الحَجَرِ
"	پیارا	المُحَبَّبُ
"	ڈھلتی چھاؤں	ظِلٌّ زَائِلٌ
"	تہذیب	الثَّقَافَةُ
"	اسلامی نظام	النظام الاسلامِي
"	دلکش	البَهِيجُ
"	ڈاکٹر	الدُّكتُورُ الطَّبِيبُ
"	وکیل	المُحَامِي
"	روشندان	النَّافِذَةُ
۴۷	دلچسپ آدمی	خفیف الرّوح المتم
"	وفادار	الوَفِيُّ
"	سواری	المَركَبُ
"	شکاری	الصَّيَّادُ
"	سفیر	السَّفِيرُ ج سُفَرَاءُ
"	نمائندہ	المُمَثِّلُ
۵۰	ناشکرگزار	الكَفُورُ
"	روشن ہونا (چراغ وغیرہ)	إتَّقَدَ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۵۲	ہوائی جہاز	الطَّيَّارَةُ
"	خونخوار	الضَّارِيَةُ ج الضَّوَارِي
"	بھیڑیا	الذِّئبُ ج الذِّئَابُ
۵۵	جگانا	أَيقَظَ
"	سحری کھانا	تَسَحَّرَ
"	کھانا کھلانا	أَطعَمَ
"	موٹر۔بس	السَّيَّارَةُ
"	ٹکٹ (موٹر۔ریل وغیرہ)	التَّذكِرَةُ ج التَّذَاكِيرُ
"	چائے	الشَّاي
"	تقریر کرنا	خَطَبَ
۵۶	کپڑا پہنانا	كَسَا يَكسُو
"	خوشحال	سَرِيٌّ ج أَسرِيَاءُ
۵۹	چھا جانا	غَشِيَ يَغشَى
"	جلانا۔روشن کرنا	أَوقَدَ
۶۰	بگاڑ	الفَسَادُ
"	نیکی (بھلائی)	المعروف
۶۱	فیل ہونا	رَسَبَ۔سَقَطَ
۶۲	شادی	العُرسُ
"	صلہ	الجَزَاءُ۔الثَّوَابُ
"	باز آنا	إمتَنَعَ
۶۴	کھودنا	حَفَرَ حَفرًا
"	جھاڑو دینا	كَنَسَ كَنسًا

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
٦٦	دوھنا	حَلَبَ - حَلْبًا
"	چرواہا	الرَّاعِي
٦٧	شہید کیا جانا	اُسْتُشْهِدَ
"	خلیفہ مقرر کیا جانا	اُسْتُخْلِفَ
"	شراب	الخَمْرُ
"	نوحہ کرنا	النِّيَاحَةُ - نَاحَ يَنُوحُ
"	پھانسی	الشَّنْقُ
"	پھانسی دینا	صَلَبَ يَصْلُبُ صَلْبًا
٦٨	سیرت وکردار	الخُلُقُ
"	کاشت کرنا	زَرَعَ - زَرْعًا
"	روئی	القُطْنُ
"	سرسوں	الخَرْدَلُ
"	سیراب کرنا، سینچنا	سَقَى - يَسْقِي
"	صوبہ	المُقَاطَعَةُ
٦٩	ریشم	الحَرِيرُ
"	کپڑا بننا	نَسَجَ يَنْسِجُ نَسْجًا
"	الماری	الدُّولَابُ
"	شیشم	السَّاسَمُ
"	ساگون	السَّاجُ
٧٣	ٹہلنا سیر وتفریح	التَّنَزُّهُ - التَّفَرُّجُ
"	مور	الطَّاوُوسُ
"	کوٹ	السُّتْرَةُ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
٧٦	ورزش	الرِّيَاضَةُ البَدَنِيَّةُ
"	پوسٹ آفس	مَرْكَزُ البَرِيدِ
"	ایکسپریس	السَّبَّاقُ
٧٩	چاق وچوبند رہنا	نَشِطَ - نَشَاطًا
"	شعر پڑھنا	أَنْشَدَ
"	ہوشیار رہنا	حَذِرَ - حَذَرًا
٨٢	مایوس ہونا	يَئِسَ - يَيْأَسُ
"	دوپہر	الظَّهِيرَةُ
"	عادت ڈالنا	التَّعَوُّدُ
٨٥	پھاڑنا	مَزَّقَ
"	سوجنا	تَوَرَّمَ
"	ڈاکو	قَاطِعُ الطَّرِيقِ
		قُطَّاعُ الطَّرِيقِ
٨٦	لیڈر	الزَّعِيمُ ج زُعَمَاءُ
"	گرفتار کرنا	أَسَرَ - يَأْسِرُ
"	معزول کرنا	عَزَلَ - عَزْلًا
٨٧	سہیلی	الصَّدِيقَةُ
"	پٹھا	العَصَبُ ج أَعْصَابٌ
"	جھوٹا (پس خوردہ)	السُّؤْرُ
٨٨	چہچہانا	التَّغْرِيدُ (س)
٨٩	درخت لگانا	الغَرْسُ
"	آٹا	الدَّقِيقُ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
۸۹	آٹا پیسنا	طَحَنَ - طَحْنًا
〃	کتے کا بھونکنا	نَبَحَ - نُبَاحًا
〃	پتہ بتانا	دَلَّ عَلَيْهِ
〃	شیر کا دھاڑنا	زَمْجَرَ - زَأَرَ
〃	مرغ کا بانگ دینا	صَاحَ يَصِيحُ (اصل معنی چیخنا)
〃	تجارت کرنا	إِتَّجَرَ يَتَّجِرُ
〃	جواب دینا خط کا	رَدَّ إِلَيْهِ الْجَوَابَ
۹۱	بجلی کی کڑک	الرَّعْدُ
〃	یقین کرنا	إِسْتَيْقَنَ
〃	امید منقطع کرنا	قَطَعَ الرَّجَاءَ
۹۲	ذخیرہ	النَّاضِجُ
۹۶	اعتراف کرنا	أَقَرَّ (بِهِ)
〃	پھل توڑنا	جَنَىٰ يَجْنِي
۹۸	باطل کے آگے جھکنا	خَضَعَ لِلْبَاطِلِ
〃	افشا کرنا	أَفْشَىٰ
〃	معاملہ میں تنگی کرنا	قَتَرَ - قُتُورًا
〃	فضول خرچی کرنا	أَسْرَفَ
۱۰۲	جہاد کرنا	جَاهَدَ
〃	مقدمہ پیش کرنا	رفع اليه المرافعة
〃	بگاڑنا	أَفْسَدَ
〃	ناراض ہونا	سَخِطَ وَجَدَ (عَلَى)
۱۰۲	محاسبہ کرنا	حَاسَبَ
۱۰۳	چہل قدمی کرنا	التَّفَرُّجُ
〃	مسواک کرنا	إِسْتَاكَ
〃	پریشان حال	الْبَائِسُ
〃	خبر گیری کرنا	تَعَهَّدَ (بِهِ)
۱۰۵	غیبت کرنا	إِغْتَابَ
〃	مذاق کرنا	سَخِرَ - سَخْرًا
〃	ڈانٹنا	زَجَرَ - زَجْرًا
۱۰۶	نرمی کا برتاؤ کرنا	رفق (بِهِ)
۱۰۷	دھیمی روشنی	النور الضئيل
〃	ہوائی اڈہ	الْمَطَارُ
〃	غلہ	الْحُبُوبُ
〃	مہتمم مدرسہ	عَمِيدُ الْمَدْرَسَةِ
	〃	نَاظِرُ الْمَدْرَسَةِ
۱۰۸	ضروری سامان	الْحَوَائِجُ الضَّرُورِيَّةُ
〃	ہمت افزائی کرنا	حَفَزَ - شَجَّعَ
〃	ہدایت پانا	إِهْتَدَىٰ
۱۱۰	کلی کرنا	مَضْمَضَ
〃	نہار منہ	عَلَى الرِّيقِ
۱۱۵	جہاز (بحری)	الْمَاخِرَةُ
〃	بادبانی کشتی	السفينة الشراعية
〃	کاغذ	الْقِرْطَاسُ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
١٢٥	قدرت کی کاریگری	صُنْعُ اللّٰه
"	بیج	اَلْبَذْرَۃُ
"	تنگدست	المُعْتَرُّ
١٢٦	گمشدہ دولت	الضَّالَّۃُ
١٢٩	عذر چاہنا	اِعْتَذَرَ
"	عذر قبول کرنا	عَذَرَ - عُذْرًا
"	پرواہ کرنا	حَفَلَ (بِہٖ)
١٣٢	کھو جانا	فَقَدَہٗ - فَقْدًا
"	نقب زنی	نَقَبَ - نَقْبًا
١٣٥	شاندار	الفَخْمُ، الشَّامِخُ
"	تنگ	الضَّیِّقُ
"	بے گناہ	البَرِیْءُ
"	خطاکار	الخَاطِئُ ج الخَاطِئُوْنَ
"	تالاب	التُّرْعَۃُ ج التُّرَعُ، الغَدِیْرُ
١٣٧	منہمک	المُنْغَمِسُ، المُشْتَغِلُ
"	سرگوشی کرنا	نَاجَی یُنَاجِی المُنَاجَاۃُ
١٤٠	مشکل	الصَّعْبُ ج صِعَابٌ
١٤١	میل	المِیْلُ ج الأَمْیَالُ
"	پیدل چلنا	مَشَی رَاجِلًا، المَشْیُ عَلَی الأَقْدَامِ
"	مہنگا ہونا	غَلَا یَغْلُو غَلَاءً
"	نرخ	السِّعْرُ
"	ہوا کا بند ہونا	رَکَدَ (الرِّیْحُ)
١٤٢	کشمکش	النِّزَاعُ، الصِّرَاعُ
"	جھانکنا	أَطَلَّ یُطِلُّ
١٤٤	جی چرانا	کَسِلَ - کَسَلًا
"	حکومت کرنا	حَکَمَ عَلَی البِلَادِ

نمبر صفحہ	الفاظ	معانی
١٤٣	سادہ زندگی گزارنا	عاش حیاۃ ساذجۃ
"	تنعم و آسائش	التَّرَفُ
"	ترقی کرنا	اِرْتَقَی - نَہَضَ
"	مداہنت	المُدَاہَنَۃُ
١٤٧	پوشیدہ ہونا	خَفِیَ عَلَیْہِ
"	موجودہ حالت	الحَاضِرُ
"	مطمئن	القَانِعُ، الرَّاضِی
١٥٠	ہسپتال	المُسْتَشْفَی
"	فوارہ	الفَوَّارَۃُ
"	اونی لباس	الملابس الصوفیۃ
"	مضائقہ	الحرج، لا بأس علیہ
١٥١	قہوہ خانہ	المَقْہَی ج المَقَاہِی
١٥٢	گھونسلہ	العُشُّ ج العُشُوْشُ
١٥٣	فوج در فوج	أَفْوَاجًا
"	تلوار کھینچنا	سَلَّ السَّیْفَ
"	بیہوش ہونا	أُغْمِیَ عَلَیْہِ
"	بے ہوش	مُغْشِیًّا عَلَیْہِ
"	ریفری	الحَکَمُ
١٥٥	کھلاڑی	اللَّاعِبُ
١٥٨	کام لینا	الاستخدام
"	ایجادات و انکشافات	الاِخْتِرَاعَاتُ وَالاِکْتِشَافَاتُ
"	آبادی	العُمْرَانُ
"	کرایہ کرنا	اِکْتَرَی

پاکستان میں کچھ پبلشرز ہمارا ادارہ (مجلس نشریات اسلام کراچی) کی درسی کتب غیر قانونی طور پر شائع کر رہے ہیں، جو ایک قانونی اور اخلاقی طور پر جرم ہے ہم یہ خط ثبوت کے طور پر شائع کر رہے ہیں کہ درسی کتب کی اجازت صرف مجلس نشریات اسلام کراچی کو ہے۔

Phone 22948

مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ

NADWA BOOK DEPOT

P. O. Box 93, LUCKNOW.

No-----　　　　Date 3/3/77

١٢ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء محض ایک تجارتی ادارہ نہیں بلکہ ہندوستان کی تعلیم درسگاہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا ایک اشاعتی مرکز ہے۔ یہاں کی تمام درسی کتب مثلاً قصص النبیین، القراءۃ الراشدہ، اور معلم الانشاء و دیگر کتب کی اشاعت کی اجازت اب تک پاکستان کے کسی بھی تاجر کو نہیں دی گئی تھی، لیکن بعض اہم وجوہات کی بنا پر اس کی طباعت کے مکمل اختیارات جناب مولوی فضل ربی صاحب ندوی پروپرائٹر مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی کو دیدیئے گئے ہیں۔

ان کے علاوہ کسی بھی تاجر کو مکتبہ کی کتابوں کی طباعت کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ مسلمانوں کا اخلاقی فرض ہوگا کہ ایک دینی ادارہ سے تعاون فرمائیں اور اپنی حسب ضرورت کتب کیلئے مندرجہ ذیل پتہ سے رابطہ قائم رکھیں۔

محمد تقی علی ندوی

منیجر مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء
لکھنؤ

مُعلِّمُ الانشاء

عربی تحریر و ترجمہ سکھانے کی ایک فنّی کتاب

حصہ دوم

از

مولانا عبدالماجد ندوی رح

سابق اُستاد ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مجلسِ نشریاتِ اسلام

۱۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱ کراچی ۷۴۶۰۰

مُعَلِّمُ الاِنشاء

(حصّہ دوم)

عربی ترجمہ و انشاء کا سلسلۂ نصاب، مع ضروری قواعد صرف و نحو

از
مولانا عبدالماجد ندویؒ
استادِ ادب دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

ناشر: فضل ربی ندوی
مجلس نشریاتِ اسلام
۱-کے-۳- ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱ کراچی ۱۸

نام کتاب ———— معلم الانشاء (حصہ دوم)
تالیف ———— مولانا عبد الماجد ندوی
طباعت ———— احمد برادرز پرنٹرز۔ کراچی
ضخامت ———— ۲۲۰ صفحات

فون ۶۶۰۰۱۹۶، ۶۶۰۱۸۱۷

اسٹاکسٹ: مکتبۂ ندوۃ۔ قاسم سینٹر اُردو بازار کراچی

ناشر
فضل ربی ندوی
مجلس نشریات اسلام ۱۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد نمبر ۱ کراچی نمبر ۱۸

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

آج سے پانچ چھ سال پہلے جب کہ میں یہاں (دارالعلوم ندوۃ العلماء میں) ادب عربی کی تکمیل کر رہا تھا، میرے ذمہ بعض ابتدائی درجوں میں ترجمہ وانشا کا کام سپرد تھا، میں نے اپنی آسانی کی خاطر چند مشقیں مرتب کرلی تھیں، کہ اگر ایک طرف کام میں آسانی ہو تو دوسری طرف ایک خاص نہج اور نظام کے تحت طلباء میں ترجمہ وانشار کی صلاحیت تدریجی طور پر ترقی کر سکے، اس کے بعد پھر مجھے چند ایسے انگریزی خواں احباب سے سابقہ پیش آیا جو عربی زبان کے شائق اور اس کے بتدی تھے، ان کے ذوق وشوق کو دیکھ کر بر وقت چند مشقوں کا اور اضافہ کرنا پڑا، اور ساتھ ہی ان مشقوں کے لئے صرف ونحو کے ضروری قواعد بھی لکھنے پڑے، اس سے پہلے صرف عربی سے اُردو اور اُردو سے عربی مشقیں لکھی گئی تھیں، مگر قواعد کے اضافہ کی ضرورت دوران تدریس میں ہم برابر محسوس کرتے رہے، ہم نے محسوس کیا کہ مجرد قواعد پڑھنے والے طلباء عربی سے اردو ترجمہ تو آسانی کے ساتھ کرلیتے ہیں مگر اردو سے عربی ترجمہ کا کام ان کے لیے مشکل ترین ہوتا ہے اور یہ اس لیے کہ قواعد کی عملی تطبیق کی مشق انھیں نہیں ہوتی، یوں بھی ایک بتدی کے لیے رٹے ہوئے قواعد کا بھول جانا یا پوری طرح گرفت میں نہ آنا ایک طبعی بات ہے۔

اس طرح ان چند ابتدائی مشقوں کے مرتب ہو جانے کے بعد ذہن وخیال میں پوری کتاب کا خاکہ بننے لگا، ادھر دارالعلوم کو اپنے (ادب عربی کے) نصاب کے سلسلے میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت تو تھی ہی، مگر دوسری طرف ملک کے طول وعرض میں بھی اس ضرورت کو پوری کرنے کے لیے کوئی دوسری کتاب نہ تھی، مولانا مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم کی مرتب

کردہ کتاب "الترجمۃ العربیۃ" دوسرے ایڈیشن کے بعد عرصہ سے ناپید ہو چکی تھی، اور مولانا مرحوم کے پاکستان منتقل ہو جانے کے بعد ان کی کثرت مشاغل کو دیکھتے ہوئے بظاہر اس کی توقع نہ تھی کہ از سرِ نو وہ اسے پھر مرتب فرما سکیں[1] گے۔ اس خیال نے ضرورت کا احساس اور زیادہ کر دیا مگر ان سب کے باوجود سال دو سال تک اس مسودہ میں کسی اضافہ کی نوبت نہیں آئی، اس کے بعد یہی ناقص اور ادھورا مسودہ حضرت الاستاذ مولانا علی میاں صاحب کی نظر سے گزرا، مولانا نے اسے دیکھ کر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا، اور پھر اسے مکمل کرنے کی فرمائش کی، درحقیقت یہ مولانا ہی کی تشویق اور پیہم مطالبوں کا ثمرہ ہے کہ ناچیز اسے کتابی صورت میں پیش کرنے کی جرأت کر سکا۔

اس کتاب کا پہلا حصہ گزشتہ سال ستمبر ۱۹۵۳ء میں طبع ہوا تھا، الحمد للہ کتاب تعلیمی حلقوں میں پسندیدگی کی نظروں سے دیکھی گئی ادب عربی سے ذوق آشنا، اہل علم اور حضرات اساتذہ نے اس حقیر کوشش کو سراہا، رسائل و مجلات نے بھی اچھے تبصرے لکھے اور متعدد حلقوں سے باقی حصوں کی تکمیل کے لئے فرمائشیں آئیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل، اور اس کی توفیق سے اس کا دوسرا حصہ پیش کر رہے ہیں، اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ بھی انشاء اللہ فوراً شائع ہو جائے گا۔

پہلے حصے کی طرح اس میں بھی تدریجاً معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

---

[1] مولانا مرحوم اپنی اس کتاب میں متعدد خامیاں محسوس فرماتے تھے اس لئے ان کا خیال تھا کہ آئندہ یہ جب کبھی چھپے تو نئی ترتیب اور نئے اضافہ کے بعد چھپے، الحمد للہ کہ مولانا نے اسے نئے سرے سے دو حصوں میں مرتب فرما دیا، پہلا حصہ ان کی زندگی ہی میں "مکتبہ چراغ راہ" کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

باب اول میں تمرین نمبر ۵ تک ہر دو چار مشق کے بعد ایک مسلسل مرتب مضمون دے دیا گیا ہے اور کوشش اس بات کی گئی ہے کہ دیے ہوئے قواعد کی مشق کے ساتھ مضمون کے تمام متعلقہ اجزاء کا بھی ذکر آجائے، اس قسم کی مشقوں کے مرتب کرنے میں غیر معمولی کاوش کرنی پڑی ہے خدا کرے یہ طریقہ مفید ثابت ہو۔ تمرین نمبر ۵ کے بعد باب دوم میں عربی وار دو کے چند منتخب ٹکڑے ترجمہ کے لیے دیے گئے ہیں تاکہ قواعد کی مشق سے آزاد ہو کر صرف ترجمہ کی مشق ہو سکے، باب سوم و چہارم (انشاء اور رسائل کے ابواب) کی ترتیب میں جدید مصری کتابوں سے پورا پورا استفادہ کیا گیا ہے، آسان موضوعات، مفید عناصر اور بعض اچھے مضامین ضروری حذف و اضافہ یا معمولی ترمیم و اصلاح کے بعد لے لیے گئے ہیں، اس طرح کتاب کو زیادہ سے زیادہ کارآمد اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں نمونہ کے لیے، موجودہ عرب اُدباء و کتاب کے چند ایسے رسائل بھی شامل کر دیے گئے ہیں، جو لفظی صناعیوں سے پاک اور تکلفات سے خالی ہیں، یہ تمام تر خطوط حضرت الاستاذ مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی کے نام لکھے گئے تھے اور یہی سہولت کے ساتھ ہمیں دستیاب بھی ہو سکے۔

آخر میں ہم حضرات اساتذہ اور ادب و انشاء کے معلمین سے خصوصیت کے ساتھ اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ وہ اس کی افادیت کو محسوس فرمائیں گے اور اس سے کام لیں گے۔ اگلے ایڈیشن میں انشاء اللہ اسے اور زیادہ منقح اور کارآمد بنانے کی کوشش کی جائے گی، نیز وہ بہت سی خامیاں جو ایک مبتدی مؤلف کی ترتیب و تالیف میں باقی رہ جانا یقینی ہیں، توجہ دلانے پر دور کر دی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں اہلِ علم حضرات کے مشورے ہمارے لیے تشکر و امتنان کے باعث ہوں گے۔ ذوق رکھنے والے ذہین طلباء کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور

دین سیکھنے والے طلبا، کو اس سے نفع بخشے۔

وما توفیقی الاّ باللہ العلی العظیم

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العٰلمین

ناچیز

عبدالماجد ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۱ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ (مطابق ۸ نومبر ۱۹۵۴ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدّمہ

(مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی، معتمد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ سید المرسلین

پیش نظر کتاب "معلم الانشاء" کا دوسرا حصہ، اور ترتیب نصاب کے اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے جس کا ہندوستان میں دارالعلوم ندوۃ العلماء نے آغاز کیا ہے، طویل تعلیمی تجربہ کے بعد دارالعلوم کے منتظمین و معلمین اس نتیجے پر پہونچے کہ نہ تو قدیم نصاب تعلیم اس عصر کی ضرورتیں پوری کر سکتا ہے، اور نہ اس سے علم و دین کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں، نہ کسی دوسرے عرب ملک کا نصاب تعلیم یہاں کے حالات پر منطبق اور یہاں کے دینی عربی مدارس کے لئے سودمند ہو سکتا ہے اگر ہندوستان میں دینی و عربی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا ہے (اور مسلمانوں کے وجود ملّی کے لئے یہ ناگزیر ہے) تو عربی مدارس کو (جو اب بھی ہندوستان میں سیکڑوں کی تعداد میں ہیں) اپنا مستقل نصاب تیار کرنا ہوگا، جس طرح ایک ملک کے لئے سیاسی خود مختاری اور معاشی خود کفالتی ضروری ہے، ایک علمی و دینی ادارہ (نظام عملی تعلیم) کیلئے خود کفالتی ناگزیر ہے اور جس طرح ایک زمین کا تناور اور بارآور درخت اُکھاڑ کر دوسری زمین میں نہیں لگایا جا سکتا اسی طرح ایک ملک کا نصاب اور ایک عہد کا تعلیمی ڈھانچہ دوسرے ملک میں اور دوسرے عہد میں نصب نہیں کیا جا سکتا۔

یہ کام تو دراصل بہت پہلے کرنے کا تھا اور اس کے لئے تمام عربی مدارس کا تعاون اور تقسیم عمل کے اصول پر کام کا آغاز ضروری تھا، ضرورت اس کی تھی کہ مختلف موضوع اور مختلف

فنون آپس میں تقسیم کر لئے جاتے اور مختلف علمی جماعتوں اور اداروں کے سپرد کر دیے جاتے، پھر باہمی مشورہ و اتفاق سے ان کو قبول کیا جاتا اور رائج کیا جاتا، ندوۃ العلماؑ نے یہ آواز بلند بھی کی، بعض اہل قلم نے مضامین بھی لکھے اور ان خطرات کو ظاہر کیا جو وقت کے اس فریضہ سے غفلت، قدیم نصاب پر جمود اور اسی طرح مستعجلانہ اور انفرادی ترمیم و تغیر سے دینی تعلیم کو لاحق تھے لیکن مسلمان وقتی و عوامی تحریکوں اور مدارس، جماعتی و اداری عصبیتوں کی وجہ سے اس حال میں نہیں تھے کہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرتے، آخر ندوہ کے کارکنوں اور خدمت گزاروں نے بنام خدا اس کام کو بطور خود شروع کیا، جو ان کے نزدیک دینی تعلیم کی بقا کے لئے ازحد ضروری تھا، اور جس سے اُمید ہوتی ہے کہ ہمارے عربی مدارس کو اس ملک میں زندگی کی ایک نئی قسط مل جائے گی اور وہ ترقی پذیر تعلیمی نظاموں کا ساتھ دے سکیں گے۔

انشاء تمام زندہ زبانوں کا ایک اہم مضمون ہے۔ موجودہ جمہوری دور اور صحافتی و مجلسی زندگی نے اس کی اہمیت کو اور روشن کر دیا ہے، دعوت و تبلیغ کے تقاضوں، ملکوں اور قوموں کے ارتباط و تعلق نے اس کو نہ صرف اجتماعی و ادبی بلکہ دینی اہمیت بھی بخش دی ہے، اولاً یہ مضمون ہمارے مدارس میں تقریباً محذوف رہا، پھر عربی زبان و ادب کا جو نصاب پڑھایا جاتا رہا وہ نہ صرف یہ کہ ملکۂ انشاء و ادا ما فی الضمیر میں مدد نہیں کرتا تھا بلکہ اس کی صلاحیتوں کو نقصان پہونچاتا تھا، اور اس کی قوت کو مفلوج کرتا تھا، ظاہر ہے کہ "مقامات حریری" کا (جو ہمارے ادبی نصاب کا سرمایہ ہے) اس زمانہ میں تتبع نہیں کیا جا سکتا اور اس کا اسلوب تحریر، اس کا ادبی ذخیرہ اور جو ذوق اس سے بیدار ہوتا ہے وہ نئے حالات و ضروریات میں ہمارا ساتھ نہیں دے سکتا، بلکہ قدم قدم پر قلم کا قافیہ تنگ کرتا ہے اور اس کے پاؤں کی بیڑی بنتا ہے، نظم جو قدیم نصاب کے ادبی حصہ کا جزو اعظم ہے، انشاء و تحریر میں کچھ مددگار نہیں، اس کا نتیجہ یہ تھا اور ہے کہ ہمارے فضلاؑ

نظم میں اظہار خیال کو نثر کے مقابلے میں آسان سمجھتے ہیں، اور ان کی نظم ان کی نثر سے بدرجہا غنیمت ہے، حالاں کہ یہ بالکل ایک غیر فطری اور غیر واقعی بات ہے۔

ان حقائق و واقعات نے انشاء کے ایک ایسے سلسلہ کی ترتیب کی طرف متوجہ کیا، جو عربی مدارس کے اساتذہ کی پوری رہ نمائی کر سکے اور عربی مدارس میں تعلیم و انشاء کا نصاب بن سکے، اسی طرح وہ نحو کے ضروری قواعد کی عملی مشق و تمرین اور اجراء کا ذریعہ بھی بن سکے، وہ انشاء اور تحریر کے جدید ترین اصولوں اور تجربوں کے مطابق ہونے کے ساتھ اسلامی و دینی روح کا حامل بھی ہو کر یہ نصاب اُن مدارس کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جو دینی مدارس ہیں اور اُن کا مقصد دین کی خدمت اور ترجمانی ہے۔

عربی زبان و ادب کا نصاب مرتب ہو جانے کے بعد[1] صرف و نحو کی ایسی کتابوں کی ترتیب کی طرف توجہ کی گئی جو ابتدا میں کمسن طلبا کو ان کی مادری زبان میں فن کی تعلیم دیں[2] اس کے بعد ہی انشاء کے نصاب کی طرف توجہ کی گئی، یہ کام دارالعلوم کے دو نوجوان استادوں مولوی عبدالماجد صاحب ندوی اور مولوی محمد رابع ندوی کے سپرد کیا گیا، جو عربی کا اچھا ذوق رکھتے ہیں اور قدیم عربی ذخیرہ کے ساتھ نئی چیزوں اور زبان کی ترقیات پر نظر رکھتے ہیں اور ان کو انشاء کی تعلیم کا عملی تجربہ بھی ہے۔ گزشتہ سال مولوی عبدالماجد صاحب کا تیار کیا ہوا "معلم الانشاء" کا پہلا حصہ شائع ہو کر ملک میں مقبول ہو چکا ہے، اب دوسرا حصہ

---

[1] اس نصاب کی حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں قصص النبیین للاطفال ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ المحادثة العربیه ۱، القراءة الراشدة ۱، ۲، ۳، مختارات ۱، ۲۔ منشورات

[2] اس سلسلہ کی دو کتابیں تمرین النحو اور تمرین الصرف اور علم التصریف شائع ہو چکی ہیں۔

شائع ہورہا ہے، امید ہے کہ یہ بھی قبولیت حاصل کرے گا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا، تیسرا حصہ (مرتبہ مولوی محمد رابع) بھی تیار ہوچکا ہے اور اس کے بعد ہی انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ اس حصہ پر یہ سلسلہ مکمل ہو جائے گا۔

پہلے حصہ میں قواعد و احکام نحو کا حصہ زیادہ تھا، اس لئے کہ اس کتاب سے نحو و انشاء دونوں کی تعلیم پیش نظر تھی اور ابتدا میں کسی عجمی ملک میں نحو کے قواعد کے بغیر انشا کی تعلیم مشکل ہے، اس دوسرے حصہ میں بھی بقیہ ضروری قواعد آگئے ہیں پھر خالص انشاء کی مشقیں ہیں، قواعد میں بھی انھیں قواعد کا انتخاب کیا گیا ہے جو عملی اور روزمرہ کے ہیں، دقائق نحو اور "فقہ نحو" سے اس سلسلہ میں بحث نہیں۔

انشا میں چھوٹے چھوٹے مضامین، تراجم اور خطوط شامل ہیں، مضامین سے پہلے مصنف نے مضمون نگاری کے ضروری قواعد لکھ دیے ہیں اور ہر مضمون سے پہلے اس کے اجزا و عناصر دیدیے ہیں اور ضروری الفاظ بھی جمع کر دیے ہیں جن کے بغیر بندی مضمون نگار اظہار خیال پر قادر نہیں، مضامین روزمرہ کی ضروریات، ماحول اور گرد و پیش کے حالات و واقعات سے متعلق بھی ہیں اور اجتماعی اخلاقی اور دینی بھی ہیں، ادبی رنگینی اور تکلفات و قوافی سے پرہیز کیا گیا ہے اور ان سے پرہیز کرنے کا کم عمر و مبتدی طلبا کو بھی مشورہ دیا گیا ہے، مضامین میں عموماً کوئی نہ کوئی دینی عنصر یا نقطۂ خیال ضرور ہے کہ اس کے بغیر ہمارے نزدیک ہر ادبی نصاب بے روح اور بے نور ہے۔ خطوط میں بھی واقعیت، بے تکلفی اور سادگی کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں چند اصلی خطوط بعض عرب ادبا اور اہل قلم کے دے دیے گئے ہیں جن کو نمونہ بنایا جا سکتا ہے۔

بحیثیت مجموعی یہ کوشش بحمد اللہ بہت کامیاب ہے، اس سے ہمارے عربی مدارس پر عربی زبان کی حجت تمام ہوتی ہے، اس مفید سلسلہ کو اختیار نہ کرنے اور اس کے ذریعہ انشاء

دتحریر کی تعلیم نہ دینے کا عذر اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے مدارس یا تو ابھی تک اس مضمون کی اہمیت اور زمانہ کے جدید تغیرات سے واقف نہیں، یا کسی مفید چیز کے قبول کرنے اور الحکمۃ ضالۃ المومن پر عمل کرنے کے لئے جس وسعت نظر اور فراخ دلی کی ضرورت ہے اس کی ابھی کمی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے تعلیمی حلقے اور عربی مدارس اس کو اجنبی نگاہوں سے نہ دیکھیں گے، بلکہ اس کو اپنے ہی ایک فرد اور رفیق سفر کی کوشش تصور کریں گے کہ اس کے سوا ان کوششوں کی اور کوئی حقیقت نہیں۔

ابوالحسن علی ندوی

۱۹ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

مرکز دعوت اصلاح و تبلیغ
لکھنؤ
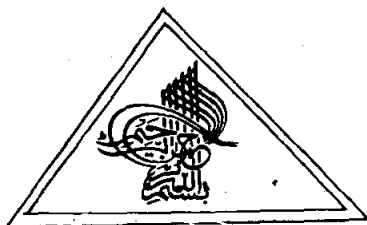
اَلبَابُ الأوّلُ

الدّرسُ الأوّل

مبتدا کی خبر، جملہ وشبہ جملہ کی صورتیں

پہلے حصہ میں آپ نے پڑھا ہے کہ مفرد ہی کی طرح جملہ اور شبہ جملہ بھی مبتدا کی خبر آتے ہیں مگر ہم نے صرف جملہ فعلیہ ہی کی مشق آپ کو بتائی تھی، اب ہم آپ کو جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ کی مشق بتانا چاہتے ہیں، ذیل کی مثالیں پڑھیئے اور تذکیر وتانیث اور واحد، تثنیہ، جمع میں مبتدا و خبر کے تطابق پر غور کیجئے۔

١۔ المصباحُ ضوؤہ شدیدٌ — ١۔ البنت خمارُھا جمیلٌ

٢۔ النجمان ضوؤھما شدیدٌ — ٢۔ البنتان ابوھما ضعیفٌ

٣۔ الرجال کسبھم حلالٌ — ٣۔ البنات ملابِسُھُنّ نظیفةٌ

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ جملہ فعلیہ کے خبر ہونے کی صورت میں جس طرح مبتدا کے لحاظ سے ضمیر ہی بدلتی ہے، اسی طرح یہاں جملہ اسمیہ کے خبر ہونے کی صورت میں بھی مبتدا کے مطابق (واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث کی)، ضمیر ہی بدلی ہے —— پہلی مثال میں المصباح

بتدا ہے اور ضَوْءُہٗ شَدِیْدٌ پورا جملہ المصباح کی خبر ہے ضوؤہ میں ہ کی ضمیر المصباح کی مناسبت سے واحد مذکر لائی گئی ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھئے ـــــ اس سلسلہ میں مزید ایک بات یہ سمجھ لیں کہ اَلْمُہَذَّبُ اَصْدِقَاؤُہٗ کَثِیْرُوْنَ جیسے جملوں میں آپ جو کثیرون کو جمع دیکھتے ہیں تو یہ اپنے بتدا اصدقاء کے لحاظ سے ہے، رہا المہذب تو اس کے لئے اصدقاؤہ میں ہ واحد ہی کی ضمیر ہے، اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

شبہ جملہ :- شبہ جملہ سے مراد جیسا کہ آپ کو پہلے حصہ میں بتایا جاچکا ہے، جار ومجرور اور ظرف زمان وظرف مکان ہے۔ جار ومجرور کی مثال جیسے النجاۃ فی الصدق ظرف زمان کی مثال جیسے الرَّاحَۃُ بَعْدَ التَّعَبِ اور ظرف مکان کی مثال جیسے السَّاعَۃُ تَحْتَ الْوِسَادَۃِ۔

حروف جارہ کی بحث پہلے حصہ میں گزر چکی ہے، ظرف زمان وظرف مکان کا مفصل ذکر آئے گا، عموماً جن اسمائے ظروف کا استعمال خبر میں ہوتا ہے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

قَبْلُ (پہلے)، بَعْدُ (بعد میں)، فَوْقَ (اوپر)، تَحْتَ (نیچے)، أَمَامَ قُدَّامَ (آگے)، خلف، وَرَاءَ (پیچھے)، إِزَاءَ، حِذَاءَ (سامنے، بالمقابل)، تِلْقَاءَ، تِجَاہَ (سامنے، بالمقابل)۔

یہ اسماء ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں، مگر کبھی ان کا مضاف الیہ حذف کردیا جاتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔

نوٹ :- (۱) جملہ فعلیہ کی طرح جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ بھی نواسخ کی خبر بنتے ہیں۔
(۲) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق یہ ہے کہ اسمیہ میں فعلیہ کی بہ نسبت زور اور تاکید ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جیسے قَامَ زَیْدٌ میں صرف ایک نسبت پائی جاتی ہے مگر جملہ اسمیہ جیسے زَیْدٌ قَامَ میں نسبت کی تکرار ہوجاتی ہے۔
آگے کی تمرینات میں خبر بہ صورت جملہ اسمیہ کی مشق اس لئے کرائی جارہی ہے کہ عربی زبان میں ایسی ترکیبیں اکثر وبیشتر آتی ہیں ورنہ اردو میں المصباحُ ضوؤہ شدیدٌ اور ضوءُ المصباحِ شدیدٌ کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں، فرق صرف عربی کے لحاظ سے ذہنی اور اعتباری ہے۔

التمرین ۱

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) الحمامة فوق الشجرة
(۲) السبّورة قدّام التلامیذ
(۳) المنزلُ أمام البیت
(۴) القنطرة فوق البحر
(۵) العندلیب من طیور الغرد
(۶) قلب الاحمق فی فیه ولسان العاقل فی قلبه
(۷) سلامة المرء فی حفظ اللسان
(۸) الجنة تحت اقدام الأمّهات
(۹) العَفوُ بعد المقدرة
(۱۰) الحیاء من الایمان
(۱۱) ید الله علی الجماعة
(۱۲) الاعمال بالنّیات

(۱۳) الغلول من حرِّ جهنم (۱۴) المياحة من عمل الجاهلية

(۱۵) الواشى والمرتشى كلاهما فى النّار

(۱٦) والله فى عون العبد ما كان العبد فى عون أخيه۔

التمرين ۲

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

(۱) تکیہ چارپائی پر ہے
(۲) قلم قمیص کی جیب میں ہے
(۳) کتابیں الماریوں کے اندر ہیں
(۴) لڑکے کھیل کے میدان میں ہیں
(۵) ششماہی امتحان اس ہفتہ کے بعد ہے
(٦) اساتذہ امتحان ہال میں ہیں
(۷) تاج محل آگرہ میں ہے
(۸) لال قلعہ جامع مسجد کے سامنے ہے
(۹) بیت المقدس فلسطین میں ہے
(۱۰) جامع ازہر مصر میں ہے
(۱۱) مصلیٰ شافعی چاہ زمزم کے اوپر ہے
(۱۲) ہوائی اڈہ اسٹیشن سے آگے ہے
(۱۳) قطب مینار دہلی میں ہے
(۱۴) مزدور گھر کی چھت پر ہیں
(۱۵) دل کا اطمینان اللہ کی یاد میں ہے
(۱٦) امن عالم اسلامی نظام میں ہے

التمرين ۳

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

(۱) إن الامر بيد الله
(۲) إنّ الحكم بعد التجربة
(۳) لعَلّ المبراة فوق المنضدة
(۴) كان الحارس خلف الباب

(۵) لیت محمودا فی المنزل
(۶) اصبح الطّلّ فوق الأزهار
(۷) ان المتقین فی ظلال وعیون
(۸) ان شدّة الحر من فیح جہنّم
(۹) صار الکسلانُ فی حیرۃ
(۱۰) لعلّ السجین من الأبریاء
(۱۱) ان القلب بین اصبعی الرحمٰن
(۱۲) انّ الانسان لفی خُسرٍ
(۱۳) مازال الکسلان فی تردد وتمنٍ
(۱۴) انما الصبر عند الصدمۃ الاولیٰ
(۱۵) انک فی وادٍ وانا فی وادٍ
(۱۶) انّ الصّفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ

التمرین ۴

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

(۱) شاید محمود ہسپتال میں ہے۔
(۲) کاش تمہارے والد گھر پر (میں) ہوں۔
(۳) بے شک جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔
(۴) بلاشبہ کامیابی، محنت اور کام کرنے میں ہے۔
(۵) فی الواقع محرومی، سُستی و کاہلی میں ہے
(۶) بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔
(۷) درحقیقت سارا عالم اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔
(۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے لوگ گمراہیوں میں تھے۔
(۹) اس میں شک نہیں کہ لوگ افراط وتفریط میں ہیں۔
(۱۰) فی الواقع حق ان دونوں کے درمیان ہے۔

(۱۱) یورپ اپنے علم و ہنر کے باوجود تاریکیوں میں ہے۔
(۱۲) بے شک ہم بڑے خطرہ میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ تھا۔
(۱۳) اللہ تعالےٰ کے احکام برحق ہیں لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔
(۱۴) بے شک سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔
(۱۵) سچ مچ لوگ قسم قسم کی مشکلات میں (گھرے) ہیں۔
(۱۶) (مگر) توفیق باندازۂ ہمّت ہے ازل سے۔

التمرین ۵

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(دین الرحمة)

کانت العرب فی القرن السادس للمیلاد علی شفا جرف هار، کادوا یتهالکون فی الحروب ویتفانون فیها تشتعل فیهم نیران الحرب لأمر تافهٍ فتستمر الی سنین طوال. یأکلون المیتة ویئدون البنات ویعبدون الأصنام ویسجدون لها وکانت الدنیا کلها فی ظلام وکان الناس فی ضلال وسفاهة.

فبعث الله فیهم رسولاً منهم "یتلو علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة، وإن کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین" وأنزل معه الکتٰب لیخرجهم من الظلمات إلی النور، فهداهم الرسول إلی الحق۔ صلوات الله وسلامه علیه۔ وهداهم إلیٰ سواء السبیل وقد کانوا من قبل فی ظلمات، بعضها فوق بعض، قال الله تعالیٰ " وکنتم علیٰ شفا حفرة من النار فأنقذکم

منها" ووضع عن الناس إصرهم والأغلال التی کانت علیهم، وذٰلك من فضل الله علی الناس، ولکن أکثر الناس لا یشکرون۔

ففلاح العالم فی دین الاسلام وصلاح المجتمع البشری فی اتباع أحکام الله، ان هٰذا القرآن یهدی للتی هی أقوم، وإن هٰذا الدین یضمن سلام العالم الانسانی، وإن هذا الدین یخرج الناس من عبادة العباد إلی عبادة الله ومن جور الأدیان إلی عدل الاسلام، ولکن الناس فی ضلالات یعمهون، ولا یهتدون إلی الحق، والحق أمامهم، وإن ماجاء به الرسول معهم، وإن الکتاب الذی أنزل مع الرسول بین أیدیهم، ولکنهم فی شك منه، بل هم فی عناد وسفاهة، وهم فی حاجة إلیه، وهم فی حاجة إلی دین الرحمة۔

التمرین ٦

(النّجاة فی الصّدق)

النّجاة فی الصّدق کے عنوان پر ایک ڈیڑھ صفحہ کا مضمون لکھیۓ اور کوشش اس بات کی کیجیۓ کہ جگہ جگہ زیادہ سے زیادہ آپ "شبہ جملہ" کو خبر کی صورت میں استعمال کر سکیں۔

خبر جملہ اسمیہ کی صورت میں

اُردو میں ترجمہ کیجیۓ اور اعراب لگائیے:۔

(۱) الحديقة أزهارها جميلة
(۲) البستان أشجاره متّسقة
(۳) الشجرة أغصانها مورقة
(۴) الدار فناؤها واسع
(۵) المسجد منارتاه عاليتان
(۶) ساعتي ميناؤها جميل
(۷) التلاميذ ملابسهم نظيفة
(۸) المسلمون شعارهم الصدق
(۹) الفلفل طعمه حرّيف
(۱۰) الظلم مرتعه وخيم
(۱۱) الإبل لونها رمادي
(۱۲) الأرنب جريها سريع
(۱۳) السُلحفاة مشيها بطيء
(۱۴) الخطيب صوته جَهْوَري
(۱۵) الأساتذة رأيهم سديد
(۱۶) المدرسة أساتذتها بارعون

التمرين ۸

عربی میں ترجمہ کیجئے:

(۱) نیکی اس کا پھل[1] میٹھا ہے۔
(۲) احمد، اس کا خط اچھا ہے۔
(۳) فاطمہ، اس کا دوپٹہ سبز ہے۔
(۴) محمود، اس کی ٹوپی نئی ہے۔
(۵) انگوٹھی، اس کا نگینہ قیمتی ہے۔

---

[1] اس قسم کے جملے صرف اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ ان کے ترجمہ میں سہولت ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ اردو میں ایسی ترکیب مستعمل نہیں ہے۔

(۶) لومڑی، اس کا مکر مشہور ہے۔
(۷) اونٹ، اس کی گردن لمبی ہے۔
(۸) انار، اس کا مزا کھٹے میٹھے کے درمیان ہے۔
(۹) دارالاقامہ، اس کے کمرے صاف ستھرے ہیں۔
(۱۰) مدرسہ، اس کی عمارت شاندار ہے۔
(۱۱) مسجد، اس کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔
(۱۲) گھڑی، اس کی دونوں سوئیاں چمکیلی ہیں۔
(۱۳) فرشتے، ان کی طینت طاعت و بندگی ہے
(۱۴) انبیاء، اُن کے پیغام برحق ہیں۔
(۱۵) اسلام، اس کا نظام رحمت ہے۔
(۱۶) کمیونزم، اس کا مزاج شکست و ریخت ہے۔

التمرین ۹

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(۱) انّ الولد زينه الأدب
(۲) إنّ المؤمن موعده الجنّة
(۳) كان اليوم حره شديد
(۴) أصبح المريض حاله حسنة
(۵) لعلّ الدّواء طعمه مرّ
(۶) صار الشتاء برده شديد
(۷) كان الامتحان أسئلته سهلة
(۸) ولٰكن التلاميذ، الفائزون منهم قليلون۔
(۹) إنّ الكسل مغبّته الندامة
(۱۰) لاشك أن العبد خطيئاته كثيرة

(۱۱) لكن الله مغفرته واسعة — ولونه زاهٍ

(۱۲) إن الأمانة أهلها قليلون — (۱۵) ظل الناطقون باللغة العربية

(۱۳) إن الانسان أمانيه كثيرة — عددهم كبير

(۱۴) أصبح الورد رائحته زكيّة — (۱٦) إن الكهرباء فائدتها عظيمة

التمرين ۱۰

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(۱) بے شک حق، اس کے متبعین تھوڑے ہیں۔

(۲) اس لئے کہ حق، اس کی پیروی نفس پر شاق ہے۔

(۳) بلاشبہ آدمی، اس کی عمر تھوڑی ہے۔

(۴) لیکن انسان، اس کی آرزوئیں بہت ہیں۔

(۵) بے شک سورج، اس کا حجم بہت بڑا ہے۔

(٦) لیکن سورج، اس کی مسافت زمین سے کروڑوں میل ہے۔

(۷) شاید یہ کتاب، اس کی مشقیں بہت آسان ہیں۔

(۸) بے شک تاج محل، اس کی عمارت یکتائے روزگار ہے۔

(۹) شاید بیمار، اس کی حالت نازک ہے۔

(۱۰) فی الواقع ٹیلی فون، اس کے فائدے بہت ہیں۔

(۱۱) بے شک دلّی، اس کی تہذیب بہت پُرانی ہے۔

(۱۲) فی الواقع خانۂ کعبہ، اس کا منظر عجیب ہے۔

(١٣) بے شک نماز، اس کا قائم کرنا ایک محکم فریضہ ہے۔
(١٤) درحقیقت یہ لوگ، ان کے رجحانات غیر دینی ہیں۔
(١٥) بے شک دنیا، اس کا زوال یقینی ہے، لیکن لوگ فریب خوردہ ہیں۔
(١٦) بے شک قیامت، اس کا وعدہ برحق ہے، لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔

التمرین ١١

اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

(الباخرة)

الباخرة من مخترعات هذا الزمان، وهى من أعظم وسائل الحمل والانتقال، ان الباخرة فائدتها عظيمة وهى عاملٌ قوىّ فى اتساع التجارة وتقدّم العُمران۔ والتجارة العالمية عمادها البواخر۔

كان الناس فى قديم الزمان يتخذون المراكب والسفن الشِراعية لركوب البحار۔ وكان العرب لهم فضل كبير فى ذلك، ولكن كانت البحار ركوبها خطر عظيم لأن السفن الشراعية تحت حكم الأرياح والأرياح هبوبها وركودها بنظام الكون، فان وافقت سارت السفينة، وإن خالفت وقفت، وإن عاندت صدمتها بصخرة، او قلبتها، فربما كانت السفينة نهايتها إلى الغرق، والربان مصيره إلى الهلاك۔

ففكر المخترعون وفكروا، والمخترعون آمالهم بعيدة، فما زالوا يفكرون حتى تم لهم النجاح، واهتدوا إلى صنع سفينة تجرى بقوة

البخار. فكانت البواخر منذ ذلك اليوم. وكانت أول باخرة مخترعها رجلٌ امريكانيٌ ثم تقدّم الفن وتحسّنت الآلات، فوق ما كانت، إلى أن أصبح الربان يعبر المحيط الاطلنطي من أمريكا إلى أوربا في خمسة أيام. وكان المحيط الاطلنطي مسيره شهران بالسفينة الشراعيه.

والبواخر بعضها كبيرة جدا حتى كأنها حارة من حارات البلد، أو قرية من القرى.

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(القطار والطائرة)

ریل گاڑی اور ہوائی جہاز موجودہ زمانہ کی ایجادات سے ہیں۔ ریل گاڑی اس کی افادیت بہت زیادہ ہے، درحقیقت ملکی تجارت، اس کا دارومدار تو اسی پر ہے، اگر ریل نہ ہو تو تجارت کی گرم بازاری سرد پڑ جائے، اندرون ملک اس کا سفر زیادہ تر ریل ہی کے ذریعہ ہے، اس میں شک نہیں کہ سفر، اس کی صعوبتیں ریل کی وجہ سے جاتی رہیں۔

پہلے لوگ بیل گاڑیوں اور چھکڑوں پر سفر کرتے تھے، اور ایک شہر سے دوسرے شہر جانے میں کئی کئی دن اور ہفتوں لگ جاتے تھے، اور سفر اس کی مشقت مستزاد تھی مگر ریل گاڑی، اس کی ایجاد نے سفر کو آسان کر دیا۔ ریل، اس کی رفتار بہت تیز ہے، اس لیے لوگ اب کم سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ سفر کرنے لگے۔

ہوائی جہاز، اس کی ایجاد بھی عجیب چیز ہے، لوگ سمجھتے تھے کہ پرواز کا فن اس کی کامیابی محال ہے، اس لیے کہ انسان اس کے عزائم محدود ہیں اور اس لیے بھی کہ انسان اس کی خلقت پرندوں کی خلقت جیسی نہیں ہے، مگر مخترعین ان کے عزائم بلند تھے، وہ کام کرتے اور کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ اس میں کامیاب ہو گئے، زمین اس کی مسافت گویا سمٹ آئی، یہاں تک کہ ایک ہواباز چند گھنٹوں میں بحر اٹلانٹک کو پار کرنے لگا، جیسے وہ تخت رواں پر بیٹھا ہو۔ ہوائی جہاز، اس کی رفتار ریل سے کئی گنا زیادہ ہے۔

الدّرسُ الثّانی

مضاف اور مضاف الیہ کی صفت

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اُردو کے برعکس عربی میں صفت اپنے موصوف کے بعد آتی ہے اور متصل ہی آتی ہے، مگر جہاں ترکیب توصیفی و ترکیب اضافی ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور مقصود مضاف کی صفت لانی ہو تو اس کی صورت مندرجہ بالا قاعدہ سے کچھ مختلف ہوتی ہے، بخلاف مضاف الیہ کی صفت کے۔ کیوں کہ مضاف الیہ کی صفت اس سے متصل ہی آتی ہے، اس لیے طالب علم کے لیے اس میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

اس کے برعکس مضاف کی صفت چوں کہ مضاف سے متصلاً نہیں آتی بلکہ مضاف الیہ کے بعد لائی جاتی ہے اور موصوف وصفت میں فصل ہو جاتا ہے، اس لیے اکثر طلبا، اس میں غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں، ذیل کی مثالیں پڑھیے :-

رِیْشَۃُ الْقَلَمِ الثَّمِیْنِ (قیمتی قلم کا نب) مضاف الیہ کی صفت۔

رِیْشَۃُ الْقَلَمِ الثَّمِیْنَۃُ (قلم کا قیمتی نب) مضاف کی صفت۔

پہلی مثال میں الثمین، قلم (مضاف الیہ) کی صفت ہے، اس لیے مذکر اور مجرور ہے اور دوسری مثال میں الثمینۃُ، ریشۃُ مضاف کی صفت ہے اس لیے مؤنث اور مرفوع ہے کیوں کہ ریشۃُ مرفوع ہی ہے پھر چوں کہ ریشۃُ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے

س لیے التمینۃ کو بھی "ال" کے ذریعہ معرفہ بنالیا گیا ہے ، اس.
قاعدہ کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے، ترجمہ کرتے وقت حسب ذیل
باتوں کو یاد رکھیے :۔

۱ ۔ سب سے پہلے مضاف و مضاف الیہ کا ترجمہ کرلینا چاہیے، پھر مضاف کی
صفت مضاف الیہ کے بعد لکھنی چاہیے ۔

۲ ۔ مضاف الیہ تو ہر حال میں مجرور ہی ہوتا ہے مگر مضاف کی صفت کا اعراب
مضاف کے مطابق رہے گا۔

۳ ۔ مضاف کی تذکیر و تانیث پر بھی غور کرنا چاہیے تاکہ صفت اسی کے مطابق
لکھی جا سکے نہ کہ مضاف الیہ کے مطابق ۔

۴ ۔ اضافت سے چوں کہ اسم میں تخصیص و تعیین پیدا کرنی مقصود ہوتی ہے اس
لیے اسماء کی اضافت عموماً معرفہ کی طرف کی جاتی ہے اس طرح وہ اسم نکرہ
اضافت کے بعد معرفہ بن جاتا ہے لہٰذا اب اس کی صفت بھی معرفہ ہی
لکھی جانی چاہیے ۔

التمرین ۱۳

مضاف الیہ کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

(۱) ضوء المصباح الکھربائی ساطع ۔

(۲) یکمل القمر فی وسط الشهر العربی۔

(۳) حزن الناس بموت عالم جلیل۔

(۴) نتیجة الامتحان السنوی حسنة۔

(۵) خرّیجو المدارس العربیة همهم الدین۔

(۶) بنیان الجامعة القومیة شامخٌ۔

(۷) طلبة الکلیات الانکلیزیة ملابسهم فاخرة۔

(۸) لکنؤ بلدة طیبة ذات حدائق جمیلات ومنتزهات فسیحة۔

(۹) مشورة الناصح الأمین لا تُردّ۔

(۱۰) تتغرّد الطیور علی غصون الأشجار الباسقة۔

(۱۱) رؤیة المناظر البهیجة یودّها الشعراء۔

(۱۲) کان سحبان من خطباء الدولة الأمویة۔

(۱۳) فلاح المجتمع البشری فی اتباع دین الله

(۱۴) سیاسة الحکومات الجمهوریة تفسد علی المرء دینه وخلقه۔

(۱۵) إن مسئلة الحیاة الانسانیة تعقدت الیوم۔

(۱۶) کأنّهم أعجاز نخل خاویة، فهل تری لهم من باقیة۔

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(۱) عربی زبان کے قواعد زیادہ مشکل نہیں ہیں۔

(۲) مگر ابتدائی درجوں کے طلبا اسے مشکل سمجھتے ہیں۔

(۳) جسمانی ورزش کے فائدے بہت ہیں۔

(۴) صفائی وستھرائی، پاکیزہ ذوق کی علامت ہے۔

(۵) عربی مدارس کے طلبا صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔

(۶) محنتی طلبا کی کامیابی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔

(۷) مسلسل جد وجہد اور پیہم کوشش کے منافع بے شمار ہیں۔

(۸) برفستانی علاقے کے لوگ روئیں دار کھال پہنتے ہیں۔

(۹) یہ قالین ایک ایرانی تاجر کی دوکان سے خریدا گیا تھا۔

(۱۰) مغربی تہذیب کی تقلید ایک طرح کی لعنت ہے۔

(۱۱) عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم بے خبر نہیں ہیں۔

(۱۲) گمراہ قوموں کی تباہی کی داستان بڑی عجیب ہے۔

(۱۳) آج دنیا اسلامی قوانین کی برکت سے ناآشنا ہے۔

(۱۴) خلفائے راشدین کا عہد ایک مبارک وسعید عہد تھا۔

(۱۵) میٹھے چشمے کا پانی اور گھنے درخت کا سایہ بھی عجیب نعمت ہے۔

مضاف کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(١) يسكن محمودٌ وأخوه الصغير في بيت صغير۔
(٢) أخي الأوسط أكبر من أخي الصغير بسنتين۔
(٣) النحلة لسعت الولد في أصبعه الوسطیٰ۔
(٤) انعقدت الحفلة في قاعة دار العلوم الواسعة۔
(٥) الكنغر كالأرنب رجلاه الخلفيتان أطول من رجليه الأماميتين۔
(٦) لا إله إلا هو يحيي ويميت، ربكم ورب آبائكم الأولين۔
(٧) أفرأيتم ما كنتم تعبدون، أنتم وآباؤكم الأقدمون۔
(٨) نار الله الموقدة التي تطلع على الأفئدة۔
(٩) الوردة المفتحة تعطر الهواء برائحتها الزكية۔
(١٠) البعوضة بلسعاتها المؤذية وطنينها المبغض تحرم المرء لذة الكرى۔
(١١) إن المذياع من مخترعات العصر الحديث العجيبة۔
(١٢) نظرية الاسلام السياسية غير نظرية الجمهورية والشيوعية
(١٣) كانت أحوال العرب الدينية كأحوالهم الاجتماعية فوضى بغير نظام۔
(١٤) الشمس قبل أن تشرق بضيائها الباهر ترسل من أشعتها الخفيفة المختلفة الألوان۔
(١٥) هلمّ بنا نخرج إلى بعض ضواحي البلد القريبة لنتمتع بمنظرها الجميل وننشق هواءها العليل۔

( ) وأنذر عشيرتك الأقربين واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين۔

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں۔

(۲) فاطمہ اپنی درسی کتابوں کی بڑی حفاظت کرتی ہے۔

(۳) میرا چھوٹا بھائی درجہ سوم میں پڑھتا ہے۔

(۴) اسلم کا منجھلا بھائی ایک باکمال مقرر ہے۔

(۵) خالد گھر کی چھت سے گر پڑا، اور اس کا بایاں پاؤں ٹوٹ گیا۔

(۶) محمود کی سیاہ گائے بڑی دودھاری ہے۔

(۷) دارالعلوم کے چھوٹے طلباء اردو تقریر کی مشق کرتے ہیں۔

(۸) ہندوستان کے پریشان حال کسان بھوکوں مرتے ہیں۔

(۹) اُمراء اور اہلِ ثروت اپنی شاندار کوٹھیوں میں دادِ عیش دیتے ہیں۔

(۱۰) میری گھڑی کی چھوٹی سوئی نہ جانے کہاں گر گئی۔

(۱۱) جامع مسجد کا بلند منارہ دور سے نظر آتا ہے۔

(۱۲) شہر کی بڑی دوکانیں دس بجے کے بعد کھولی جاتی ہیں۔

(۱۳) میں نے ایک فاختہ شکار کی اور اُس کو اپنے بڑے تیز چاقو سے ذبح کیا۔

(۱۴) رمضان کا مبارک مہینہ اور اُس کے آخری دس دن خاص طور پر بڑے خیر و

برکت کے ہیں۔

(۱۵) اسلام کا اخلاقی نقطۂ نظر جمہوری واشتراکی نقطۂ نظر سے مختلف ہے۔

(۱۶) اسلام کی عادلانہ سیاست اور اس کا صالح نظام ہی انسانیت کو بچا سکتا ہے۔

(۱۷) انسان کا معاشی مسئلہ آج سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔

التمرین ۱۷

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(مصير مدارس الهند العربية)

مدارس الهند العربية فی احتضار، تلفظ نفسها الأخير، فان لم يتداركها علماؤها العاملون، ورجالها المخلصون لسوف يقضى عليها، فمنها ما تعطلت ومنها ما اضطرب حبل نظامها الداخلی وتضعضع بنيانها، وذلك لاسباب:

فمن تلك الاسباب عدم حماية الدولة، ومنها قلة رغبة الناس فی العلوم الدينية، وترك الجمهور مساعدتها، ومنها بعض النقص فی منهاج الدرس، ونظامها التعليمی، ومنها أنّ الهند بعد ماخرجت من أيدی الانكليز الغلابة، ونالت حرّيتها المرجوّة ثم وقع فيها ما وقع من الاضطرابات الهائلة المؤلمة، اضطر كثير من المسلمين إلى أن يغادروا موطنهم القديم، وديارهم العزيزة، فحرمت المدارس من كثير من أولئك المتبرعين الذين كان يعنيهم تعليمها الدينی لعنايتهم بشئون المسلمين الدينية والخلقية۔

ولا أرى اليوم أن حكومة الهند اللادينية ستمتع بحمايتها

مدارسها الدينية، فعلى مسلمي الهند و محبي الدين خاصة أن يقوموا لها ويبذلوا في سبيلها جهدهم المستطاع، لعل الله يحدث بعد ذلك أمرًا.

والمدارس في أرجاء الهند الواسعة كثيرة تحتاج إلى تغيير وإصلاح كبير في نظام التعليم و منهاجها العقيم لو أتاح الله للقائمين بها إصلاحها، وما ذلك على الله بعزيز.

التمرين ۱۸

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

ہندوستان کی اُردو زبان ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ ہندوستان کا ہر پڑھا لکھا اور اَن پڑھ فرد اس کو بولتا اور سمجھتا ہے۔ رہے اس کے علمی اور سیاسی مصطلحات تو اس کے سمجھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں، مگر آج وطن کی سیکولر (لادینی) حکومت اسے دیس نکالا دے رہی ہے۔

بعض لوگ اس کا جرم یہ بتاتے ہیں کہ اُردو مسلمانوں کی قومی زبان ہے، کیوں کہ اس میں بہت سے عربی و فارسی کے الفاظ پائے جاتے ہیں، اس کا فارسی رسم خط ہندی کے سنسکرت رسم خط سے میل نہیں کھاتا، اور یہ کہ اس سے مسلمانوں کی اسلامی ثقافت کی بُو آتی ہے جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی ضد ہے اور اس کی سیکولر حکومت کے منافی ہے۔

الدّرسُ الثّالث

صفت جملہ کی صورت میں

جملہ جس طرح مبتدا کی خبر ہوتا ہے اسی طرح وہ موصوف کی صفت بھی ہوا کرتا ہے، مبتدا و خبر اور موصوف وصفت کے درمیان جو فرق آپ کو پہلے حصّہ میں بتایا گیا تھا کہ مبتدا معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور موصوف و صفت معرفہ و نکرہ میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں، اگر یہ فرق آپ کے ذہن میں ہو تو یہیں سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ جو جملہ کسی اسم نکرہ کے بعد لایا جائے وہ صفت بنے گا، کیوں کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور اس کے برعکس جو جملہ اسم معرفہ کے بعد آئے وہ یا تو حال ہوگا، یا خبر۔

صفت	موصوف		خبر	مبتدا	
يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ	وَلَدٌ	(۲)	يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ	اَلْوَلَدُ	(۱)

پہلی مثال میں اَلْوَلَدُ مبتدا ہے اور يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ اس کی خبر اور دوسری مثال میں وَلَدٌ موصوف اور يَرْكَبُ الدَّرَّاجَةَ اس کی صفت ہے۔

نوٹ :- اوپر کی مثال میں اَلْوَلَدُ معرفہ، اور شروع میں ہونے کی وجہ سے مبتدا ہے اس لیے يَرْكَبُ اس کی خبر بن گیا ہے مگر کوئی ایسا اسم معرفہ جو شروع میں نہ ہو بلکہ وسط کلام میں ہو تو ایسے اسم کے بعد کا جملہ

حال ہوا کرتا ہے جیسے :۔

ذوالحال فاعل حال

۱۔ جاءنی الولدُ یرکب الدراجۃ (لڑکا میرے پاس سائیکل پر سوار ہو کر آیا)

فاعل وموصوف صفت

۲۔ جاءنی ولد یرکب الدراجۃ (میرے پاس ایک ایسا لڑکا آیا جو سائیکل پر سوار ہوتا ہے)

اوپر کی چاروں مثالوں کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے، اصل یہ ہے کہ مبتدا اور ذوالحال دونوں ہی معرفہ ہوا کرتے ہیں اور ان کے مقابل میں خبر اور حال دونوں نکرہ ہوتے ہیں، اس لیے آپ نے دیکھا کہ جملہ (جو نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے) مبتدا کے بعد خبر بن گیا اور ذوالحال کے بعد حال۔ مگر اس کے برعکس جب جملہ اسم نکرہ کے بعد آیا تو فوراً صفت ہو گیا اور یہ اس لیے کہ نکرہ کو آپ نہ تو یہاں مبتدا بنا سکتے تھے اور نہ ذوالحال۔

موصوف وصفت کے درمیان تذکیر وتانیث اور واحد، تثنیہ، جمع میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے وہی صورتیں اختیار کرنی چاہئیں جو مبتدا وخبر کے سلسلہ میں درس نمبر ۱۳ حصہ اول میں بیان ہو چکی ہیں

اب رہا یہ سوال کہ موصوف اگر معرفہ ہو اور اس کی صفت جملہ کی صورت میں لانا چاہیں تو موصوف وصفت کے درمیان مطابقت کی کیا صورت ہو جب کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے موقع پر معرفہ کی صفت اسم موصول کے ذریعہ لانی چاہیے، جیسے :۔

جآءالرّجل الّذی قتل الاسد (آیا وہ شخص جس نے شیر کو قتل کیا)

یہاں درحقیقت الرجل کی صفت الذی اسم موصول ہے، جو معرفہ ہے اور قتل الاسد صلہ ہے الذی کا۔ اس طرح اسم موصول وصلہ مل کر الرّجل کی صفت بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں جآءَ رَجُلٌ اَلَّذِیْ قَتَلَ الْاَسَدَ کہنا صحیح نہ ہوگا، کیوں کہ رَجُلٌ نکرہ ہے اور اَلَّذِیْ معرفہ ہے، یہ غلطی طلبا بہت کرتے ہیں اور ایسے ہی جَاءَ الرَّجُلُ قَتَلَ الْاَسَدَ بھی کہنا صحیح نہ ہوگا کیوں کہ قَتَلَ الْاَسَدَ یہاں نکرہ ہے اس لیے اَلرَّجُلُ کی صفت نہیں بن سکتا تا آں کہ قتل الاسد سے پہلے الذی کا اضافہ کریں۔

موصوف کی تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ، جمع کے لحاظ سے اسم موصول وصلہ میں تبدیلی کرنی چاہیے تاکہ موصوف وصفت میں پوری مطابقت ہو سکے۔

التمرین ۱۹

اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

(۱) قطفت محمود زهرة رائحتها ذكية ولونها زاه۔

(۲) أنا أسكن فى قرية صغيرة تحيط بها الأنهار والحقول الخضراء۔

(۳) وحول قريتى أشجار عالية قطوفها دانية لا مقطوعة ولا ممنوعة۔

(۴) شاهدت اليوم طفلا صغيرا يعبر الطريق فصدمته سيارة سريعة۔

(۵) جاء فی الیوم غلامان صغیران ینطقان بالعربیة الفصیحة۔

(٦) المدارس یقصدها التلامیذ من کل ناحیة فیتلقون العلم علی أساتذة بررة۔ یهذبون نفوسهم و یثقفون عقولهم ویعوّدونهم مکارم الأخلاق۔

(٧) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "ما هلك امرؤ عرف قدره"

(٨) و قال صلی الله علیه وسلم "رحم الله عبداً قال خیرا فغنم أو سکت فسلم"

(٩) اللهمّ إنی أعوذ بك من علم لاینفع، ومن قلب لا یخشع، ومن نفس لاتشبع، ومن دعوة لایستجاب لها۔

(١٠) قال الله تعالیٰ "قولٌ معروف ومغفرة خیر من صدقة یتبعها أذی"

(١١) ضرب الله مثلاً کلمةً طیّبةً کشجرة طیّبة أصلها ثابت وفرعها فی السّماء۔

(١٢) ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتُثّت من فوق الأرض مالها من قرار۔

(١٣) إنّ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لهم جنّٰت تجری من تحتها الانهٰر۔

(١٤) مثل الذین ینفقون أموالهم فی سبیل الله کمثل حبّة انبتت سبع سنابل فی کلّ سُنبلة مائة حبّة

(۱۵) مثل الّذین کفروا بربّھم أعمالھم کرمادٍ اشتدّت بہ الریح فی یوم عاصف۔

(۱۶) مثل ماینفقون فی ھٰذہ الحیٰوۃ الدنیا کمثل ریح فیھا صرٌّ أصابت حرث قوم ظلموآ أنفسھم فاھلکتہ، وما ظلمھم اللہ ولکن کانوا أنفسھم یظلمون۔

(۱۷) والذین کفروا أعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماءً حتیٰ إذاجاءہ لم یجدہ شیئا ووجد اللہ عندہ فوفّٰہ حسابہ، واللہ سریع الحساب۔ أوکظلمات فی بحر لجّیّ یغشٰہ موج من فوقہٖ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق بعض

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(۱) نفاخ الدمحمود کے باغ میں داخل ہوا اور اس نے کچھ ایسے پھول توڑلیے جو ابھی کھلے نہیں تھے۔

(۲) محمود نے اسے اس بات سے منع کیا اور پھر اس نے اس کے لئے گلاب کا ایک ایسا کھلا ہوا پھول توڑدیا جو بہت خوش رنگ تھا۔

(۳) میرا دوست ایک ایسے گاؤں میں رہتاہے جس کے باشندے تعلیم یافتہ اور مہذب ہیں۔

(۴) گزشتہ شب ہم نے ایک جلسہ میں ایسے مقرر کو دیکھا جو اپنی تقریر سے لوگوں کے

دلوں کو مسحور کر رہا تھا۔

(۵) پولیس والوں نے ایک ایسے چور کو گرفتار کیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

(۶) بمبئی سے جب ہم واپس ہوئے تو ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوئے جو فی گھنٹے پچاس میل کی رفتار سے چل رہی تھی۔

(۷) بمبئی اسٹیشن پر ہم نے ایک ایسی گاڑی دیکھی جو جدید طرز پر بنائی گئی ہے۔

(۸) مخترعین نے اب ایک ایسے راکٹ ایجاد کرلیے ہیں جن کے ذریعہ چاند تک پہونچنا آسان ہوگیا ہے۔

(۹) کل رات زور کی ایک ایسی آندھی چلی جس نے بھاری اور بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔

(۱۰) آج ہم کچھ ایسے آدمیوں سے ملے جو اُردو زبان مطلق نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱) میرے چچا نے ایک ایسا باغ خریدا ہے جو سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے۔

(۱۲) ہم لوگوں نے رات کو ایک ایسی چیخ سُنی جس سے ہم اور ہمارے تمام ساتھی ڈر گئے۔

(۱۳) ہند کے مسلمان ایسے لیڈر کے محتاج ہیں جو اسلامی سیرت و کردار کے حامل ہوں۔

التمرین (۲۱)

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

(وصف المحطة)

جاءت برقية إلى أبي من صديق له كان قادما من سفره الميمون. فخرج أبي إلى المحطة ليستقبله واستصحبني معه فركبنا سيارة سارت بنا إلى المحطة بسرعة عظيمة. فما هي إلا دقائق حتى وصلت السيارة و وقفت في ساحة كبيرة واسعة الأرجاء بعيدة الأنحاء بها كثير من المراكب والسيارات، وأما مهابناء شامخ به غرفات كثيرة، وحجرات واسعة. فقال أبي: هذه هي المحطة. فنزلنا من السيارة ومشى بي أبي إلى غرفة بها نوافذ عديدة وعلى كل نافذة منها رجل جالس يبيع التذاكر، فوقف بي أبي عند نافذة، واشترى تذكرتين للرصيف، وقال هذا مكتب التذاكر. ورأيت هناك غرفة أخرى تشابه الأولى هيئة وبناءً. ولكن لم يكن عندها ازدحام ولا بيع ولا شراء فسئلت أبي عنها فقال هذا مكتب الاستعلام

ثم قصدنا داخل المحطة فاذا نحن بباب عظيم من الحديد يدخل منه المسافرون ويخرجون، وبجانبه عامل يثقب التذاكر بمقراضه، ويرقب الغادين والرائحين، أخذ أبي بيدي وجاز معي الباب. ورأيت هناك فناءً فسيحاً يموج بالأناسي من مختلف الطبقات، فقال أبي هذا هو الرصيف وكانت بجوانبه مقاعد رُصفت بنسق وترتيب يجلس عليها المسافرون والمودعون فجلسنا على مقعد منها كان على قرب من المنظرة وأعجلني من رؤيتها قرب موعد القطار ثم جاء قطار يتهادىٰ فخف إليه المسافرون يتزاحمون ويتدافعون وقام أبي يلتمس صديقه

القادم، و يتصفّح الوجوه، ولكننا لم نجده، وبعد برهة قليلة لا تزيد على دقائق آذن القطار بالرحيل وصفر صفيرًا خفقت له قلوب المسافرين والمودّعين۔ ثم إن القطار غادر المكان وجدّ فى السير۔ وكنا كذلك إذا رأيت مسافرًا يقدم إلينا فاذا هو ذلك القادم الذى جئنا لاستقباله فتعانق مع أبى ومسح هو على رأسى ففرحنا جدًّا ورجعنا إلى البيت۔

التمرين ۲۲

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

وصف المستشفىٰ

میرا ایک پڑوسی تھا جو کسی کارخانہ میں کام کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ ایسا بیمار ہوا کہ اس کے گھر والے پریشان ہوگئے اور اس کی موت کا اندیشہ کرنے لگے۔ میں اس کی عیادت کے لیے گیا، میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے تنگ وتاریک کمرہ میں ہے جہاں ہوا اور روشنی نہیں آتی تھی، میں نے اس کے گھر والوں کو مشورہ دیا کہ اُسے کسی ایسے ہسپتال میں داخل کردیں جہاں مناسب دیکھ بھال ہوسکے۔

ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کی عمارت کے لیے ایسی جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو بازار کے شور وشغب سے دور ہو۔ ہسپتال میں بہت سے ایسے کمرے ہوتے ہیں جہاں صحت کے اسباب مہیا ہوتے ہیں۔ مریضوں کے لیے ایسے کمرے تیار کیے جاتے ہیں جہاں روشنی اور ہوا کا گزر ہوسکے۔

اس کے ارد گرد خوش نما پارک اور چمن ہوتے ہیں جن سے مریض کا جی بہلتا ہے اور اس کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہسپتالوں میں بڑے بڑے ایسے ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریضوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس میں ایسے تیمار دار ہوتے ہیں، جو خاص کر ان کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں وہ مریضوں کے پاس رات رات بھر جاگتے ہیں۔ ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں سرجری کے آلات اور ہر قسم کی دوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔

اُس مریض کے گھر والوں نے میرا مشورہ مانا، وہ اپنے مریض کو ایک ایسے ہسپتال میں لے گئے جو ان کے گھر سے قریب ہی تھا، ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ مریض صحت یاب ہو کر واپس آگیا، اس کے گھر والے بہت خوش ہوئے انھوں نے میرے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور مجھے دعائیں دیں۔ میں نے کہا کہ صحت و بیماری سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

التمرین (۲۳)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(۱) يزرع الأرز في الاراضى المهضبة التى تكثر فيها المياه۔

(۲) الجبال حصون طبيعية للبلاد التى تجاورها، ومنها تنحت الصخور والحجارة التى تستعمل فى البناء۔

(۳) أبلّ ابى من مرضه الشديد الّذى أنهك قواه وأضنى جسمه۔

(۴) لاينبغى للعاقل أن يلتمس من الدنيا غير الكفاف الذى يدفع به الأذى عن نفسه۔

(۵) الکریم یری الموت أهون من الحاجة التی تحوج صاحبها إلی المسئلة لاسیما مسألة الأشحاء۔

(۶) واشکر لمعلمك الذی یعنی بتعلیمك ویتعب فی تأدیبك لتصیر نافعًا لأمتك وخادمًا لدینك، وطنك الذی فیه نشأت وترعرعت۔

(۷) أفرأیتم الماء الذی تشربون۔ أأنتم أنزلتموه من المزن أم نحن المنزلون۔

(۸) أفرأیتم النار التی تؤرون، أأنتم أنشأتم شجرتها أم نحن المنشئون۔

(۹) لقد تاب الله علی النبی والمهاجرین والأنصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة۔

(۱۰) فالذین اٰمنوا به وعزّروه ونصروه واتبعوا النور الذی أنزل معه أولٰئك هم المفلحون۔

(۱۱) فأنذرتکم نارًا تلظّٰی لایصلٰها إلّا الأشقی الذی کذب وتولّٰے وسیجنّبها الأتقی الذی یؤتی ماله یتزکّٰی۔

(۱۲) قل أذلك خیر أم جنّة الخلد التی وعد المتّقون، کانت لهم جزاءً ومصیرا۔

(۱۳) وما نقموا منهم إلّا أن یؤمنوا بالله العزیز الحمید الذی له ملك السمٰوٰت والأرض۔

(۱۴) قال رسول الله صلے الله علیه وسلم "إنها ستکون بعدی أثرة

وأمور تنكرونها" قالوا يارسول الله كيف تأمرنا؟ قال: "تؤدون الحق الذى عليكم وتسألون الله الذى لكم"

عربی میں ترجمہ کیجیے:۔

(۱) وہ طلباء جو محنت سے جی چراتے ہیں، اکثر امتحانات میں ناکام ہوتے ہیں۔

(۲) آج کے جلسہ میں ان طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں گے جو امتحان سالانہ میں اول آئے ہیں۔

(۳) چھوٹے بچے بہت سی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کے معنی سمجھنا دشوار ہے۔

(۴) محمود نے اپنی وہ جائداد جو وراثت میں پائی تھی سستے داموں بیچ دی۔

(۵) کل آپ جس ٹرین سے آئے اسی میں میں بھی سفر کر رہا تھا، مگر راستہ بھر ہم میں سے کسی نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر جس غار میں پناہ لی تھی، وہ غار ثور کہلاتا ہے۔

(۷) اور وہ غار جس میں نبوت سے پہلے آپؐ عبادت کیا کرتے تھے غار حرا کے نام سے موسوم ہے۔

(۸) وہ دریا جس میں فرعون غرق کیا گیا بحر احمر ہے لیکن کچھ لوگ غلطی سے اُسے دریائے نیل سمجھتے ہیں۔

(۹) وہ جگہ جہاں دریائے گنگا اور جمنا باہم ملتے ہیں ہندوؤں کے نزدیک متبرک

مقام ہے۔

(۱۰) جو جہاز کل تجارتی سامان لے کر بمبئی سے روانہ ہوا تھا راستہ میں ڈوب گیا۔

(۱۱) انھیں حقارت سے نہ دیکھو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اسلامی ہند کی تاریخ آئندہ فخر کرے گی۔

التمرین ۲۵

الفاظ کی صحیح ترتیب قائم کیجئے، پھر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے:۔

(۱) الطبيب۔ تدخله۔ البيت۔ لايدخله۔ الشمس۔ الذى۔

(۲) أصيب۔ على۔ لاتقس۔ فى ماله۔ رجل۔ أوأهله وعياله۔

(۳) الشباك۔ تجلسون۔ الهواءالفاسد۔ يصرف الذى من الحجرات۔

(۴) يضركم، فيها ا وتنامون۔ التى لايها بون۔ عليها۔ التلاميذ۔ فى القرأة۔ الامتحان۔ الذين يجتهدون۔ ويواظبون۔

(۵) شكرنا۔ جمعت كثيرًا۔ لأساتذتنا الكرام۔ الفرصة السعيدة۔ الذين من الاخوان وذوى الفضل۔ أتاحوالناتلك۔ التى۔

(۶) إن الكعبة۔ إبراهيم وإسمٰعيل"عليهما الصلوٰة والسّلام"۔ صنمًا۔ التى لعبادة الله وحده۔ ثلثُ مائةٍ وستون بناها۔ فيها۔ كان۔

التمرین ۲۶

(۱) پانچ جملے ایسے لکھئے جن میں "جملہ" کسی اسم نکرہ کی صفت ہو۔

(۲) پانچ جملے ایسے لکھیے جن میں کسی اسم معرفہ کی صفت "جملہ" ہو۔

الدّرسُ الرّابع

(مفاعیل خمسہ)

علمارِ نحو مفعول کو پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ مفعول بہ[1]، مفعول مطلق[2]، مفعول لہٗ[3]، مفعول فیہ[4] اور مفعول معٗہ، ان سب کی مفصل بحث صرف ونحو کی کتابوں میں آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ تاہم ان میں سے مفعول مطلق، مفعول لہٗ اور مفعول فیہ کے متعلق چند باتیں آپ کے ذہن میں پھر سے تازہ کرنا چاہتے ہیں۔

مفعول مطلق:- اس اسم مصدر کو کہتے ہیں جو اپنے کسی مشتق فعل کے بعد کلام میں تاکید (زور)، یا عدد یا نوعیت بیان کرنے کے لیے لایا جائے، دوسرے لفظوں میں مفعول مطلق اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے جو بعد میں مذکورہ بالا اغراض میں سے کسی ایک غرض کے لیے لایا جاتا ہے جیسے:-

جری محمودٌ جریا (محمود دوڑا واقعی دوڑنا)، وثب القط وثوب الأسد

---

[1] مفعول بہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زیدٌ الحمار اس کی مشق وتمرین شروع کتاب سے ہوتی آئی ہے اور کافی ہو چکی ہے۔ رہا مفعول معہٗ تو اس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے اس مفعول سے پہلے واو معیت لکھا جاتا ہے جیسے اذھب والشارع الجدید (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلے جاؤ یعنی دائیں بائیں نہ مڑنا) اور جیسے جاء زیدٌ والکُتُبَ (زید کتابوں کے ساتھ یا کتابیں لے کر آیا)۔

(بلّی شیر کی طرح جھپٹی) اُکل الولد اکلتین (لڑکے نے دو مرتبہ کھایا)

اوپر کی تعریف اور مثالوں سے یہ امر واضح ہوا کہ مفعول مطلق کا استعمال تین معنوں میں ہوتا ہے۔ تاکید[۱]، نوعیت[۲]، اور عدد[۳]۔

پہلی مثال تاکید کی ہے جری محمودٌ میں مخاطب کے لیے اس شبہ کا امکان تھا کہ محمود دوڑا نہیں بلکہ تیز چل کر آیا ہے جسے الجری سے تعبیر کیا گیا ہے مگر جریًا کے اضافہ سے اس شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقی دوڑنا متعین ہو جاتا ہے۔ تاکید کا ترجمہ عموماً "بہت زیادہ" "خوب" "اچھی طرح" واقعی وغیرہ کے الفاظ سے کیا جاتا ہے مگر جہاں اس کا موقع نہ ہو صرف فعل کے ترجمہ پر اکتفا کیا جائے ہر جگہ "بہت زیادہ" "خوب" وغیرہ لکھنے کی ضرورت نہیں، اس میں دراصل مضمون جملہ کی تاکید ہوتی ہے

۲ دوسری مثال نوعیت کی ہے وثب القط سے صرف یہ سمجھا جاتا ہے کہ "بلّی جھپٹی" مگر وثوب الاسد بڑھانے سے ایک نئے معنی کا اضافہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ "بلّی" ــــــ شیر کی طرح ــــــ جھپٹی۔

۳ تیسری مثال عدد کی ہے، اس میں اُکلتین بڑھانے سے جس نئے معنی کا اضافہ ہوتا ہے، وہ یہ کہ کھانے کا کام دو مرتبہ ہوا۔

مفعول مطلق جیسا کہ ہم نے ابھی بتایا کہ اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے لیکن کبھی خود مصدر مستعمل نہیں ہوتا بلکہ کوئی دوسرا اس مصدر کا قائم مقام بن کر آتا ہے جسے مفعول مطلق کا نام دے دیا جاتا ہے۔ قائم مقام ہونے کی وجہ سے وہ بھی منصوب ہی ہوتا ہے، ذیل میں اس کی صورتیں درج کی

جاتی ہیں :-

(۱) اس مصدر کا کوئی مرادف لفظ جیسے :- جلس محمودٌ قعودًا

(۲) اس مصدر کی کوئی صفت جیسے :- جری محمود سریعًا (یعنی جریًا سریعًا)

(۳) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے، جیسے :- رجع الجیش القهقری (یعنی رجوع القهقری)

(۴) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی عدد پر دلالت کرے، جیسے نأکل فی الیوم مرتین (یعنی أکلتین)

(۵) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی آلہ پر دلالت کرے، جیسے ضرب الولدُ الحصانَ سوطًا (ضربًا بالسوط)

(۶) لفظ "کل" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے أقبل التلمیذ علی القراءة کلَّ الاقبال۔

(۷) لفظ "بعض" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے :- اجتهد محمودٌ بعضَ الاجتهاد۔

(۸) اسم اشارہ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أحسنت إلیه ذلك الاحسان۔

(۹) اسم ضمیر جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أکرمته إکرامًا لا أکرمُهُ أحدًا۔

التمرين (۲۷)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) العصافیر تشقشق على الأشجار الباسقة شقشقة وتغرد عليها الطيور تغريدًا احسناً۔

(۲) الصلّ حية خبيثة داهية قد تلدغ الانسان لدغا فتسقيه كأس الردیٰ۔

(۳) الدبابة من الآلات الحربية الجديدة تزحف على الأرض زحف السلحفات فلا يعوقها وهاد ولا هضاب۔

(۴) أرض الهند الشمالية تكثر فيها الأمطار كثرة لايقاس بها قياسا فى أرض لا تجود عليها السماء إلا قليلاً۔

(۵) تثور البراكين فى بعض الجهات ثورانا شديدًا فتهدم المنازل هدما وتدك المبانى دكّا وتقذف النيران قذفا مستمرًّا۔

(۶) رأيت فتى مكمل الشباب قد داسته سيارة مُسرعة فصرخ صرخة عالية أحدثت فى النفوس هلعاً۔

(۷) أمطرت السماء مطرا غزيرًا سالت به الأودية والشوارع وامتلأت الحفر والآبار امتلاءً وفاضت الأنهار فيضانا عظيما فطمّ الوادى على القرى وبلغ السيلُ الزّبى وجعل الناس يخافون على أنفسهم وأموالهم خوفًا شديدًا۔

(۸) من اراد الآخرة وسعیٰ لہا سعیہا و ہو مؤمن فأولئك كان سعیہم مشكورًا۔

(۹) من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه، فمنهم من قضیٰ نحبه و منهم من ینتظر، وما بدّلوا تبدیلاً۔

(۱۰) واذا أردنا ان نهلك قریة أمرنا مترفیها ففسقوا فیها فحق علیها القول فدمرناها تدمیراً۔

(۱۱) ولقد أتوا على القریة التی أمطرت مطر السّوء أفلم یكونوا یرونها بل كانوا لا یرجون نشورًا۔

(۱۲) ویسئلونك عن الجبال فقل ینسفها ربّی نسفا فیذرها قاعًا صفصفًا لا ترىٰ فیها عوجا ولا أمتًا۔

(۱۳) اذ جاؤكم من فوقكم ومن أسفل منكم واذ زاغت الأبصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون بالله الظنونا۔ هنالك ابتلی المؤمنون وزلزلوا زلزالاً شدیدًا۔

(۱۴) فلا وربّك لا یؤمنون حتىٰ یحكموك فیما شجر بینهم ثمّ لا یجدوا فی أنفسهم حرجًا ممّا قضیت ویسلموا تسلیمًا۔

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

کل رات خوب بارش ہوئی، کھیت اور تالاب سب بھر گئے۔ کسان خوش خوش

نظر آنے لگے۔

(۲) اس سال ہمارے مدرسہ میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا، میں نے اس میں دو تقریریں کیں۔ ایک اُردو میں اور دوسری عربی میں۔

(۳) آج رات کو دس بجے کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر جب ہم باہر نکلے تو کوئی نہیں تھا

(۴) ایک دفعہ ہم شکار میں گئے، جیسے ہی ہم جنگل میں پہونچے ہمارے سامنے سے ایک ہرن تیزی کے ساتھ بھاگا، میں نے ایک فائر کیا اور بس وہ زمین پر ڈھیر تھا۔

(۵) بچھو ایک موذی جانور ہے، ہے تو ذرا سا مگر کسی کو ڈنک مارتا ہے تو بے چین ہی کر دیتا ہے پھر وہ بے چارہ سانپ کے ڈسے ہوئے آدمی کی طرح تڑپتا ہے اور کسی طرح قرار نہیں پاتا۔

(۶) ہوائی جہاز پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑتا ہے، چیل کی طرح فضا میں منڈلاتا ہے، دشمنوں کے ملک پر بم برساتا ہے اور آن کی آن میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔

(۷) مغربی قومیں دشمنوں کے ملک پر خونخوار بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہیں، بوڑھے، بچے اور کمزور سب کو ایک طرف سے ختم کرتی جاتی ہیں اور ان میں سے کسی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔

(۸) یہ ہیں وہ لوگ جو اسلام پر خونخواری کا الزام رکھتے ہیں، اور دل میں ذرا نہیں شرماتے۔

(۹) جس نے کہا ہے سچ کہا ہے کہ آج کا انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑنے لگا،

مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے لگا، مگر انسان کی طرح اس کو زمین پر چلنا نہ آیا۔

(۱۰) مغرب کے مقلدین، مغربی تہذیب کے بڑے دلدادہ ہیں، ان کی عورتیں بھی مغربی قوموں کا لباس پہننے لگیں ــــــــ کوّا چلا ہنس کی چال، اپنی چال بھول گیا۔

التمرین (۲۹)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) عُنِىَ أبى أعظم عناية بتعليمى ونشأنى أحسن تنشئة وزوّدنى بكثير من نصائحه الثمينة ـ

(۲) مرضت أنا ثلاثا، كلما مرضت خافت علىّ أمى شديدًا وفاضت عيناها دموعًا ـ

(۳) ضرب الولد القاسى كلبه بعصًا فغضب الكلب أشد الغضب و عضه بأنيابه الحادة عضًا أسال منه الدم ـ

(۴) "الرياضة البدنية تزيد الأعصاب والعضلات قوة فعلى الانسان أن يعنى بها كل العناية، ويحسن به أن يمشى فى الحقول الخضراء كثيرًا وأن يسبح فى الأنهار عوما ـ وان يمتطئ صهوات الخيل ركوبا، وأن يشتغل فى حديقته او فى الزراعة ثلاثا او مرتين فى الأسبوع"

(۵) احبب حبيبك هونا ما، عسى أن يكون بغيضك يوما ما، وابغض بغيضك هونا ما، عسىٰ أن يكون حبيبك يوما ما ـ

(۶) وجاء فی صفة النبیّ صلی اللّٰہ علیه وسلم أنه کان فخما مُفَخّمًا۔ یتلألأ وجهه تلألؤ القمر لیلة البدر، واذا زال قلعا، یخطو تکفیًا و یمشی هونا۔

(۷) وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما۔

(۸) یایّها الذین اٰمنوا لیستأذنکم الذین ملکت أیمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرات۔

(۹) فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیّة من عند اللّٰہ مبارکة طیّبة۔

(۱۰) وقضینا إلی بنی اسرائیل فی الکتٰب لتفسدن فی الارض مرّتین ولتعلنّ علوّا کبیرًا۔

(۱۱) لا تجعل یدک مغلولة إلی عنقک ولا تبسطها کل البسط فتقعد ملومًا محسورًا۔

(۱۲) ولن تستطیعوا أن تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروها کالمعلقة۔

(۱۳) نحن نقصّ علیک أحسن القصص بما أوحینا إلیک هٰذا القراٰن، وإن کنت من قبله لمن الغافلین۔

(۱۴) قال اللّٰہ إنی منزّلها علیکم فمن یکفر بعد منکم فانّی أعذّبه عذابا لا أعذّبه أحدا من العالمین۔

(١٥) قل من ينجّيكم من ظلمٰت البر والبحر تدعونه تضرّعا وخفية لئن أنجانا من هٰذه لنكونن من الشاكرين۔

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

(١) آپ کا گرامی نامہ ملا دیکھے، حد درجہ مسرت ہوئی، میں نے کئی بار اسے پڑھا اور ہر بار ایک نئی مسرت حاصل ہوئی۔

(٢) آج کل میں لکھنے پڑھنے میں بہت زیادہ مشغول ہوں اور اس میں پوری محنت صرف کررہا ہوں۔

(٣) میرے استاد مجھ سے حد درجہ محبّت کرتے ہیں۔ میں بھی ان کا اتنا احترام کرتا ہوں کہ اتنا احترام کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔

(٤) محمود نے ایک مرتبہ اپنے گھر آنے کی دعوت دی، پھر اس نے وہ اصرار کیا کہ بس۔

(٥) حامد اپنے ساتھیوں کو رات بھر اچھے قصّے سناتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پھر وہ سب فجر پڑھ کر ایسے سوئے کہ دوپہر ہوگئی۔

(٦) کسی ایسے باپ کے لیے، جس کے کئی بیٹے ہوں مناسب نہیں کہ وہ اپنے کسی ایک ہی بیٹے کی طرف پورے طور پر مائل ہوجائے۔

(٧) میرے گھر کی دیوار پر دو چور چڑھ آئے، کچھ نیند میں سو چکا تھا۔ جلد ہی آنکھ کھل گئی میں نے اپنی بندوق سنبھال لی اور ہوا میں دو فائر کئے۔ فائر کی آواز سے وہ کچھ ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے اسلحہ بھی چھوڑ بھاگے۔

(٨) ہم نے ایک ماہر شکاری کو دیکھا کہ اس نے ایک نیل گائے کو ایک ایسا تیر مارا جو سینے کو چھید کر پار نکل گیا۔

(٩) ہم لوگ دن میں صرف دو مرتبہ کھاتے ہیں مگر چھوٹے بچّے دن بھر میں کئی مرتبہ کھاتے ہیں۔

(١٠) یہی وہ زمانہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی، وہ سخت بیمار ہوئے میں نے علاج میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی، پوری کوشش صرف کر دی کہ کسی طرح شفایاب ہو جائیں، ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہم لوگوں کو ان کی صحت کی کچھ کچھ توقع ہو چلی، مگر اس کے بعد پھر مرض بہت شدید ہو گیا اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔

(١١) ایک مرتبہ میں ایک شدید خطرہ سے دوچار ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک دیو ہیکل ڈاکو ایک تاجر کو قتل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے، تاجر زور زور سے چیخ رہا تھا، میں اس کی مدد کے لیے دوڑا، ڈاکو نے پہلے مجھے ایک کڑی نظر سے دیکھا، پھر شیر کی طرح گرجا، بادل کی طرح کڑکا اور یک بارگی مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ میں نے اسے ایک زور کا دھکّا دیا، پھر ایک گھونسہ رسید کیا، وہ کچھ پیچھے ہٹا، پھر میری طرف بڑھا، اب وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا تھا، اس نے خنجر نکال لیا، میں نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی، تلوار بجلی کی طرح چمکی اور ایک ہی وار میں اسکا کام تمام ہو گیا، دیکھا تو وہ خون میں لت پت ہے، تاجر نے میرا ہاتھ چوم لیا، میں نے اللہ کا بڑا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک بڑے دشمن سے نجات بخشی۔

الدّرسُ الخامِسُ

مفعول لہٗ

مفعول لہٗ ایک ایسا اسم منصوب ہے جو فعل کے وقوع کا سبب وعلت بتاتا ہے جیسے سَافَرَ مَحْمُوْدٌ طَلَبًا لِلْعِلْمِ (محمود نے طلب علم کے لیے سفر کیا) تصدقت علے الفقراء أملا فی الثواب (میں نے محتاجوں پر ثواب کی اُمید میں صدقہ کیا)۔

علت بیان کرنے کے لیے عربی میں دو طریقے ہیں، ایک مفعول لہٗ جیسے اوپر کی مثال میں، دوسرے یہ کہ لام سببیہ کے ذریعے فعل کے وقوع کی علت بیان کی جائے جیسے سافرت لطلب العلم یالأن أطلب العلم یالأطلب العلم، جہاں مفعول لہٗ کا موقع نہ ہو وہاں ضروری ہو جاتا ہے کہ اسی لام سببیہ کے ذریعہ علت بیان کی جائے۔

مفعول لہٗ اسم مصدر ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے۔ کسی اسم کو مفعول لہٗ بنانے کے لئے حسب ذیل امور کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے۔

ا۔ (۱) سب سے پہلے یہ کہ وہ مصدر ہو (۲) دوسرے یہ کہ وہ علت ہی بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو (۳) تیسرے یہ کہ فعل اور اس مصدر کے حدث (وقوع) کا زمانہ ایک ہو (۴) چوتھے یہ کہ فعل اور اس مصدر کا فاعل ایک ہو ــــــ یہ چاروں شرطیں بیک وقت پائی

جانی چاہئیں، ورنہ ان شرطوں میں سے ایک بھی اگر مفقود ہو جائے تو وہ اسم، مفعول لہٗ نہیں بن سکتا، ایسی صورت میں لام سببیہ ہی علت بیان کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، جیسا کہ ہم ابھی اوپر بتا چکے ہیں حسب ذیل مثالوں پر غور کیجئے :۔

۱۔ جئتك للكتب	یہاں پہلی شرط (یعنی مصدریت) مفقود ہے۔
۲۔ جئتك ركوبًا	یہاں دوسری شرط (یعنی تعلیل) مفقود ہے اگرچہ رکوبًا مصدر ہے۔
۳۔ جئتك للسفر غدًا	یہاں تیسری شرط (اتحاد زمانہ) مفقود ہے اگرچہ مصدریت وتعلیل پائی جاتی ہے۔
۴۔ جئتك لأمرك إياىَ	یہاں چوتھی شرط (یعنی اتحاد فاعل) مفقود ہے کیوں کہ جئتک کا فاعل (ت) ضمیر متکلم ہے اور مصدر کا فاعل (ک) ضمیر مخاطب ہے۔

التمرین (۳۱)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

نوٹ :۔ جس اسم پر لام سببیہ (جو حرف جار ہوتا ہے) داخل ہو جائے تو نحو کی اصطلاح میں اُسے "مفعول لہٗ" نہیں کہتے بلکہ جار مجرور سے مل کر فعل کے متعلق ہو جاتا ہے۔

(۱) اذا أتت من صديقك زلة فتجاوز عن هفوته ابقاءً على مودته و رغبة فى إصلاحه۔

(۲) الجبان إذا رأى ذعرًا طار لبه فزعا و وجبت نفسه هلعا وكاد يهلك جزعًا۔

(۳) لاتؤخر عمل اليوم الى غد اعتمادًا على نفسك، وثقه بقدرتك، و اتكالا على صحتك۔

(۴) لاتبذر مالك ولاتعبث به عبثا مجاراةً للأغنياء فى ملابسهم الانيقة و قصورهم الشامخة

(۵) و من الناس من يوغل فى نفقات العرس والزينة حبا فى الظهور الكاذب۔ وذلك قد أدى بكثير من البيوت العامرة إلى الخراب

(۶) المجدّون تمنحهم الحكومات أوسمة وجوائز اعترافًا بفضلهم وحثا لغيرهم على الاقتداء بهم۔

(۷) لابدّ للناجحين من الطلبة أن يكافئوا بالجوائز تشجيعا لهم و تشويقا للآخرين۔

(۸) يخرج الناس الى شواطئ الأنهار والحقول الخضراء ترويحا لأنفسهم عن عناء الأشغال ويهرعون إلى الأشجار الباسقة ليتمتعوا بظلها الظليل وهوائها العليل۔ فاذا هبت عليهم الريح ترى أغصانها تهتز فرحا و أوراقها تصفق طربا، والزروع تتمايل أفنانها عجبا تمايل النشوان، فيكون منظرًا بهيجًا۔

(۹) لاتقتلوا أولادكم خشية إملاق، نحن نرزقهم وإياكم، إن قتلهم كان خطأً كبيرًا۔

(۱۰) قد خسر الذين قتلوا أولادهم سفهًا بغير علم وحرّموا ما رزقهم الله افتراءً على الله قد ضلوا وما كانوا مهتدين۔

(۱۱) قل لو كنتم تملكون خزائن رحمة ربي، إذا لأمسكتم خشية الانفاق، وكان الانسان قتورًا۔

(۱۲) ومثل الذين ينفقون أموالهم ابتغاء مرضات الله وتثبيتا من أنفسهم كمثل جنة بربوة أصابها وابل فاتت أكلها ضعفين، فان لم يصبها وابل فطل، والله بما تعملون بصيرٌ۔

(۱۳) فلعلك باخع نفسك على آثارهم ان لم يؤمنوا بهذا الحديث أسفًا۔

(۱۴) تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا، ومما رزقنهم ينفقون۔ فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين، جزاء بما كانوا يعملون۔

التمرین (۳۲)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(۱) جب اس نے اپنی کامیابی کی خبر سُنی تو مارے خوشی کے اُس کا چہرہ گُلاب سا کِھل گیا۔

(۲) محمود کو میں نے جب اس کے قصور پر سرزنش کی تو شرم سے اُس نے اپنی گردن جھکا لی۔

(۳) تھانہ دار نے جب مجرم کو ڈانٹنا شروع کیا تو ڈر کی وجہ سے اس کے چہرہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔

(۴) مجرمین کی سرکوبی کے لیے تادیبی کارروائی ضروری ہے، قصاص کی بھی یہی مصلحت ہے۔

(۵) راحت پسندی کی خاطر اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو، وقت بڑی قیمتی شے ہے۔

(۶) جب کسی مریض کے پاس اُس کی عیادت کے لیے جاؤ تو زیادہ دیر تک مت بیٹھو، مبادا وہ اُکتا جائے۔

(۷) اہلِ ثروت نام و نمود کی خاطر بے دریغ دولت صرف کرتے ہیں اور پانی کی طرح روپے بہاتے ہیں۔

(۸) عرب سخاوت میں بہت مشہور تھے، اپنے مہمانوں کی ضیافت میں (کے لیے) اپنی سواری کے اونٹ تک ذبح کر ڈالتے تھے

(۹) مگر عربوں میں دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو فقر کے ڈر سے بچوں کو مار ڈالتے تھے اور اس سے بھی بڑھ کر ان کی قساوت یہ تھی کہ لڑکیوں کو عار کی وجہ سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔

(۱۰) وہ صحابہ کرام ہی تھے جنھوں نے اعلاءِ کلمۂ حق کی خاطر اور دین کی سربلندی کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

الدّرسُ السّادسُ

مفعول فیہ

(ظرف زمان وظرف مکان)

مفعول فیہ:۔ وہ اسم منصوب ہے جس سے کسی فعل کے وقوع کا وقت یا جگہ معلوم ہو جیسے جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (میں درخت کے نیچے بیٹھا) اور سرتُ لیلاً (میں رات کے وقت چلا) ان مثالوں میں "تحت" اور "لیلاً" مفعول فیہ ہیں۔

مفعول فیہ درحقیقت ظرف زمان وظرف مکان کا دوسرا نام ہے، ظرف زمان سے مُراد وقت اور زمانہ ہے اور ظرف مکان سے جگہ اور مقام ـــــــ پس ہر وہ وقت (زمان) اور ہر وہ جگہ (مکان) جس میں کسی فعل کے وقوع کا ذکر ہو، نحو کی اصطلاح میں مفعول فیہ کہلاتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے حرف جار نہ ہو جیسے اوپر کی دوسری مثال میں لَیلاً مفعول فیہ ہے مگر سرتُ فی اللّیل میں اللّیل کو مفعول فیہ نہیں کہتے۔

ظرف زمان:۔ خواہ مختص ومعین ہو، خواہ مبہم اور غیر معین ہو دونوں صورتوں میں ظرفیت کی بنا پر مفعول فیہ بن سکتا ہے، جیسے سافرت یومَ الخمیس ـــــــ مگر ظرف مکان کے صرف وہی اسماء

مفعول فیہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کا شمار ظروف مُبہمہ میں ہوتا ہے، جیسے اسمار جہات ستہ (فوق، تحت، قدام، خلف، یمینا، شمالا) اور اسمائے مساحت جیسے (فرسخًا، میلاً، بریدًا وغیرہ) اسی طرح اسمار ظروف مشتق جیسے ذھبتُ مذھبَ خالدٍ اور جلستُ مجلسَ الأُستاذِ وغیرہ مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا عامل خود اسی مادہ سے ہو، جیسے مذکورہ دونوں مثالوں میں، اس کے برعکس مثلاً ذھبتُ مجلس الأُستاذ کہنا درست نہیں کیوں کہ مجلس کا عامل (ذھبتُ) اس مادہ سے نہیں ہے۔

رہے ظرفِ مکان کے وہ اسمأ جن سے کوئی محدود و مخصوص جگہ مراد ہو جیسے مسجد، مدرسہ، گھر، بازار، شہر وغیرہ تو ظرفیت کی بنا پر یہ منصوب نہیں ہو سکتے اور نہ ان کا نام مفعول فیہ رکھا جا سکتا ہے، بلکہ ان کے پہلے حرف ظرفیت "فی" کا لانا ضروری ہوتا ہے جیسے:۔ صلّیتُ فی المسجد، أقمت فی السّوق اور جلستُ فی الدار وغیرہ، اس کے برخلاف صلّیتُ المسجدَ، أقمت السُّوقَ اور جلستُ الدارَ صحیح نہیں ہے، ہاں البتہ دخلتُ کے باب میں کثرت استعمال کی وجہ سے توسّعًا یہ بات جائز رکھی گئی ہے کہ اس کا استعمال "فی" اور فی کے بغیر دونوں طرح صحیح ہے، جیسے دخلت فی المسجد و فی الدار اور دخلت المسجد، والدار وغیرہ۔

ذیل میں چند اسمأ ظروف لکھے جاتے ہیں انھیں زبانی یا لکھ کر جملوں

یں استعمال کریں۔

لیلاً، نہاداً، ساعةً، سنةً، شهرًا، أسبوعًا، دقیقةً، صباحًا، مساءً، فجرًا، ضحیً، غدوةً، عشیةً، بکرةً، أصیلاً ظهرًا، عشاءً، عصرًا، ظهیرةً، أمس، غداً، برهةً هنیهةً، زمنًا، حینًا، عامًا، دهرًا، أبدًا، دائمًا، قطّ، عوض، أوّل، قبلُ، بعدُ، تحتُ، خلفُ، أمام، وداء، تلقاء، تجاه، ازاء، حذاء، یمینًا، شمالاً۔

خط کشیدہ الفاظ جن کا شمار ظروف مبہمہ یں ہوتا ہے، کسی اسم کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتے اور منصوب پڑھے جاتے ہیں، مگر کبھی ان کا مضاف محذوف ہوتا ہے اور دل یں مقصود ہوتا ہے، ایسی صورت یں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ لیکن اگر مضاف الیہ محذوف نہ ہو یا محذوف ہو مگر دل یں مقصود نہ ہو، تو دونوں صورتوں یں معرب پڑھے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں، جیسے جلستُ فوق الکرسی اور جئتُ اولاً یا افعل هٰذا اوّلاً پہلی مثال یں مضاف الیہ محذوف نہیں ہے اور آخر کی دونوں مثالوں یں محذوف ہے مگر مقصود نہیں ہے۔

"امس" کل گزشتہ کے معنی یں آتا ہے اور کسرہ پر مبنی ہوتا ہے، مگر امسِ پر اگر "ال" داخل کر دیا جائے تو مطلق زمانہ ماضی کے معنی یں ہو جاتا ہے، جیسے ابھی کل کی بات ہے کہ بالامس کان کذا وکذا۔

قطٌّ اور عَوض ضمہ پر مبنی ہوتے اور ہمیشہ نفی کے بعد آتے ہیں قطّ زمانہ ماضی کے لیے اور عَوضُ زمانہ مستقبل کے لیے آتاہے جیسے ما فعلتُ ھٰذا قطّ اور لا افعلُ ھٰذا عوض۔

التمرین (۳۳)

ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

(۱) یظهر قرص الشمس صباحا من جهة الشرق بعد الفجر بنحو ساعة فیُذهب وحشة اللیل ویملأ الکون حرکة ونشاطا۔

(۲) والشمس تختفی مساءً عند الأفق الغربی فیظهر الشفق و ینشر الظلام اجنحته علی الدنیا شرقًا وغربًا۔

(۳) والقمر کوکب مستدیر سیار۔ یکتسب ضوءه من الشمس فینیر الأرض لیلا۔

(۴) ویصاب القمر بالخسوف أحیانا فینطفئ نوره ویحمر قرصه فتعیش الدنیا ویعمها الظلام ویبقی ذلک بعض الأحایین ساعات۔

(۵) والنجوم حلیة السماء وزینتها لیلاً وهی کثیرة لا یمکن عدّها۔

(۶) تغلق المدارس صیفا لأن الحر یخمل الجسم والذهن ویسعف الطلاب ویقلقهم لیلا ونهاراً فلا یستطیعون الدرس والمطالعة۔

(۷) ترش شوارع المدن كل يوم صباحا ومساء وتضاء بالمصابيح الكهربائية ليلاً

(۸) ذهبت أمس مع والدى إلى الحقل بعد العصر۔ فمشينا ساعة حول الزروع ثم جلسنا تحت شجرة باسقة على ضفة النهر وكنا نسمع خرير المياه تحت أقدامنا والطيور فوقنا تشد وعلى الغصون العالية فراقنى ذلك المنظر البهيج فبقيت برهة أمتع النفس بتلك المشاهدة الساحرة ونقلب الطرف بين مناظر الزرع الأخضر ثم قمت مع أبى وعدنا الى المنزل قُبَيْل أفول الشمس۔

(۹) ترجوا النجاة ولم تسلك مسالكها
إن السفينة لا تجرى على اليُبس

(۱۰) لا يحل لامرئ مسلم أن يهجر أخاه فوق ثلث ليال۔

(۱۱) سبحن الذى أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى الذى باركنا حوله لنريه من ايتنا الكبرى۔

(۱۲) وجعلنا بينهم وبين القرى التى باركنا فيها قرىً ظاهرة وقدرنا فيها السير سيروا فيها ليالى وايامًا امنين۔

(۱۳) فسبحن الذى حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد فى السموٰت والأرض وعشيا وحين تظهرون۔

(۱۴) يايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرًا كثيرًا وسبحوه بكرة وأصيلا۔

(۱۵) ولا تقولن لشيئ إنى فاعل ذلك غدًا إلّا ان يشأ الله۔

التمرین (۳۴)

عربی میں ترجمہ کیجیے:۔

(۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں اس کے فضل (رزق) کی تلاش میں اِدھر اُدھر نکل جاتے ہیں۔

(۲) اہلِ ثروت موسم گرما میں "شملہ" یا "مسوری" کا سفر کرتے ہیں اور مئی و جون کے دو مہینے وہاں گزارتے ہیں۔

(۳) آج شام کو میں اپنے باغ میں ایک گھنٹہ ٹہلتا رہا، پھر سورج غروب ہونے سے پہلے گھر لوٹ آیا۔

(۴) میں ہر روز صبح و شام ٹہلا کرتا ہوں، صبح کو صاف ہوا میں ٹہلنا صحت کے لیے مفید ہے۔

(۵) ہریل اور فاختے اونچے اونچے درختوں کے اوپر اپنے گھونسلے بناتے ہیں اور شاہین پہاڑوں پر اپنا بسیرا کرتا ہے۔

(۶) چمگادڑ رات میں نکلتے ہیں اور دن میں چھپے رہتے ہیں اس لیے کہ دن کی روشنی میں انھیں دکھائی نہیں دیتا۔

(۷) چونٹیاں موسم گرما میں اپنے رزق کا سامان مہیا کرتی ہیں تاکہ جاڑے اور برسات کے موسم میں راحت اُٹھائیں۔

(۸) میرے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا خوب صورت باغ ہے، میں ہر روز اس میں دو گھنٹے کام کرتا ہوں۔

(۹) میں اس بات پر قادر رہوں کہ مسلسل دو راتیں جاگ سکوں۔

(۱۰) کسان اور مزدور دن بھر کام کرتے ہیں، مگر رات کو وہ آرام کے ساتھ میٹھی نیند سوتے ہیں۔

(۱۱) ریلوے اور ڈاک کے محکموں میں رات دن کام ہوتا رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے وہ کام جو ایک دن میں پورے ہوتے ہیں، کئی کئی دن میں پورے ہوں۔

(۱۲) میرے گاؤں کا محل وقوع بہت ہی اچھا ہے، مشرق میں ایک صاف وشفاف چشمہ بہتا ہے، اور مغرب میں خوب صورت جھیل واقع ہے، شمال میں ہرے بھرے کھیت ہیں اور جنوب میں گھنے باغات اور پارک ہیں۔

التمرین (۳۵)

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(رحلة مدرسية)

سافرت مرة إلى دهلى فى فرقة من طلبة دار العلوم، فتوجهنا إلى اكره لمشاهدة "التاج محل" فلما وصلنا الى "تو ندلة" ليلا نزلنا من القطار وجلسنا برهة على الرصيف ننتظر القطار الذى يوصلنا إلى اكره فجاء القطار وسار بنا ساعة حتى وصلنا إليها فجراً فبحثنا أولا عن الماء فتوضأنا وصلينا الفجر۔ وبعد الصلوٰة استلقينا على ظهورنا لنستريح ساعة وقد كان كل منا فى حاجة إلى النوم بعد ما سهر الليل كله فغلبنا النوم ولم نستيقظ إلا بعد ثلث ساعات فقمنا من الفراش واكلنا غداءنا ضحى، ثم أخذنا الطريق الى "التاج محل"، حتى وصلنا إليه ظهرا۔

وقد كنا قرأنا عنه من قبل في كتب التاريخ انه آية في البناء والهندسة فلما رأيناه وجدناه أجمل مما تمثلنا إنها درة يتيمة تفتخر بها الهند وحق لها الفخر إن كان الفخر حقا. وقفنا أمامه وقمنا خلفه ودرنا حوله نتعجب من حسن بنائه وبهجته وصفائه ثم صعدنا فوق إحدى مناراته فرأينا "جمنا" يجري تحته فجلسنا طويلا نفكر في عظمة القدماء وهممهم ثم ذهبت كل مذهب في الفكر وجعلت أفكر في ملوك الهند وإسرافهم في الأبنية والقصور الشامخة وقلت في نفسي لو أنفق هذا الملك على بناء مدرسة يدل هذه المقبرة ووقف لها هذه الأموال الطائلة لكان له ذخرا في الآخرة ـــــ فاني سمعت أن بناءه قد تم في ثلث وعشرين سنة دكان يعمل فيه عشرون ألف صانع ويقدر أنه أنفق في تشييده ماينيف على ثلاثة ملايين من الجنيهات.

ومازلنا نتذاكر ونتجاذب أطراف الحديث بهذا الموضوع حتى خفت حرارة الشمس عصرًا فقمنا ورجعنا على الأقدام فوصلنا إلى المحطة مساءً. فاشترينا التذاكر وركبنا القطار ووصلنا إلى توندله، ومن توندله إلى "دهلي" صباح الغد.

التمرين (۳۶)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(رحلة مدرسية)

دوسرے دن ہم صبح کو دہلی پہونچے، دہلی میں ہمارا قیام ایک ہفتہ رہا وہاں

ہم نے آثار قدیمہ اور تاریخی مقامات کی خوب سیر کی، ایک روز ہم قطب مینار بھی گئے مینارۂ قطب الدین وہاں سے کافی دور تھا۔ ہم نے ایک پوری بس کرایہ پر لے لی ، عصر سے پہلے ہم لوگ بس پر سوار ہوئے اور وہ ہم کو لے کر آہستہ آہستہ قطب مینار کی طرف چلی۔ ہم دائیں بائیں دیکھتے جاتے تھے اور ہر چیز کے متعلق اپنے استاد سے سوال کرتے جاتے تھے، چند منٹ کے بعد ہم مقبرۂ ہمایوں پہونچ گئے، مقبرہ کے سامنے ہماری بس رکی اور ہم سب اُتر گئے، تھوڑی دیر ہم اس میں گھومتے رہے، اندر باہر سے اُسے دیکھا، اور پھر اپنی سیٹوں پر آکر بیٹھ گئے۔

عصر کے وقت ہم قطب مینار پہونچے، سب سے پہلے پانی کی تلاش ہوئی، وضو کیا، نماز پڑھی، پھر منارہ کی طرف گئے، پہلے ہم اس کے اردگرد کئی مرتبہ گھومے، پھر اس کے اوپر چڑھے، اب جو نیچے نگاہ دوڑائی تو ہر چیز اپنے حجم سے چھوٹی معلوم ہونے لگی، منارہ سے متصل اس کے اردگرد جو کھنڈرات اور عمارتیں تھیں وہ سب نظروں سے اوجھل ہوگئیں، تھوڑی دیر ہم اس کے اوپر ٹھہرے، اور پھر نیچے اُتر آئے ـــــــ یہ منارہ سخت قسم کے سُرخ پتھر سے بنا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات کندہ ہیں، اسے قطب الدین ایبک نے ایک مسجد کا منارہ بنایا تھا، مگر اس کی تکمیل اس کے بعد اس کے غلام شمس الدین التمش کے ہاتھوں ہوئی، کاش پوری مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی ہوتی ـــــــ اس منارہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں طرح طرح کی آرزوئیں پیدا ہوئیں، تھوڑی دیر ہم رُکے، پھر ہم اپنی بس پر سوار ہوئے اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اپنی قیام گاہ پر واپس آگئے۔

الدّرس السّابع

(حال)

حال ایک ایسا اسم منصوب ہے جو (فعل کے وقوع کے وقت) فاعل اور مفعول بہ کی ہیئت کو واضح کرتا ہے، جیسے جاء خالد راکبًا (خالد سوار ہو کر آیا) اور لاتاکل الطعام حارًّا (کھانا اس حال میں نہ کھاؤ کہ وہ گرم ہو) ان مثالوں میں راکبًا اور حارًّا حال ہیں۔

فاعل یا مفعول بہ جس کا بھی حال بیان کیا جائے نحویین کی اصطلاح میں "صاحب حال" یا ذوالحال کہلاتا ہے، اوپر کی مثال میں فاعل (خالدٌ) ذوالحال ہے اور دوسری مثال میں مفعول بہ (الطعام) ذوالحال ہے۔

(۱) حال کوئی اسم مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے اور ذوالحال معرفہ ہوتا ہے[۱]۔

---

[۱] اصل قاعدے کی رُو سے ذوالحال کو معرفہ اور حال کو اسم مشتق و نکرہ ہونا چاہیے مگر کبھی اس میں تخلف بھی ہوتا ہے، تفصیلات یہ ہیں:۔

(الف) اصل کے برعکس حسب ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ لایا جا سکتا ہے۔

(۱) جب کہ ذوالحال کو حال سے مؤخر کر دیا جائے جیسے جَاءَ رَاکِبًا رَجُلٌ۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) حال بھی خبر کی طرح، کبھی مفرد، کبھی جملہ اور کبھی شبہ جملہ ہوا کرتا ہے جیسے جاء فرید یرکب فرسه، رأیت الخطیب فوق المنبر، بعث الثمر علی الشجرۃ۔

---

(۲) جب کہ ذوالحال سے پہلے کوئی حرف نفی آجائے اور معنی میں اس کے ایک عموم پیدا ہو جائے جیسے وما اھلکنا من قریة الّا ولها منذرون۔
(۳) جب کہ ذوالحال کے اندر تخصیص کے معنی پیدا ہو جائیں جیسے ولمّا جاءھم کتاب من عند الله مصدّقًا (واضح رہے کہ مُصدّقًا بعض سلف سے منصوب ہی مروی ہے اس صورت میں کتاب ذوالحال ہوگا اور یہ نکرہ ہے)
(ب) اصل قاعدہ کے برعکس حال حسب ذیل صورتوں میں معرفہ آسکتا ہے مگر کلام عرب میں بہت ہی قلیل ہے۔
(۱) "ال" کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا ہو جیسے ادخلوا الاوّل فالاوّل۔
(۲) "اضافت" کے " " " " " اجتهد وحدك وغیرہ۔
(ج) اسی طرح اسم مشتق کے بجائے حسب ذیل صورتوں میں حال اسم جامد بھی ہو سکتا ہے۔
(۱) جب کہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے جیسے کرّ علیّ اسدًا۔
(۲) جبکہ وہ ترتیب پر دلالت کرے جیسے اقرأ الکتاب بابًا بابًا اور اُدخلوا الباب رجلًا رجلًا۔
(۳) جب کہ وہ مفاعلة (یعنی جانبین کی مشارکت) بتائے جیسے: بعته یدًا بید۔
(۴) جب کہ وہ نرخ بتائے جیسے:۔ اشتریت الثوب ذراعًا بدرھم۔
(۵) جب کہ وہ موصوف ہو جیسے:۔ إنّا انزلناه قرآنًا عربیًّا۔

(۳) حال جب جملہ ہو تو حال ذوالحال کے درمیان کسی رابطہ کا ہونا ضروری ہے، یہ رابطہ کبھی "واؤ" ہوتا ہے اور کبھی ضمیر اور کبھی "واو" اور "ضمیر" دونوں۔ مثالیں علی الترتیب یہ ہیں:۔

(۱) رکبت السفینۃَ والھواءُ علیلٌ (یہاں رابطہ صرف "واو" ہے)

(۲) جاء المذنب یعتذر عن ذنبہٖ (یہاں رابطہ صرف "ضمیر" ہے)

(۳) خرج الاولاد وھم فرحون (یہاں رابطہ واو اور ضمیر دونوں ہیں)

(۴) حال جب جملہ فعلیہ ہو اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو رابطہ صرف ضمیر ہوتی ہے جیسے مثال نمبر ۲، اور اگر فعل ماضی مثبت ہو تو واؤ کے ساتھ "قد" بڑھا دیتے ہیں جیسے سَلَّمْتُ عَلٰی اَبِیْ وَقَدْ عَادَ مِنْ سَفَرِہٖ اور کبھی صرف "قَدْ" ہی کافی سمجھا جاتا ہے مگر ماضی منفی میں قَدْ بڑھانا صحیح نہیں ہے۔ اس میں رابطہ صرف واؤ ہوتا ہے جیسے استیقظت من النوم وما طلعت الشمس۔

نوٹ:۔ جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ حال اسی وقت بن سکتا ہے جب کہ وہ کسی اسم معرفہ کے ساتھ آئے، نکرہ کے بعد جملہ حال نہیں ہوتا بلکہ صفت بن جاتا ہے، جیسا کہ درس نمبر ۳ میں ہم تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں الجمل بعد النکرات صفات وبعد المعارف احوالٌ۔

(۵) حال جب کوئی اسم مفرد ہو (یعنی جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو) تو واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں وہ اپنے ذوالحال کے مطابق رہتا ہے اور ایسے ہی جب کہ حال کوئی جملہ ہو اور رابطہ اس میں ضمیر ہو تو مطابقت

ضروری ہے جیسے مثال نمبر ۲ اور ۳ میں۔ لیکن اگر رابط ضمیر نہ ہو بلکہ صرف واؤ ہو تو مطابقت و عدم مطابقت کا سرے سے کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جیسے مثال نمبر ۱، اور حضر الضیوف والمضیف غائب وغیرہ۔

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :۔

(۱) الشمس نجم عظیم ملتهب يبدو قرصها في الشروق والغروب اصفر محمرّا۔

(۲) تسبح السُفن على متون البحار حاملة سلع التجارة والمسافرين متنقلة بهم من بلد الى بلد لم يكونوا بالغيه إلا بشق الأنفس۔

(۳) يقبل الناس على التاجر الأمين، واثقين بذمته مطمئنين إلى معاملته لأنه يبيعهم البضائع خالية من الغش۔

(۴) يبكّر الفلاحون إلى مزارعهم مجتمعة قواهم مملوئين بالنشاط ثم يعودون منها مساء لاغبين مجهودين۔

(۵) خرجت اليوم مع أحد قائي الطلبة إلى الحقول والمزارع ماشين على أقدامنا لنستنشق الهواء صافيا ونحس النسيم عليلا۔ فرأينا الفلاحين دائبين في أعمالهم هذا يعزق الارض وذاك يحرثها فقضينا بين هؤلاء ساعة مغتبطين بجدهم ونشاطهم، ثم عدنا إلى المنزل فرحين مسرورين۔

(٦) وکثیر من الناس یقصدون الحدائق والبساتین ذرافاتٍ ووحدانا لیشموا الھواء العلیل ولیمتعوا انفسھم بمحاسن الطبیعۃ ومناظرھا الجمیلۃ۔

(٧) یوم الفطر یوم أغر مشھور یلبس فیہ الناس أفخر ما عندھم من ملابس ثم یخرجون إلی المصلی جماعات وأفواجا مکبرین مھللین ویقضون صلوتھم خاشعی القلوب، متضرعین إلی ربھم ثم اذا قضیت الصلوٰۃ ذھبوا إلی بیوتھم فرحین مسرورین وإلی ذویھم وأقاربھم مھنئین، کل یتمنی لصاحبہ أن یلبسہ اللہ ثوب العافیۃ وأن یکون العود أحمد۔

(٨) یاایھا النبیُّ إنا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا إلی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔

(٩) قل انی أعظکم بواحدۃ أن تقوموا للہ مثنیٰ وفرادیٰ ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ إن ھو إلا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید۔

(١٠) وما أمروا إلا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ وذلک دین القیمۃ۔

(١١) وکانوا ینحتون من الجبال بیوتا آمنین۔ فاخذتھم الصیحۃ مصبحین، فما أغنیٰ عنھم ما کانوا یکسبون۔

(١٢) وسخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم اللیل والنھار وآتاکم من کل ما سألتموہ۔

(۱۳) محمد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم في وجوههم من أثر السجود۔

(۱۴) الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السمٰوٰت والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار۔

التمرين (۳۸)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(۱) پرندے صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس آتے ہیں۔

(۲) اچھے بچے صبح سویرے اٹھتے ہیں، ضروریات سے جلد جلد فارغ ہوتے ہیں کہ کہیں جماعت نہ فوت ہو جائے، نماز سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، پھر چہل قدمی کرتے ہوئے کھیتوں اور باغات کی طرف نکل جاتے ہیں، گھر لوٹ کر کچھ تازہ ناشتہ کرتے ہیں، پھر خوش خوش ہشاش بشاش مدرسہ کی طرف پیدل یا سوار چل دیتے ہیں۔

(۳) کل عید تھی، شام کو ٹہلتا ہوا میں بازار کی طرف نکلا، چھوٹے بچوں کو دیکھا، زرق برق لباس پہنے اِدھر سے اُدھر دوڑ رہے ہیں اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے، ایک بچہ کو دیکھا، سب سے الگ تھلگ ایک دیوار سے لگا کھڑا ہے، اس پر حزن و ملال اور کبیدگی کے آثار نمایاں تھے، میں اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھا" بھئی

تم اس طرح اکیلے کیوں کھڑے ہو؟ پھر میں اسے اپنے ساتھ بازار لے گیا، بازار میں وہ میرے ساتھ ننگے پاؤں، ننگے سر چل رہا تھا، مجھے یہ بات کچھ اچھی نہ لگی میں اسے اپنے ہمراہ گھر لے آیا، ہمارے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کچھ دیر وہ ہنسی خوشی کھیلتا رہا، پھر اُٹھا، سلام کیا، اور ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چلا گیا۔

۴۔ ہم دونوں بھائی ہر روز سائیکل پر سوار ہو کر مدرسہ جایا کرتے تھے ایک روز بارش کی وجہ سے پیدل ہی مدرسہ گئے، شام کو جب مدرسہ ختم ہوا، اپنی اپنی کتابیں لئے گھر لوٹے۔ راستہ میں ہم دونوں مختلف موضوع پر باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے، گاؤں کے قریب پہونچے ہی تھے کہ ایک بچھو نے مجھے ڈنک مار دیا۔ میں پاؤں پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا، میرا بھائی مجھ سے دو سال چھوٹا تھا، وہ اٹھا نہیں سکتا تھا، بھاگا ہوا گھر آیا، اتنے میں کسی طرف سے میرے ماموں آگئے، وہ مجھے اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر لے آئے، دوا پلائی، میں نے لیٹے لیٹے دوا پی، میرے بدن میں ایک کپکپی سی دوڑ رہی تھی، عشاء کے وقت تک کچھ افاقہ ہوا، مگر پوری رات بستر پر کروٹ بدلتے اور جاگتے ہوئے بسر کی، کسی پہلو چین نہیں تھا، اللہ تم کو اس موذی جانور سے بچائے۔

اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجئے:۔

۱۔ خرجت الی السوق والسماء مصحية لاغيم فيها ولاسحاب۔ فبينما كانت هي صافية الأديم إذ هبت الريح صرصراعاتية وثارت العاصفة

تقتلع الاشجار وتسفی الرمال وتزجی سحابا ثم تؤلف بینه فتجعله رکاما، فعبس الجوّ وأظلمت الدنیا ــــ ولم تلبث هٰذه الحال حتّٰی نزل المطر رذاذا، ثم اشتد شیئا فشیئا حتی صار وابلا کأفواه القرب فجعل الناس یجرون الی هنا والی هناك مشمرین أذیالهم وقد نشروا الظلل خوفا من البلل ــــ وظلّ المطرها طلا فقضی الناس أکثرنهارهم متعطلین عن أعمالهم جالسین فی بیوتهم والجوّ قاتم والسحاب متراکم والدِّیَمُ هواطل .... وفی المساء هدأت الثائرة وانکشف الغمام وبدت الشمس مشرقة المحیّا وضّاءة الجبین فتنفس النّاس الصُّعَداء وحمدوا الله۔

(۲) رکبنا البحر رهوا وقت الأصیل والهواء علیل فسارت السفینة تشق عُباب الماء وتمخرمیاهه۔ حتّٰی اذا کان الهجیع الأخیر والرکاب نائمون اذ شعرنا بصدمة عنیفة فقمنا من النوم مذعورین نسأل ما الخبر؟ فوجدنا الملاحین فی هرج ومرج واستیقظ کل من فی السفینة فرأوا الشترمستطیرا وأبصروا الموت عیانا۔ ففقدوا کل أمل فی الحیاة۔ کیف لا! والصدع کبیر والبحر فاغرفاه۔ وطُیِّرَ الخبرُ بالبرق لتسرع السفن بالنجدة، فخفت إلینا سفینة علی بُعد أمیال فانتقلنا إلیها وحمدنا الله علی النجاة وقد أجهدنا التعب۔

(ماخوذ بحذف وتغیر)

(۳) لاتترك وقتك یضیع سُدیً فان الوقت کالسیف إن لم تقطعه قطعك۔

(٤) وترى المجرمين يومئذ مقرنين بالأصفاد ۔ سرابيلهم من قطران وتغشى وجوههم النار۔

(٥) ولا تحسبن الله غافلاً عما يعمل الظالمون، إنما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الأبصار، مهطعين مقنعی رؤسهم لايرتد إليهم طرفهم وأفئدتهم هواء۔

(٦) أفأمن أهل القرى أن يأتيهم بأسنا بياتا وهم نائمون، أوأمن أهل القرى أن يأتيهم بأسنا ضحىً وهم يلعبون۔

(٧) وإذ قال موسىٰ لقومه يا قوم لم تؤذونني وقد تعلمون أني رسول الله إليكم فلما زاغوا أزاغ الله قلوبهم والله لايهدى القوم الفاسقين۔

(٨) أيودّ أحدكم أن تكون له جنّة من نخيل وأعناب تجری من تحتها الأنهار له فيها من كل الثمرات وأصابه الكبر وله ذرّية ضعفاء فأصابها إعصار فيه نار فاحترقت، كذٰلك يبين الله لكم الآيٰت لعلكم تتفكرون۔

(٩) يوم يكشف عن ساق ويدعون إلى السجود فلايستطيعون خاشعةً أبصارهم ترهقهم ذلّة، وقد كانوا يدعون إلى السجود وهم سالمون۔

(١٠) إنا بلوناهم كما بلونا أصحٰب الجنة، اذ أقسموا ليصرمنها مصبحين ولايستثنون، فطاف عليها طائف من ربّك وهم

نائمون، فأصبحت كالصريم فتنادوا مصبحين، أن أغدوا على حرثكم إن كنتم صارمين، فانطلقوا وهم يتخافتون، أن لا يدخلنها اليوم عليكم مسكين وغدوا على حرد قادرين، فلما رأوها قالوا إنا لضالون، بل نحن محرومون.

التمرين (٤٠)

عربی میں ترجمہ کیجئے:

(۱) ایک کسان جب شام کو تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے اور پھر وہ اپنے بال بچوں سے اس حال میں ملتا ہے کہ وہ سب اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں تو اپنی ساری تھکن بھول جاتا ہے۔

(۲) میرے پڑوسی کے گھر رات چور گھس آیا اور وہ سب سو رہے تھے چنانچہ چور چوری کر کے نکل گیا اور کسی نے محسوس تک نہ کیا، دو بجے رات کو جب ان کی آنکھ کھلی تو سارا سامان اِدھر اُدھر منتشر پایا۔ ڈرتے ہوئے کچھ آگے بڑھے تو دروازہ بھی کھلا دیکھا، اب انھیں یقین ہو گیا کہ چور اپنا کام کر چکا ہے پلٹے کہ سامان کا جائزہ لیں اور وہ بے حد گھبرائے ہوئے تھے، جائزہ لیا تو بہت سے قیمتی سامان اور زیورات غائب تھے، انھوں نے رات کا باقی حصہ خوف اور ہراس کے ساتھ جاگ کر گزارا۔

(۳) گرمی کا زمانہ تھا، سخت گرمی پڑ رہی تھی، دو پہر کو ہم گاڑی سے اُترے، موٹر ڈرائیور اور تانگہ والے ہڑتال کئے گھروں میں بیٹھے تھے، سوچا کہ دوپہر

اسٹیشن پر ہی ویٹنگ روم میں گزار دیں، مگر جمعہ کا دن تھا اور اب ہم مسافر بھی نہیں رہے تھے، مزدور تلاش کیا مگر کوئی مزدور بھی نہیں ملا، آخر کار خود ہی اپنا سامان اور بستر لیے ہوئے پیدل قیام گاہ کی طرف چل پڑے، اسٹیشن سے ہماری قیام گاہ چار میل کے فاصلہ پر تھی۔

ہم سڑک پر چل رہے تھے اور سامان سے بوجھل ہوتے جا رہے تھے، ایک طرف زمین تپ رہی تھی اور آسمان اوپر سے شرارے برسا رہا تھا، دوسری طرف لوگ اپنی دوکانوں اور برآمدوں میں بیٹھے ہم پر جملے چست کر رہے تھے، وہ ہمیں اس حال میں دیکھتے اور استہزا کے انداز میں مسکرا دیتے، ہم ان کی استہزا کی پرواہ کیے بغیر دھوپ اور گرمی میں اسی طرح چلتے رہے، یہاں تک کہ سامان اور بستر لیے ہوئے پسینہ میں شرابور ایک بجے قیام گاہ پر پہونچ گئے لیکن یہاں ہم نے دروازہ کو مقفل پایا، میرے کمرے کے ساتھی مسجد جا چکے تھے۔ بھاگتے ہوئے ہم نے مسجد کا رُخ کیا، مسجد اس حال میں پہونچے کہ امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا، اللہ کا شکر ادا کیا کہ محنت اکارت نہ گئی۔

التمرین (۴۱)

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(مباراة فی کرة القدم)

دعت المدرسة البلدیة فرقة مدرستنا للمباراة فی کرة القدم، فاجابوا دعوتها مستبشرین، ففی الوقت الموعود توافـــد

المدعوون إلى الملعب رجالاً وركباناً وخرج جمعنا تحت إشراف حضرات المدرسين، وصلنا إلى الملعب وقد نضدت الكراسي والمقاعد لحضرات المدعوين بنسق وترتيب فجلسوا عليها ووقف التلاميذ جوانب الملعب منتبهين متحمسين.

نزل الفريقان فى الساحة قبل بداية اللعب بخمس دقائق يهرولان ويمرحان ثم تصافحا ووقفا متقابلين ـــ وفى تمام الساعة الخامسة صفر الحكم إيذاناً بالبدء ـــ فتطلعت الأنظار وتطاولت الأعناق وكنا نرى الكرة تعلو وتهبط وترتفع وتنخفض ذاك يقذفها وهذا يصدها. هكذا استمر اللعب بطيئاً. مباراة فاترة ضعيفة تبعث الملل ـــ ثم نشط فريق البلدية والهوا حليفهم بهجوم متواصل يشتد به ضغطهم ورمياتهم على مرمى فريقنا ولكن الحارس البارع يتلقف ويرتمى كلما تاتى اليه الكرة قوية أو غير قوية. ومرة هلل أنصار البلدية حين شاهدوا الكرة تتخبط فى الشباك ظانين أنها هدف ولكن الحكم اليقظ أحتسب فألغى للتسلل. وانتهى الشوط الأول دون أهداف ولم يستطع فريقنا طوال الشوط أن يهاجم هجمة موفقة واحدة غير أن محمود اقذف مرة قذفة محكمة أنها المرمى ولكنها تعرجت قليلاً فاصطدمت بقائمة العارضة فعادت مرتدة

ثم ابتدأ الشوط الثانی والساعة خامسة ونصف ولعب فی هذه المرة محمود دفاعا أيمن، ومسعود ظهيرا أيسر، وحمزة ساعدا أيمن وخالدٌ جناحا أيسر وبذلك استطاع فريقنا أن يهاجم هجمات موفقة. ففی الدقائق الأولى استمر اللعب سجالا يتبادل فيه الهجوم على المرميين. ثم اشتدت الهجمات وتوالت القذائف على مرمى البلدية، حتى كانت رمية مروّعة من خالد رجت قائمة المرمى رجّا وذهبت إلى غرضها توًّا فی شباك الهدف مسجلة "الاصابة الأولى" فتعالت الأصوات واشتد الهتاف.

وحمِىَ وطيسُ اللعب بعد هٰذا الهدف وعز على فريق البلدية أن يخرج مهزوما فحاول أن يظفر بالتعادل ولكن الدفاع القوی اليقظ استطاع أن يحطم هٰذه المحاولات كلها. وانسحب الهجوم مرة أمام مرمى فريقنا وارتبك أفراده حتى أمسك خالدٌ الكرة وهو على خط منطقة الجزاء فاحتسبها الحكم "ضربة جزاء" ضد فريقنا فاستطاع فريق البلدية هٰكذا أن يحرز هدف التعادل ثم مرّت بعد ذٰلك فترة طويلة دون أهداف حتى خيّل للجميع أن المباراة ستنتهی بالتعادل، اذ برز حمزة والكرة تتدحرج بين قدميه بسرعة فما هی إلا كلمح البصر حتى رأينا الكرة متخبطة فی الشباك ثم بدأ التجديد فالتقط خالد الكرة وهيأ لحمزة تلقف حمزة بقدمه وبعد تحويلة وتمريرة يسيرة سجل الهدف الثالث

وقبل نهاية المباراة بدقيقة واحدة انتصر فريقنا باصابة الهدف الرابع، ثم صفر الحكم معلنا بنهاية المباراة فخرج اللاعبون من ساحة الملعب وهم يتصببون عرقا فأسرع إليهم التلاميذ بكئوس يسقونهم إياها وذهبنا إلى جمعنا نهنئهم ونثنى عليهم الخير ثم تصافح الفريقان وافترقا۔

ورجعنا مع جمعنا يملأ السرور قلوبنا والبشر يعلو وجوهنا۔ إذ فاز منتخب مدرستنا بأربعة أهداف .... مقابلة واحد. وقد فاز بثلاثة أهداف مقابلة لاشئ فى المباراة النهائية من قبل فى السنة الماضية وأخيرا فان دفاع البلدية يستحق كل ثناء وتقدير لانه واجه طوال الشوط الأخير هجوما لايهدأ ولاينقطع وبذل كل فرد فيه قصارى جهده۔

التمرين (٤٢)

(الف) مندرجہ ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیے اور اس بات کی کوشش کیجیے کہ زیادہ سے زیادہ حال استعمال کر سکیں۔

العنوان :- مُسابقة فى الخطابة۔

العناصر :- اعلام المدرسة عن اقامة مسابقة خطابية۔ رغبة الطلبة فى المساهمة۔ اعدادهم للخطب وتهيئهم لها۔ وصول النبأ إلى سائر المدارس۔ تهيأ كثير من طلبتها للمسابقة۔ دنو الميعاد۔

يوم المسابقة۔ قدوم المدعوين ۔ الجوائز المعدّة۔ بدالحفلة۔ القاء الخطبات ماكنت ترجو في أثنائها۔ نتائج الفوز۔ توزيع الجوائز الذهاب إلى مأدبة الشاى۔ انتهاء الحفلة۔

الافتتاح :۔ تعودت مدرستنا أن تنظم كل عام حفلة لمسابقة خطابية۔ فلمابدئ التعليم في هٰذا العام أراد رجالها أن يقيموا حفلة حسب دأبهم

الخاتمة :۔ كان من نتيجة هٰذه المسابقة أن رجع إلى الطلاب نشاطهم في التمرّن على الخطابة حتى أن بعضهم قد تفوّق وبرع فيها۔

(ب) عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

ایک مرتبہ قریب ہی ایک محلہ میں آگ لگی اور وقت دو بجے رات کا تھا، چیخ و پکار کی آواز پر سارے محلہ والے جاگ گئے، مگر کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا ایک دوسرے سے لوگ پوچھ رہے تھے قصّہ کیا ہے؟ میں بھی گھبرایا ہوا گھر سے باہر نکلا اور کچھ دیر حیران کھڑا رہا، اتنے میں میرا دوست محمود بھاگتا ہوا آیا اور زور زور سے چیختے ہوئے اُس نے کہا "آگ، آگ" پھر وہ فوراً ہی واپس ہوا۔ میں اور محلّہ کے دوسرے لوگ تیزی کے ساتھ اُس کے پیچھے بھاگے، ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ دیکھا ایک گھر سے بادل کی طرح دھواں اُٹھ رہا ہے اور آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں ——— اسی محلہ میں ہمارا دوست حامد بھی رہتا تھا، وہ ان دنوں بیمار بھی تھا اور گھر میں تنہا بھی تھا، جب ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ آگ اُسی کے گھر میں لگی ہوئی ہے ہم دونوں مجمع کو چیرتے ہوئے گھر کے

قریب پہونچے کہ کسی طرح اُسے نکالنے کی فکر کریں، اتنے میں حامد ننگے سر، ننگے پاؤں، بدحواس ہمارے سامنے سے ہوکر گزرا، ہم نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا، اور مجمع سے باہر لے آئے، اسی اثنا میں فائر بریگیڈ والے آگئے، بڑی مشکل سے آگ پر قابو پایا جاسکا، مکان کا اکثر حصّہ جل چکا تھا۔ ہم حامد کو سواری پر بٹھا کر اپنے گھر لے آئے اور محمود وہیں رہ گیا کہ اس کے بچے کھچے سامان کی صبح تک حفاظت کرے۔

الدّرسُ الثامِنُ

(تمیــز)

تمیز ایک ایسا اسم ہے جو اپنے ماقبل کے اسم سے ابہام دور کر کے اس کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے جیسے اشتریت رطلاً زیتاً اور عندی عشرۃ أقلامٍ۔

اسمار کیل، وزن، مساحت اور عدد سب کے سب اپنے اندر ابہام رکھتے ہیں مثلاً رطل، ایک وزن کا نام ہے اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک رطل کیا چیز ہے، تیل، گھی، شہد یا کچھ اور؟ اسی طرح "عشرۃٌ" ایک عدد کا نام ہے، اس سے مراد دس قلم بھی ہو سکتے ہیں اور دس کوئی دیگر چیز بھی، پس جو اسم بعد میں آکر ان کے معنی مُراد کو متعین کرتا ہے نحویین کی اصطلاح میں اُسے "تمیز" کہتے ہیں جیسے زیتاً اور اقلامٍ اوپر کی دونوں مثالوں میں۔

تمیز کے مقابلہ میں جس اسم کے اندر ابہام پایا جاتا ہے اُسے "مُمیّز" کہتے ہیں۔ ممیّز دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک "ممیّز ملفوظ" اور دوسرا "ممیّز ملحوظ"۔

(۱) ممیز ملفوظ وہ ہے جس کا ذکر جملہ کے اندر الفاظ میں موجود ہو جیسے اوپر کی مثالوں میں "رطل" اور "عشرۃ"

(۲) ممیّز ملحوظ سے مُراد یہ ہے کہ جملہ کے اندر ممیز الفاظ میں مذکور تو نہ ہو مگر خود جملہ کا ابہام اس امر کا متقاضی ہو کہ اس کی تمیز لائی جائے جیسے فلان أکثر منی مالاً۔ یہاں اگر مالاً نہ کہا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ فلاں شخص آپ سے کس چیز میں یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔

ممیّز ملحوظ کی تمیز ممیز جب ملحوظ ہوتا ہے تو تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے محمودٌ أکبرُ منی سنًا۔ طاب المکان هواءً۔ امتلأ الاناءُ ماءً۔ تهلّل وجهه بشرًا۔

وزن، کیل اور مساحت کی تمیز وزن، کیل اور مساحت کی تمیز میں حسب ذیل صورتیں جائز ہیں۔

(الف) یہ کہ منصوب ہو جیسے :۔ اشتریتُ ذراعًا ثوبًا۔

(ب) یہ کہ مجرور باضافت ہو جیسے:۔ اشتریتُ ذراعَ ثوبٍ۔

(ج) یہ کہ مجرور بحرف جار "من" ہو جیسے :۔ اشتریتُ ذراعًا من ثوبٍ۔

عدد کی تمیز عدد کی تمیز حسب ذیل طریقہ پر لائی جاتی ہے۔

(۱) ثلاثةٌ سے عشرةٌ تک کی تمیز جمع اور مجرور لائی جاتی ہے، جیسے ثلاثةُ أقلامٍ وعشرةُ رجالٍ۔

(۲) أحد عشر سے تسعةٌ وتسعون تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے جیسے أحد عشر کوکبًا و تسعة وتسعون رجلاً۔

(۳) مائۃ اور الف کی تمیز واحد اور مجرور آتی ہے جیسے مائۃ رجل والف رَجُلٍ.

عدد کا حکم عدد کی تمیز سب سے مشکل ہے اور اس سے زیادہ مشکل عدد کی تذکیر وتانیث کا حکم ہے اس لیے اسے اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے۔

(۱) عدد کے الفاظ ثلٰثۃٌ سے تسعۃٌ تک تذکیر وتانیث میں معدود کے برعکس ہوتے ہیں، خواہ عدد مفرد ہو، خواہ مرکب ہو، خواہ معطوف و معطوف علیہ ہو۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے ثلاثۃَ أقلامٍ اور ثلاث غرفاتٍ اسی طرح تسعۃ تک۔

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلاثۃ عشرَ قلماً اور ثلث عشرۃَ غرفۃً

(ج) معطوف و معطوف علیہ کی مثال ثلاثۃ وعشرون قلمًا اور ثلث وعشرون غرفۃً۔

(۲) عشرۃ (کی تذکیر وتانیث) کا قاعدہ یہ ہے کہ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوتا ہے اور مرکب ہو تو معدود کے موافق۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے :۔ عشرۃ رجال اور عشر غرفاتٍ (معدود کے برعکس)

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلاثۃ عشر قلمًا اور ثلث عشرۃ غرفۃً (معدود کے مطابق)

(۳) واحد اور اثنان تینوں صورتوں میں معدود کے مطابق رہتے ہیں۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے { رجل واحد اور غرفۃ واحدۃ ۔ اثنان اور غرفتان اثنتان } واضح رہے کہ واحد اور اثنان کی تمیز نہیں آتی

(ب) مرکب کی مثال جیسے { احد عشر قلما اور احدی عشرۃ غرفۃً ۔ اثنا عشر قلما اور اثنتا عشرۃ غرفۃً }

(ج) معطوف و معطوف علیہ مثال { احد وعشرون قلماً اور احدی وعشرون غرفۃً ۔ اثنان وعشرون قلماً اور اثنتان وعشرون غرفۃً }

(۴) عشرۃ کے سوا باقی تمام عقود (دہائیاں) عشرون وثلثون وغیرہ تذکیر وتانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

(۵) اسی طرح مائۃ اور الف بھی تذکیر وتانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

عدد کا اعراب احدَ عشرَ سے تسعۃَ عشرَ تک باستثناء "اثنا عشر" فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، باقی تمام اعداد بہ شمول "اثنا عشر" معرب ہیں، عامل کے مطابق ان کا اعراب پڑھا جاتا ہے۔

کنایات العدد کم، کأین اور کذا کے ذریعہ بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں، اس کے احکام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے کم تلمیذاً فی صفك ؟ (تمہارے درجہ میں کتنے طلبا ہیں؟) لیکن کم پر جب کوئی حرف جار داخل ہو جائے تو تمیز مجرور ہو جاتی ہے بکم دوبیۃٍ (کے روپے ہیں؟) منذ کم یوم ؟ (کتنے دن سے؟) اگرچہ اصل قاعدہ کی رو

سے بکم روبیۃً اور منذ کم یوماً منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۲) کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں لکھ سکتے ہیں مگر ہر حال میں مجرور رہے گی جیسے کم کتبٍ قرأتُ یا کم کتابٍ قرأتُ (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں) کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِن حرف جار بھی داخل کر دیتے ہیں جیسے کم مِن کتابٍ قرأتہ (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں)

(۳) کأین کی تمیز مِن حرف جار کے ساتھ ہمیشہ مجرور آتی ہے جیسے کأین من طالبٍ لا یجتھد فی القراءۃ (کتنے ہی طالب علم پڑھنے میں محنت نہیں کرتے)

(۴) کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے اعطیتہ کذا درھماً (میں نے اسے اتنے درہم دیے)۔

نوٹ:۔ کم خبریہ اور کأین سے صرف کثیر اشیا کی طرف کنایہ کیا جاتا ہے اور کذا سے قلیل وکثیر دونوں کی طرف۔

التمرین (۴۳)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

۱۔ الأنبیاء أصدق الناس لھجۃ وأکرمھم طینۃ وأعفھم نفسا و أنقاھم عرضا وأشدھم خوفا من اللہ عزوجل۔

۲۔ وکان أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم أبر الناس قلوبا وأعمقھم

علما واقلهم تكلفا۔

(٣) زرت اليوم مدرسة واجتمعت بأساتذتها وطلابها ولقيت عميد المدرسة وحادثت معه نحو عشرين دقيقة فوجدته أكثرهم علما وأفصحهم حديثا وأوسعهم معرفة ثم قمت وطفت معه فى أنحاء المدرسة فشاهدت أبنيتها۔ فللمدرسة بناية عظيمة شامخة وهى تشتمل على قاعة كبيرة، وخمس وثلثين غرفة، منها عشر غرفات على السطح ولها دار لاقامة الطلبة جميلة، فيها ست عشرة غرفة وفى كل غرفة خمسة شبابيك وأربع نوافذ، وفى الوسط مسجد جميل فيه اثنا عشر عمودا وثلثة عشر شباكا وثلثة ابواب۔ وأرض المسجد فرشت بالرخام ومساحة المدرسة نحو ثلثة آلاف ذراع۔

(٤) غزوة بدر الكبرى وقعت فى السنة الثانية من الهجرة بين ثلث مائة وثلثة عشر مقاتلا من المسلمين وألف مقاتل من قريش ببدر۔ انتصر فيها المسلمون باذن ربهم انتصارا باهرًا فأسروا من قريش سبعين رجلا وقتلوا من مشاهيرهم مثل ذلك ولم يقتل من المسلمين إلّا اثنا عشر رجلا ولهذه الغزوة أهمية كبيرة فى تاريخ الاسلام اذ كانت هى وقعة مشهودة بل الحدّ الفاصل بين الحق والباطل "كم من فئة

قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین۔

---

(۵) وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وھو السمیع العلیم۔

(۶) ومن الناس من یتخذ من دون اللہ أندادا یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا أشد حبا للہ۔

(۷) وأما ثمود فأھلکوا بالطاغیۃ، وأما عاد فأھلکوا بریح صرصر عاتیۃ سخرھا علیھم سبع لیال وثمانیۃ أیام حسوما فتری القوم فیھا صرعیٰ۔

(۸) إن عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السمٰوٰت والأرض منھا أربعۃ حرم۔

(۹) واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا قد علم کل أناس مشربھم کلوا وشربوا من رزق اللہ ولا تعثوا فی الأرض مفسدین۔

(۱۰) وواعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ وأتممنٰھا بعشر فتم میقات ربہ أربعین لیلۃ۔

(۱۱) إن ھٰذا أخی لہ تسع وتسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال أکفلنیھا وعزنی فی الخطاب۔ قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک إلیٰ نعاجہ۔

(۱۲) أوكالّذي مرّعلىٰ قرية وهي خاوية علىٰ عروشها قال أنّىٰ يحيٖ هٰذه الله بعد موتها فأماته الله مائة عامٍ ثمّ بعثه۔

(۱۳) ولقد أرسلنا نوحًا إلىٰ قومه فلبث فيهم ألف سنةٍ إلّا خمسين عاما فأخذهم الطوفان وهم ظالمون۔

(۱۴) وكأيّن من قرية عتت عن أمر ربها ورسله فحاسبنٰها حسابًا شديدًا وعذّبنٰها عذابًا نكرا۔

(۱۵) وكم من قرية أهلكنٰها فجاءها بأسنا بياتا أوهم قائلون فما كان دعواهم إذ جاءهم بأسنا إلّا أن قالوا إنّا كنّا ظٰلمين۔

التمرین (۴۴)

عربی میں ترجمہ کیجیے :۔

(۱) محمود مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے لیکن قد و قامت میں وہ مجھ سے بڑا ہے، اس لیے دوڑنے میں وہ مجھ سے تیز ہے مگر تیراکی میں مَیں اس سے اچھّا ہوں۔

(۲) میرے درجہ میں بارہ طلبا ہیں جن میں سے دو تحریر و تقریر کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔

(۳) اس کا دل خوشی سے اُمنڈ آیا اور چہرہ پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب کہ اس نے سُنا کہ امتحان سالانہ میں اوّل آنے کی وجہ سے پہلا انعام اسی کو دیا گیا۔

(۴) اس وقت میری عمر ۲۲ سال سات ماہ کی ہے اور میرے بڑے بھائی کی ۲۵ سال ۶ ماہ کی، کیوں کہ وہ مجھ سے دو سال گیارہ ماہ بڑے ہیں۔ اور میرا چھوٹا بھائی

مجھ سے گیارہ سال دس ماہ چھوٹا ہے، اس حساب سے اس کی عمر دس سال ۹ ماہ کی ہوئی۔

(۵) میں نے ایک روپیہ نو آنے میں پندرہ کاپیاں اور چار روپے میں تیرہ قلم، گیارہ پنسلیں اور تین نب لئے۔ اب میرے پاس گیارہ روپے بارہ آنے بچتے ہیں، ابھی مجھے فونٹن پن کے لئے ایک دوات روشنائی اور تین درسی کتابیں خریدنی باقی ہیں۔

(۶) پندرہ روپے لے کر میں گھر سے نکلا، جن میں سے تین روپے کا ۶ سیر آٹا، اور تین روپے آٹھ آنے کا نصف سیر گھی اور ایک بوتل تیل خریدا۔ اس کے بعد پھلوں کی دوکان پر گیا، جہاں پانچ روپے گیارہ آنے میں بارہ کیلے، دس انار، سات سیب اور پندرہ سنترے خریدے۔

(۷) مالی نے ایک سو پچیس روپے میں پانچ سو آم فروخت کیے اور ۱۲ روپے میں ایک ہزار لیموں، سو آم میں نے بھی لئے اور پچیس روپے ادا کئے۔

(۸) ہم نے کتنے ہی درخت اپنے باغ میں لگائے مگر سب خشک ہوہو کر رہ گئے، اس سال پھر ہم نے سو پیڑ آم کے، پچیس امرود کے اور اکیس پودے لیموں کے لگائے ہیں۔

(۹) میرا خاندان دس افراد پر مشتمل ہے۔ ہم لوگ سو روپے ماہانہ پر گزر بسر کر لیتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے یہاں کتنے ہی گھر ایسے ہیں جس کے افراد میرے خاندان کے افراد سے زیادہ ہیں اور وہ مشکل سے پچاس روپے پاتے ہیں۔

(۱۰) اہم غزوات میں دوسرا غزوہ اُحد کا ہے یہ ۳ھ میں پیش آیا، بدر کے مقتولین

کا بدلہ لینے کے لئے کفار قریش تین ہزار جنگجو لے کر آئے، اُحد پہاڑ کے پاس اُترے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معلوم ہوا تو ایک ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپؐ باہر
نکلے، ان میں سے تین سو آدمی عبداللہ ابن اُبی منافق کے تھے۔ عبداللہ ابن اُبی
انھیں لے کر راستہ سے واپس چلا آیا، اب تین ہزار کے مقابلہ میں صرف سات سو
مسلمان رہ گئے، پہلے وہلہ میں مسلمان غالب آئے مگر ایک غلطی کے ارتکاب
کی وجہ سے آخر میں شکست ہوئی، اس جنگ میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔

(۱۱) "خانۂ کعبہ مسجد حرام کے صحن میں واقع ہے، ایک سیاہ رنگ کے غلاف کے
اندر عظیم الشان کمرہ ہے، طول تقریباً ۵، فٹ، عرض ۶ فٹ اور بلندی ۸۰، ۸۱
فٹ، اس کے چاروں طرف چکر لگانے کے لیے ایک گول راستہ بنا ہوا ہے، اسی
حلقہ کو مطاف کہتے ہیں ـــــ دنیا نے کتنے انقلابات دیکھے، کتنے عبادت خانے
بنے اور بگڑے، کتنے مندر تعمیر ہوئے اور کھدے، کتنے گرجے آباد ہوئے اور اُجڑے
ہزار ہا طوفان آئے اور گزر گئے، مگر یہ سیاہ چوکور گھر جسے نہ کسی انجینئر نے بنایا اور
نہ کسی مہندس نے، آدمؑ سے لے کر ایں دم جوں کا توں کھڑا ہے۔"

(سفر نامہ حجاز)

الدّرسُ التّاسِع

(عدد وصفی اور سنین)

عدد وصفی عدد وصفی جس سے اعداد کی ترکیب معلوم ہوتی ہے، اسم فاعل کے وزن پر حسب ذیل طریقہ سے لکھتے ہیں:-

الدرس الأول الدرس العاشر — القصة الأولی القصة العاشرة

الدرس الحادی عشر الدرس التاسع عشر — القصة الحادیة عشرة۔ القصة التاسعة عشرة

الدرس العشرون والثلثون والتسعون الخ — القصة العشرون۔ والثلثون والتسعون الخ

الدرس الحادی والعشرون۔ والتاسع والتسعون۔ — القصة الحادیة والعشرون والتاسعة والتسعون۔

الدرس المائة والدرس الألف — القصة المائة والقصة الألف

بیچ کے اعداد اختصار کی غرض سے حذف کر دیے گئے ہیں، ان مثالوں پر غور کرنے سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) تذکیر وتانیث اور تعریف وتنکیر میں عدد اپنے موصوف کے مطابق ہے

(۲) عدد مرکب (یعنی ۱۱ سے ۱۹ تک) اور عدد معطوف ومعطوف علیہ (یعنی ۲۱، ۲۲ و ۲۳ وغیرہ) میں صرف پہلا ہی جز اسم فاعل کے وزن پر رہے دوسرا جز اپنے حال پر باقی ہے۔

(۳) عدد مرکب میں ''ال'' صرف پہلے ہی جز پر ہے مگر عدد معطوف و

معطوف علیہ میں دونوں جز پر۔

(۴) العاشر کے سوا باقی دہائیوں پر صرف "ال"، ہی داخل کر دینا کافی ہوتا ہے انھیں اسم فاعل کے وزن پر نہیں ڈھالا جا سکتا، اسی طرح تذکیر وتانیث میں بھی وہ یکساں رہتے ہیں۔

نوٹ: اوپر کے نقشہ میں اسم فاعل کے وزن پر جو اعداد لکھے گئے ہیں ان کا ترجمہ پہلا، دوسرا، پانچواں وغیرہ سے کیا جاتا ہے، لیکن آپ اگر تینوں چاروں، پانچوں وغیرہ جیسے معانی کو ادا کرنا چاہیں تو اس کے لئے عدد اسم فاعل کے وزن پر نہیں لکھا جاتا بلکہ اصلی صورت میں باقی رکھتے ہوئے صرف "ال" داخل کر دینا کافی ہوتا ہے جیسے: تینوں بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا قال الاخوان الثلاثة لأبيهم۔

سنین تاریخ وسنین حسب ذیل طریقہ پر لکھتے پڑھتے ہیں:-

(۱) ولد فلان في التاسع عشر من شهر شوال سنة سبع وخمسين وسبع مائةٍ من الهجرة۔

(۲) توفي فلان في الخامس والعشرين من شهر ربيع الأول سنة إحدى وستين وثلث مائةٍ وألفٍ من الهجرة۔

(۳) استقلت الهند من أيدي الانكليز سنة سبعٍ وأربعين وتسع مائةٍ بعد الألف من الميلاد۔

نوٹ: سنة چوں کہ مؤنث ہے اس لئے اس کے بعد واحد اور اثنان مؤنث لکھے جاتے ہیں جیسے اوپر کی دوسری مثال میں اور ثلث سے

تسع تک نذکر۔

(۲) عرب مؤرخین حسب ذیل طریقہ پر تاریخیں لکھتے ہیں:۔

پہلی تاریخ کے لئے لِلَیلَۃٍ خلتْ من شھر کذا۔ اسی طرح چودہ تاریخ تک جیسے لاربعَ عشرۃَ خلون من شھر کذا۔ پندرہویں تاریخ کو لنصف شھر کذا۔ اور سولہویں کو لأربعَ عشرۃ لیلۃً بَقِین من شھر کذا۔ اسی طرح اٹھائیسویں تک ــــ اُنتیسویں تاریخ کو للیلۃٍ بقیت من شھر کذا۔ اور تیسویں کو لاٰخرِ یوم من شھر کذا لکھتے ہیں۔

(۳) اعداد دونوں طرف سے پڑھے جاتے ہیں مگر زیادہ فصیح یہ ہے کہ دائیں طرف سے پڑھا جائے جیسے "۱۵۹۷" سال کو سبع وتسعون وخمس مائۃ وألف سنۃٍ۔ اگرچہ ألفُ وخمس مائۃ وسبع وتسعون سنۃً بھی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

الشیخ الامام ابن تیمیۃ

ولد العلامۃ الامام أحمد تقی الدین بن تیمیۃ فی العاشر من شھر ربیع الأول سنۃ إحدی وستین وست مائۃ من الھجرۃ النبویۃ "بحرّان" ونشأ بھا النشأۃ الأولی، إلی أن بلغ السابعۃ من عمرہ فاغاربھا

التتار فيها جرمع اسرته إلى دمشق - وقد حفظ القرآن منذ حداثة سنه ثم ثقف العربية وبرع فى الفقه والحديث وتبحر فى تفسير القرآن حتى صار إماما فيه -

وكان أبوه عالما جليلا، له كرسيّ للدراسة فى الجامع الكبير فى دمشق ومشيخة الحديث فى بعض المدارس، فلما بلغ ابن تيمية الحادية و العشرين من عمره توفى أبوه سنة اثنتين وثمانين وست مائة فتولى الدراسة بعد وفاة أبيه بسنة- فجلس مجلسه وحل محله- فكان يلقى الدروس فى الجامع الكبير بلسان عربى مبين فاتجهت إليه الأنظار واستمعت اليه الأفئدة وكثر التحدث باسمه فى المجالس العلمية ولم يكد يبلغ الثلاثين من عمره حتى ذاع صيته وأصبح مقصداً العلماء الطلاب -

وكان ابن تيمية يودّ إحياء ماكان عليه الصحابة وأهل القرن الأول من اتباع السنة المحضة كما كان يحاول ازالة بعض ما علق بها من غبار- فانتقد على العلماء والصوفية والفقهاء فأثاروا حوله الخلاف والفتن- فحبس ثم لم يزل يقع فى محنة بعد محنة وينقل من مجلس الى آخر حتى وافته المنية بقلعة دمشق (حيث كان هو محبوساً) فى الثانى والعشرين من شهر ذى القعدة سنة ثمان وعشرين وسبع مائة رحمه الله -

التمرين (۴۶)

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

ابن بطوطہ

مسلمانوں میں کتنے ہی سیّاح گزرے ہیں، مگران میں سب سے زیادہ شہرت کے لحاظ سے بڑا ھا ہوا ابن بطوطہ ہے، اس نے اپنی زندگی کے تیس سال سیاحت میں گزارے، اس عرصہ میں اس نے تقریبًا ۷۵۰۰۰ میل کا سفر طے کیا۔ یہ ۱۷ر رجب ۷۰۳ھ مطابق ۱۳۰۴ء کو شمالی افریقہ کے شہر طنجہ میں پیدا ہوا، اور وہیں پرورش پائی، یہانتک کہ جب اکیس سال کا ہوا تو طنجہ سے ۷۲۵ھ میں حج کے ارادے سے نکلا اور یہیں سے اس کی سیاحت کا آغاز ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ گھومتا پھرتا خشکی کے راستے سے ۷۳۴ھ میں ہندوستان آپہونچا، اس وقت یہاں محمد تغلق شاہ کی حکومت تھی، اس نے بڑی آؤ بھگت کی، پھر بارہ ہزار روپے ماہوار پر اُسے دہلی کا قاضی مقرر کردیا، آٹھ دس سال ابن بطوطہ یہاں مقیم رہا، پھر ایک وفد میں چین کے لیے روانہ ہوا، چین سے واپسی میں جزائر شرق الہند، سرندیپ وغیرہ سے گزرا، پھر ۷۴۸ھ میں سومطرا کی راہ سے عراق، شام، فلسطین وغیرہ کی سیاحت کرتا ہوا مکہ معظمہ پہونچا، جہاں اس نے اپنا چوتھا حج کیا، پھر اسے وطن کی یاد آئی، چنانچہ مکّہ سے چلا تو مصر، تونس، الجزائر اور مراکش ہوتا ہوا ۷۵۰ھ میں گھر پہونچا۔۔۔۔ گھر پر بمشکل پانچ چھ سال قیام رہا کہ پھر اندلس گیا، وہاں سے واپس ہوا تو پھر صحرائے افریقہ کی سیر کرتا ہوا ۷۵۴ھ میں تمبکتو پہونچا مگر وہاں سے جلد ہی وطن لوٹ

آیا، اس کے بعد اس نے وہ اپنا مشہور سفر نامہ مرتب کیا جو سفر نامہ ابن بطوطہ کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کی ترتیب وتسوید سے ۷۵۶ھ میں فارغ ہوا۔ اس کے بعد ۷۷۹ھ مطابق ۱۳۷۷ء میں انتقال کیا۔

(ہماری کتاب مرتبہ افضل صاحب ایم، اے)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولد سیدنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم صباح اليوم الثاني عشر من شهر ربيع الأول لعام الفيل أو اليوم العشرين من شهر إبريل سنة إحدى وسبعين وخمس مائة للميلاد بمكة ونشأ يتيما. فقد توفى أبوه حين كان هو جنينا، ثم لم يكد يبلغ السادسة من عمره حتى استأثر الله بامه فحضنه جده عبد المطلب سنتين ولما توفى هو كفله عمه ابو طالب نشأ النبى صلى الله عليه وسلم يتيما ولكن الله تولى تاديبه فشب على سجاحة خلق ورجاحة عقل وحلم ووقار وحياء وعفة ونفس رضية ولسان صادق ثم طهره الله من الدنس والأرجاس فلم يشرب الخمر قط ولم يأكل مما ذبح على النصب ولم يشهد للأوثان عيداً ولا حفلا۔

ترعرع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجر عمه، فلما بلغ

الثالثة عشرة من عمره، سافر معه الى الشام ثم سافر إليها للمرة الثانية وهو فى الخامسة والعشرين من عمره. متاجرا ببضاعة خديجة بنت خويلد ومعه غلامها ميسرة فعاد وربح مالاكثيرا فرده إلى خديجة بكل أمانة فلما رأت خديجة من الربح الكثير وأمانته صلى الله عليه وسلم عرضت عليه أن يتزوجها وكانت سنها اربعين سنة فرضى رسول الله صلى الله عليه وسلم وخطبها عمه إلى عمها وتم الزواج وكانت خديجة من أفضل نساء قومها نسبا وثروة وعقلا ودراية، ولها أجمل ذكر فى تاريخ الاسلام.

هذه هى حياته قبل البعثة فلما بلغ الأربعين من سنه ابتعثه الله وجعله نبيا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بأعباء الرسالة وجعل يدعو إلى الله كل من توسّم فيه خيرًا أو كان من الحكمة أن تكون دعوته سرية فدعا ثلاث حجج سرًّا ثم أمر أن يصدع بما يؤمر فأعلن بها فى قومه فحميت القبائل وأنفت قريش وجعلوا يؤذونه واشتد منهم الايذاء يوما فيوما حتى إذا تعدى الأذى أتباعه أمرهم بالهجرة الى الحبشة فهاجر إليها عشرة رجال وخمس نسوة. ثم تبعهم بعد ذلك جماعة من المسلمين حتى كانت عدتهم ثلاثة وثمانين رجلا وسبع عشرة امرأة، رجع بعضهم إلى مكة قبل الهجرة إلى المدينة وأقام بها آخرون إلى السنة السابعة من الهجرة، وأما النبى صلى الله عليه وسلم فمازال بمكة صابرًا على الأذى، محتملًا للكره،

مثابراً على دعوته يدعو قومه إلى الهدى ودين الحق، وقريش تقادمه وتؤذيه حتى انسلخ على هذه الحال الشديدة عشر سنوات، فلما كانت السنة العاشرة من النبوة فجع بموت عمه النبيل وزوجته الكريمة فى يومين متقاربين فاشتد به الأذى من قريش ونصبوا له الحبائل وتربصوا به الدوائر۔

وكان النبى صلى الله عليه وسلم خلال تلك السنين لا يسمع بقادم يقدم من العرب له اسم وشرف إلا تصدى له ودعاه إلى الله ودين الهدى حتى إذا كانت السنة الحادية عشرة خرج الى القبائل فى موسم الحج فآمن به ستة من اهل يثرب كانوا سبب انتشار الاسلام فى المدينة ثم جاء منهم اثنا عشر رجلا فى السنة الثانية عشرة دبايعوه ورجعوا إلى المدينة فلم تبق دار من دور المدينة إلا وفيها ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولما كانت السنة الثالثة عشرة من البعثة جاء منها ثلثة وسبعون رجلا وامرأتان فاسلموا على يد رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعوه فازداد الاسلام انتشارا فى المدينة۔ فأمر النبى صلى الله عليه وسلم اصحابه بالهجرة إليها۔ فجعل المسلمون يهاجرون ويلحقون باخوانهم الأنصار فى المدينة بعد ما اضطهدوا كثيرا وقاسوا الشدائد والمحن فما أن أحس المشركون بهجرتهم حتى اجتمعوا وائتمروا بقتل رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنه خرج منها مع صاحبه أبى بكر الصديق فى حفظ من

ليس يغفل وتوجّها إلى المدينة حتى وصلا إليها يوم الجمعة الثاني عشر من شهر ربيع الأول سنة ثلاث وخمسين من مولده وهو يوافق لأربع و عشرين من شهر ستمبر سنة اثنتين وعشرين وست مائة من الميلاد فاقام بها عشر سنين يجاهد المشركين ويجادلهم بالسيف ويقنعهم ويجادلهم بالبراهين وآيات القرآن حتى فبهرت البينات ألبابهم وبهرت الآيات أبصارهم ولم يجدوا سبيلا للانكار فانحسر العمى وانجاب الشرك بنور الحق وجعل الناس يدخلون في دين الله أفواجا. فلما كان في الثالثة والستين من عمره جاءه اليقين، فلحق صلى الله عليه وسلم بالرفيق الأعلى يوم الاثنين الثالث عشر من شهر ربيع الأول سنة احدى عشرة من الهجرة الموافق للثامن يونيو سنة اثنتين وثلاثين وست مائة من الميلاد.

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أفصح العالمين لسانا وأبلغهم بيانا، مثقف اللسان، فياض الخاطر، سهل اللفظ إماما مجتهد أصحاب معجزات وآيات في اللسان العربي المبين، وكان كلامه كما وصفه الجاحظ "الكلام الذي قل عدد حروفه وكثر عدد معانيه وجل من الصناعة ونزه عن التكلف ثم لم يسمع الناس بكلام قط أعم نفعا ولا أصدق لفظا ولا أعدل وزنا ولا أجمل مذهبا وأكرم مطلبا ولا أحسن موقعا ولا أسهل مخرجا ولا أبين من فحواه من كلامه صلى الله عليه وسلم".

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم "دائم البشر سهل الخلق، لين الجانب، ليس بفظ ولا غليظ أجود الناس صدرا وأصدق الناس لهجة وألينهم عريكة، وأكرمهم عشيرة، من رآه بديهة هابه ومن خالطه معرفة أحبه- يقول ناعته لم أر قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم"

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

مجدد الالف الثانیؒ

دسویں صدی کے اواخر کا زمانہ تھا کہ ۹۶۴ھ میں اکبر ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک ہوا اور پورے پچاس برس اس نے حکومت کی، یہ ایک نہایت ہی جاہل اور اَن پڑھ بادشاہ تھا، اسے کسی نے یہ پڑھا دیا کہ اب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ہزار سال ہو رہے ہیں، دوسرے ہزار میں نئے دین اور نئے مذہب کی ضرورت ہے، چنانچہ ۹۸۳ھ سے یہاں اکبری الحاد کا دور شروع ہوا۔ ۹۸۷ھ میں ایک محضر نامہ تیار کیا گیا جس کا مضمون تھا کہ بادشاہ ظل اللہ ہے، امام عادل ہے مجتہد العصر ہے، کسی کا پابند نہیں، اس کا حکم سب پر بالا ہے" یہ محضر نامہ نئے مذہب کے اعلان کی تمہید تھی، آخر ۹۹۰ھ میں "دین الٰہی" کی تاسیس کا اعلان بھی ہو گیا اس نئے دین کا کلمہ" لاالٰہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ" تجویز کیا گیا۔ اب ہر قسم کی گمراہیاں اس کے دور میں رواج پانے لگیں، وحی و رسالت، حشر و نشر، جنت و دوزخ، ہر چیز کا مذاق اڑایا جانے لگا، نماز و روزہ، حج اور دوسرے شعائر دینی پر اعتراضات

کئے جانے لگے، اس کے برعکس ہندوانہ رسم ورواج فروغ پانے لگیں، ہندو تہواروں کے موقع پر عام عید منائی جاتی، بتوں کی پوجا کا انتظام ہوا، دوسری طرف مسجدیں منہدم کی جانے لگیں، جوئے اور شراب کو حلال کیا گیا۔

یہی حالات تھے کہ ۹۷۱ھ میں حضرت مجدد الف ثانی پیدا ہوئے، آپ سن رشد کو پہونچتے ہی اس فتنہ کو بھانپ گئے، چنانچہ آپ اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے، حکومت کے افسروں اور فوج کے سپہ سالاروں پر تبلیغ شروع کر دی اور ہر طرف اپنے مریدوں کے جال بچھا دیے۔ ۱۰۱۴ھ میں اکبر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی جگہ اس کا بیٹا جہانگیر تخت و تاج کا وارث ہوا، حضرت مجدد صاحب نے اپنا کام جاری رکھا اور اب کھل کر میدان میں آ گئے۔ بالآخر آپ کی دعوت کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے، شروع شروع میں جہاں گیر کی حکومت نے ان پر کوئی سختی نہ کی، مگر ردّ شیعیت میں آپ نے صاف صاف زبان کھولی تو حکومت کے درباری بگڑ گئے اور طرح طرح سے بادشاہ کو اکسایا، بالآخر دربار میں طلبی ہوئی، آپ تشریف لے گئے، سلام مسنون پر اکتفا کی اور رواج کے مطابق زمین بوس نہ ہوئے، یہ دیکھ کر درباری بہت برہم ہوئے، آپ نے اس کی پروا نہ کی اور سرِ دربار منکرات کی مذمت شروع کر دی، نتیجہ یہ ہوا کہ گوالیار کے قلعہ میں آپ قید کر دیے گئے، حضرت مجدد صاحب نے وہاں بھی اپنا کام جاری رکھا، دیکھتے دیکھتے قید خانہ کی کایا پلٹ ہو گئی، بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ اس قیدی نے حیوانوں کو انسان، اور انسانوں کو فرشتہ بنا ڈالا بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، اُس نے پایۂ تخت پر آنے کی آپ کو دعوت دی، اور اپنے بیٹے شاہ جہاں کو استقبال کے لئے بھیجا، حضرت مجدد صاحبؒ تشریف لے آئے،

بادشاہ نے معذرت چاہی۔ حضرت مجدد صاحبؒ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا، دور اکبری کے منکرات و بدعات کی منسوخی کا مطالبہ کیا، بادشاہ نے ان کے منسوخ کئے جانے کا فرمان جاری کیا، اس طرح نصف صدی کی گھٹاٹوپ تاریکی کے بعد ایک مرتبہ پھر اسلام کو اس ملک میں سربلندی حاصل ہوئی۔

حضرت مجدد صاحبؒ کا پورا نام احمد بن عبدالاحد فاروقی ہے، ۱۰۳۴ھ میں آپ نے وفات پائی رحمہ اللہ ونضر وجہہ یوم القیمۃ (ماخوذ ملخص)

الدَّرسُ العَاشِرُ

(فعل تعجُّب اور نعم و بئس)

کسی شے کے حُسن یا قبح پر اظہار تعجب کے لئے عربی میں مَا اَفعَلَہٗ اور اَفعِل بِہٖ کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں جیسے مَا اَجمَلَ المَنظَرَ اور اَجمِل بِالمَنظَرِ (کیا ہی خوب منظر ہے)

کسی فعل سے مذکورہ بالا وزن پر تعجب کے صیغے لانے کی شرط یہ ہے کہ وہ فعل ثلاثی ہو، تام ہو[1]، مثبت ہو، معروف ہو، عسیٰ وغیرہ کی طرح سے فعل جامد نہ ہو، اس کا اسم صفت افعل کے وزن پر نہ آتا ہو (جیسے اَحمَرُ، اَبکَمُ وغیرہ) اس کے اندر تفاوت ممکن ہو جیسے حُسن و جمال علم وغیرہ، بخلاف فنا اور موت وغیرہ کہ ان کے اندر تفاوت ممکن نہیں ہے، اس لیے ان سے تعجب کے صیغے نہیں لائے جاتے۔

جو افعال مذکورہ بالا شرائط پر پورے نہ اُتریں مثلاً غیر ثلاثی ہوں یا ناقص ہوں یا منفی ہوں یا اس کا اسم صفت افعل کے وزن پر آتا ہو تو ایسی صورت میں ما اشدّ یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اس کے بعد اس فعل کا مصدر صریح یا مصدر مؤوّل بأن لے آتے ہیں جیسے

---

[1] تام ہو یعنی کان صار وغیرہ جیسے افعال ناقصہ نہ ہوں۔

مَا أَشَدَّ الحُمْرَةَ۔ مَا أَشَدَّ كَوْنَ الدَّوَاءِ مُرًّا۔ ما اقبح ان يُعاقَبَ البَرِئُ۔ ما أعظم الازدحامَ على المحطة۔ ما اضرّان لايصدُقَ التاجرُ وغیرہ۔

فعل تعجب کے بعد جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے جیسے ما أطيب الطعامَ اس کے برعکس ما اطيب طعامًا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ الطعام کو مقدم کرنا ہی جائز ہے۔

افعال مدح وذم (نعم وبئس) نعم اور بئس فعل جامد ہیں ان سے مضارع اور امر نہیں آتے نعمَ مدح کے لئے اور بئس ذم کے لئے آتا ہے جیسے نعمَ التلميذُ المجتهدُ (محنتی طالب علم خوب ہے)، بئس التلميذُ الكسلانُ (سست اور کاہل طالب علم بُرا ہے)

نعم اور بئس کے فاعل ہمیشہ معرف باللام کی طرف مضاف ہوتے ہیں، یا پھر ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کی تفسیر بعد میں کوئی اسم نکرہ (تمیز کی صورت میں کرتا ہے یا پھر وہ لفظ ما ہوتا ہے، جیسے: نعمَ التلميذُ محمودٌ نعمَ خلقُ التلميذِ الصدقُ۔ نعم صديقًا الكتابُ۔ نعم ما تجتهدُ في القرأة۔

نعم وبئس کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح و مخصوص بالذم کہلاتا ہے اور وہ بھی مرفوع ہی ہوتا ہے مگر اس کو جو رفع ہوتا ہے وہ خبر کی بنا پر دیا جاتا ہے اور اس کا مبتدا وجوبًا محذوف مانا

جاتا ہے۔ نعم التلمیذ المجتہد کی ترکیب یہ ہوگی کہ نعم فعل مدح التلمیذ فاعل المجتہد خبر مبتدا محذوف کی (مبتدا محذوف الممدوح ہوگا) ـــــ اس کی دوسری ترکیب یوں بھی کی جاتی ہے کہ المجتہد کو خبر ماننے کے بجائے مبتدا مانیں اور ماقبل کو خبر۔

کبھی مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کو فعل پر مقدم بھی کر دیتے ہیں جیسے المجتہدُ نعمَ التلمیذُ اس وقت المجتہد صرف مبتدا ہی ہو سکتا ہے اور بعد کا جملہ خبر ہوگا۔

نعم وبئس کی طرح حبذا ولا حبذا بھی مدح وذم کے لئے آتے ہیں حبذا، نعم کے معنی میں اور لاحبذا، بئس کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے: حبذا القناعةُ مع الجِدِّ اور لا حبذا یومٌ لا تعمل فیہ خیرا۔ ان میں "ذا" اسم اشارہ فاعل ہوتا ہے اور مابعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم بنتا ہے۔

التمرین (۴۹)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:۔

(۱) ما أعظم السماء لقد رفعها الله القدیر بغیر عمد ترونها۔

(۲) ما أشد ابتهاج الفقیر یعطى فی الشتاء ثوبا فیلبسه ویقی به غوائل البرد۔

(۳) ما أشدّ الحرّ يا لطيف: لقد ارتفعت درجة الحرارة إلى مائة وثمانى عشرة نقطة فَعِيلَ صبرُ الناس۔

(۴) قيل لاعرابية مات ابنها "ما أحسن عزاءك عن ابنك" فقالت إن مصيبته أمنتنى من المصائب بعده،

(۵) "ما أسمج وجه الحياة من بعدك يا بُنَىّ، وما اقبح صورة هذه الكائنات فى نظرى وما أشد ظلمة البيت الذى أسكنه بعد فراقك إياه فلقد كنت تطلع فى أرجائه شمسا مشرقة تضيئ لى كل شئ فيهٖ أما اليوم فلا ترى عينى مما حولى أكثر مما ترى عينك الان فى ظلمات قبرك" (النظرات)

(۶) بنفسى تلك الأرض ما أطيب الرّبا
وما أحسن المصطاف والمتربعا

(۷) ما أنضر الروض إبّان الربيع وقد
سقاه ماء الغوادى فهو ريّان

(۸) وقاتلوهم حتىٰ لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله فان انتهوا فان الله بما يعملون بصير۔ وإن تولوا فاعلموا أنّ الله مولٰكم نعم المولىٰ ونعم النصير۔

(۹) وقالوا الحمد لله الذى صدقنا وعده وأورثنا الأرض نتبوأ من الجنّة حيث نشاء فنعم أجر العاملين۔

(۱۰) الّذين قال لهم الناس انّ الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم

ایمانا و قالوا حسبنا الله ونعم الوکیل ۔

(۱۱) ولقد أرسلنا موسیٰ بآیٰتنا و سلطٰن مّبین فاتبعوا أمر فرعون وما أمر فرعون برشید ۔ یقدم قومہ یوم القیٰمۃ فأوردھم النار وبئس الورد المورود ۔ واُتبعوا فی ھٰذہ لعنۃ ویوم القیٰمۃ بئس الرفد المرفود ۔

(۱۲) ذٰلکم بما کنتم تفرحون فی الأرض بغیر الحق وبما کنتم تمرحون ۔ أدخلوا أبواب جہنّم خالدین فیہا فبئس مثوی المتکبرین ۔

التمرین (۵۰)

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

صبح کا کیسا سہانا وقت ہے، صاف اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، ابھی کچھ کچھ اندھیرا ہے، ستارے جھلملا رہے ہیں، کتنے حسین ہیں یہ تارے اور کتنا دل فریب ہے اس وقت ان کا منظر ۔ اب کچھ دیر بعد اُجالا ہو جائے گا، سورج کی روشنی اُن سب پر غالب آجائے گی، آؤ کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ کر سورج کے طلوع ہونے کا تماشا دیکھیں، لو دیکھو، اب سورج طلوع ہو رہا ہے، اس کی ہلکی اور دھیمی شعاعیں درختوں کی پھنگیوں پر نظر آنے لگیں، کیسا دل چسپ منظر ہے اور ذرا شبنم کے ان قطروں کو دیکھو جیسے بکھرے ہوئے موتی کے دانے ہوں، شعاعیں ان پر کیا پڑیں کہ سچّے موتی کی طرح چمکنے لگے، نیلے پیلے اودے، سُرخ، سبز اور بنفشی رنگوں کی آمیزش سے کس قدر خوب صورت معلوم ہو

رہے ہیں یہ قطرے کتنی عجیب ہے قدرت کی کاریگری۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

"اب ہم حجاز سے قریب ہو رہے ہیں اور مدت کی سوئی ہوئی تمنائیں جاگ رہی ہیں، یاالٰہی وہ کیا ساعت ہوگی جب ہم تیرے گھر کے سامنے کھڑے ہوں گے اور وہ کیا آن ہوگی جب ہمیں طواف کی سعادت حاصل ہوگی، یہ مشت خاک اور دیارِ حرم کی آبلہ پائی، یہ سب اُس کے فضل سے ہے، جو کچھ ہے اسی کا ہے، جو کچھ ہے اُسی کی طرف سے ہے"

دیار عرب میں چند ماہ مولانا مسعود عالم ندوی

الباب الثانی

فی تمرینات عامۃ

اب تک آپ کسی نہ کسی قاعدہ کے تحت عربی ترجمہ کی مشق کر رہے تھے اس لئے بڑی حد تک لفظی ترجمہ کے پابند تھے، خصوصًا ہر درس میں دیے ہوئے قاعدہ کے مطابق مخصوص ترکیبوں کی پابندی آپ کے لئے ضروری تھی مگر اب ہم آپ سے یہ پابندی ہٹا کر چند تمرینات ایسے لکھ رہے ہیں کہ ان میں کسی مخصوص و متعین قاعدہ کی مشق نہیں بلکہ صرف ترجمہ مقصود ہے۔

ترجمہ میں جملہ اسمیہ کے بجائے جملہ فعلیہ، اور جملہ فعلیہ کی جگہ جملہ اسمیہ اور دوسری ترکیبیں بھی بدلی جا سکتی ہیں اور اسی طرح الفاظ کی نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی ردوبدل کیا جا سکتا ہے بلکہ بسا اوقات مترادف جملوں کا حذف اور بعض دوسرے جملوں کا اضافہ بھی صحیح ہوتا ہے مگر ان تمام تصرفات میں شرط یہ ہے کہ معنی مراد میں کوئی تغیّر نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک طرز تعبیر اور طریق ادا ہوتا ہے جس کی پابندی دوسری زبان میں نہیں کی جا سکتی، مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ الفاظ اور جملوں کی کوئی رعایت نہ کی جائے، اور ترجمہ کے بجائے معنی و مفہوم کی ترجمانی کی جانے لگے، بلکہ اس کی صحیح

صورت یہ ہے کہ حتی الامکان پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ لفظ و معنی دونوں کی رعایت باقی رہے لیکن جہاں دونوں کی رعایت ممکن نہ ہو، وہاں صرف معنی کی ادائیگی پر اکتفا کیا جائے، ذیل میں ایک ترجمہ مع اصل کے درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں مزید سہولت ہو۔

ایک حیثیت سے اور غور فرمائیے، آں حضرت صلعم ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی میں نہ رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمع میں رہے ، نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی انہی کے ساتھ گزری اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروبار کی زندگی، جس میں قدم قدم پر بد معاملگی، بدنیتی، خلاف وعدگی اور خیانت کاری کے عمیق غار آتے ہیں، مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گزر گئے کہ آپ کو ان سے امین کا خطاب حاصل ہوا، نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے، چنانچہ ہجرت کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسی لئے مکہ میں چھوڑا تاکہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر سکیں، آپ کے دعوائے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی، مقاطعہ کیا، دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے، نجاستیں ڈالیں، پتھر پھینکے، قتل کی سازشیں کیں، آپ کو ساحر کہا، شاعر کہا، مجنوں کہا مگر کسی نے یہ جرأت نہ کی کہ آپ کے اخلاق و اعمال کے

خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے، حالاں کہ نبوت و پیغمبری کے دعوے ہی کے یہ معنی ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعویٰ کررہا ہے اس دعوے کے ابطال کے لئے، آپ کے اخلاق و اعمال کے متعلق چند مخالفانہ شہادتیں بھی کافی تھیں، تاہم اس دعوے کو توڑنے کے لئے انھوں نے اپنی دولت لٹائی، اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خردہ گیری کر کے بھی اس کو باطل کرسکیں ۔

(خطبات مدراس)

ترجمہ :-

وتدبّر من ناحية أخرىٰ أن الرسول صلى الله عليه وسلم لم يقض حياته كلها بين أحبابه وأصحابه بل قضى أربعين سنة من عمره في مكة قبل أن يبعث، فكان بين أهلها من مشركي قريش وكان يتعاطى فيهم التجارة، ويعاملهم في أمور الحياة ليل نهار ..... وهو عيشة طويل طريقها كثيرة منعطفاتها وعرة مسالكها، تعترضها وهدات مما قد يصدر عن المرء من خيانة وإخفار عهد، وأكل مال بالباطل، و عقبات من الخديعة والخيانة وتطفيف الكيل، وغمط الحقوق واخلاف الوعد، وأن الرسول صلى الله عليه وسلم اجتاز هٰذه السبيل الشائكة الوعرة وخلص منها سالمًا نقيًا، لم

يصيبه شئ مما يصيب عامة الناس حتى لقد دعوه "الأمين" وأن قريشا بعد بعثته وادعائه النبوة كانوا يودعون عنده ودائعهم وأموالهم لعظيم ثقتهم به وقد علمتم أنه صلى الله عليه وسلم لما هاجر من مكة خلف فيها عليا ليرد ما كان لديه من الودائع إلى أهلها فقريش خالفوه أشد الخلاف فى دعوته ولم يتركوا سبيلا إلى ذلك إلا سلكوه فقاطعوه، وعاندوه، وصدوا عن سبيله وألقوا عليه سلى جزور وهو يصلى، ورموه الحجارة وأرادوا قتله، وكادوا له كيدهم وسموه ساحرا ودعوه شاعرا، وفندوا آراءه و سخفوه حلمه، لكنه لم يجرأ أحد منهم أن يقول شيئا فى أخلاقه، ولا أن يرميه بالخيانة أو ينسب إليه الكذب فى القول أو اخلاف الوعد أو اخفار الذمة أو نقض العهد، و أن من ادعى النبوة وقال إن الله يوحى إليه فكأن ادعى العصمة والبراءة من جميع المفاسد ومساوئ الأعمال، ألم يكن يكفى قريشا فى ردهم على الرسول أن يذكروا أمورا عمل فيها بغير الحق وأن يشهدوا عليه بأن أخلفهم وعدا أو خانهم فى أموالهم أو كذبهم فى شئ مما قاله لهم؟ أن قريشا أنفقوا أموالهم وبذلوا نفوسهم فى عداوة الرسول وضحوا بفلذات أكبادهم فى قتاله حتى قتل منهم وجرح كثيرون، لكنهم

لم يستطيعوا أن يدنسوا ذيله الطاهر، ولا أن يمسوه بشئ في عظيم أخلاقه.

(تعريب الاستاذ الفاضل الجليل محمد ناظم الندوى)

اُردو میں ترجمہ کیجئے:۔

(على الباخرة)

قضينا ليلة هادئة ونمنا نوما لا بأس به مع هبوب الرياح الشديدة طول الليل وأصبحت نشيطا مسرورًا، وأذن أخ مصرى لصلاة الصبح فكان هو الصوت الوحيد والصوت الحق الذى دوّى فى هذا السكون المخيم على البحر والباخرة، هذا هو النداء الذى أيقظ العالم بالأمس، واضطرب له البرّ والبحر، ولكنه لم يستطع أن يوقظ جميع المسلمين فى الباخرة على قلة عددهم، إنه مع الأسف قد فقد شيئا كثيرا من قوته وسلطانه على القلوب، وأكثر ما أضعف سلطانه الروحى هى المادية الغربية تعتقد الفلاح فى غير الصلوٰة وفى غير العبادة والدين، ولا تصدق بأن الصلوٰة خير من النوم وعلى كل حال فقد استيقظ من أراد الله به الخير وصلينا جماعة وجلست فى مكان أتفرج على البحر وهو هادئ ساكن، والباخرة ليست لها حركة عنيفة تزعج الركاب وقد كنت تخوفت جدا بحديث الأستاذ أحمد عبد الغفور عطار والأستاذ عبد القدوس صاحب "المنهل" فقد لقيا تعبا

عظيما في سفرهما إلى مصر، وبقيا عدة أياما لا يأكلان، لا يبرحان مكانهما للدوار، وقد وقع لي مثل هذا أو أشد في كلتا الرحلتين للحج فقد بقيت نحو أسبوع لا استسيغ طعاما ولا أشتهي أكلا، وأنا أجتزئ ببعض المشروبات أو الحوامض والفواكه، ولكن الله سبحانه وتعالى قد لطف بنا هذه المرة فلم يقع لنا شيئ من هذا إلى الآن، ونرجو من الله الخير ونسأله السلامة والعافية۔

(مذكرات للاستاذ ابي الحسن علي الندوي)

التمرين (٥٢)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

(في الصحراء)

مغرب کے وقت صحرا میں موٹر رکی، اذان ہوئی اور تیمم کرکے سب نے نماز ادا کی، تیمم ہمارے لئے نامانوس چیز تھی لیکن بے آب سرزمین میں اور کیا ہوسکتا ہے؟ پینے اور کھانے کے لئے موٹر والوں نے پانی کی چار مشکیں لے لی تھیں مگر تین دن اور تین رات کا سفر بھی درپیش ہے، دوسری چیز جو کویت ہی سے بدلی ہوئی دیکھی وہ یہ کہ موٹر کے تمام مسافروں، ڈرائیور اور دوسرے ملازموں سب نے بلا استثنار نماز ادا کی، رات کا کھانا کھایا گیا اور بدوی طرز پر یعنی ایک ہی سینی میں چاول ڈال دیے گئے اور سب کے سب اس کے چاروں طرف حلقہ بنا کر بیٹھ گئے، چاول کی وجہ سے کھانا میرے لئے خوش آیند نہیں تھا لیکن مرتا کیا نہ کرتا؟ دو چار لقمے کھائے اور پھر سادہ چائے پی لی۔

پَو پھٹتے ہی صبح کی نماز ادا کی گئی، قافلہ کے ایک نجدی رفیق اذان واقامت کے فرائض انجام دیتے رہے . . . . . نماز کے بعد ہی چائے پی گئی، یہ چائے کیا ہوتی تھی سُرخ گرم پانی جس میں شکر گھول دی گئی ہو، ایک برتن میں پانی، چائے کی پتی اور شکر ڈال کر ایندھن کے اوپر رکھ دیتے ہیں، دس بارہ منٹ میں ایندھن جل کر راکھ ہوا اور ادھر چائے تیار ہوگئی، اس سے زیادہ صحرا میں یہ بے چارے انتظام بھی کیا کر سکتے ہیں؟ تھوڑا بہت اہتمام ممکن ہے مگر انھیں اس کا ذوق نہیں۔ بہرکیف ان کی اس بدوی زندگی میں برابر کا شریک رہا اور ان کی گفتگو عادات واخلاق کا خاموش مطالعہ کرتا رہا۔

(دیارِ عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)

اُردو میں ترجمہ کیجئے:-

في الطريق إلى مصر

أصبحنا والحمد لله على الصحة والنشاط وصلينا بجماعة وتمشيت على ظهر الباخرة كما يتمشى الانسان على البر لا أشعر باضطراب أو حركة مزعجة ثم أفطرنا وشربنا الشاي . . . . لاحظت على هذه الباخرة التي جمعت بين أهل بلاد مختلفة، ورفعت حواجز كثيرة، حرية زائدة في النساء وقلة احتفال بالتستر والاحتشام والحجاب الشرعي، فكنت أسمع مناقشتهن وحديثهن في كل موضوع كأنهن في مساكنهن أو أمهن سافرات

فی کثیر من الأحیان؛ أما الرجال فلم أر فیہم رغبۃ فی التعارف الاسلامی ، أو شعورا بالجوار أو أثراً للحیاۃ الاجتماعیۃ ، وکل ذٰلک یدل علی أن الحیاۃ الاسلامیۃ قد تضعضعت فی بلادنا الاسلامیۃ وحلت محلہا حیاۃ لایہم فیہا الانسان إلا نفسہ وعیالہ وبطنہ وراحتہ، إننا فی بلادنا إذا أردنا أن نعبر عن غایۃ القرب والمشارکۃ فی الحیاۃ والزمالۃ قلنا "نحن رکاب سفینۃ واحدۃ"، لکننا ھنا متباعدون مع غایۃ القرب وکأن کل واحد منا راکب فی سفینۃ خاصۃ۔

ظللنا النہار کلہ نتفرج علی الجبال علی برّ افریقیۃ وعلی یمیننا ۔ إذا استقبلنا السویس۔ رأینا سلسلۃ جبال کذٰلک ۔ ولعل منہا جبل "الطور" ولکن لم نجد من یخبرنا بالضبط أنہ طور سیناء ۔ ولم یزل المضیق ینحصر والبران یتقاربان حتی کنا نری الشاطئین عن یمین وعن شمال ومرت بنا بواخر کثیرۃ کأننا علی جادۃ برّیۃ تمر بنا المراکب والسیارات علیہا۔

قضینا اللیل ونحن نعرف أننا نصبح فی السویس، وأعترف بأنہ کان یخامر فی سرور غریب رغم کثرۃ أسفاری ذکرنی بسرور أیام الصبا وأسفارہ الأولیٰ وما ذاک إلا أن مصر قد حلّت فی نفسی وعقلیتی محل البلاد التی یألفہا الانسان من الصغر لکثرۃ ما سمعت عنہا وعرفت أخبارھا ورجالہا وبقیت متصلا بالمکتبۃ العربیۃ المصریۃ ونتاجہا کأی عربی خارج مصر.... . إذن لا غرابۃ اذا طلعت إلی مصر وسررت بقرب زیارتہا۔ طلع الصباح والسویس معا ونحن لکل منہما منتظرون ومتشوقون

ودست السفينة فجاءت من الساحل زوارق بخارية تحمل رجالا يرتدون الزيّ المصري . . . . وقد حيانا بعضهم بالتحية الاسلامية ورحب بنا، فشعرت بالفرق بين بلاد المسلمين وبلاد غير اسلامية الفرق الذی لایشعر به مسلم نشأ فی بلاد الاسلام۔

(مذکرات للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)

عربی میں ترجمہ کیجئے:-

(من الطائف الیٰ مکۃ)

تین بجے سہ پہر کو طائف سے روانہ ہوئے، طائف کی سڑکوں اور بازاروں سے گزرے، لاریاں اور ٹرک بھر بھر کر حجاج کو لے جارہے تھے ہماری نگاہیں شہر کی عمارتوں پر تھیں مگر دل جذبات شوق سے معمور، ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ کو شوق اور تجسُّس کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا، کیا یہی وہ طائف ہے جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ٹھکرادی تھی، کیا یہی پہاڑیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں جہاں حضرت کے قدم لہولہان ہوئے تھے، موٹر دو متوازی پہاڑی سلسلوں اور پُرپیچ گھاٹیوں سے ہوکر جارہی تھی اور یہ گنہ گار بار بار دل میں کہتا یہ راستہ تو موٹر سے روندنے کے قابل نہیں، ہم اپنے کو داعی کہتے ہیں تو پھر کیوں سب سے بڑے داعیٔ حق کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت نہیں کرتے ـــــ؟ راستہ بھر یہی حال رہا اس پر عاصم صاحب کا بار بار پوچھنا، کیا رسول اللہؐ اسی راستہ سے تشریف لے گئے تھے؟

جی ہاں! یہی راستہ تھا، وہ دیکھو اونٹوں کے قافلے کن تنگ اور پُرپیچ گھاٹیوں سے ہو کر گزر رہے ہیں یہی گھاٹیاں ہوں گی، ممکن ہے تیرہ چودہ سو برس میں راستے کچھ بدل گئے ہوں لیکن سرزمین یہی تھی، پہاڑیاں یہی تھیں، اب بھی وہی زمین ہے، پہاڑیاں بھی وہی ہیں لیکن اس پاک باز پیغمبر کے نقش قدم پر مٹنے والے راہ حق کے دیوانے کہاں؟

انھیں جذبات وافکار میں اُلجھا ہوا تھا کہ میقات آگئی، موٹر رُکی اور ہم ہمہ تن شوق اُتر پڑے۔ اور جلدی جلدی غسل سے فارغ ہونے کی کوشش کی، جسم میں خوشبو ملی، احرام کے کپڑے بدلے، دو رکعتیں پڑھیں اور عمرہ کی نیت کرکے لبّیک کہنا شروع کیا۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ ۔ اس کے بعد ہمارا قافلہ منزل مقصود کی طرف چل کھڑا ہوا، ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت ہے۔ سب کی زبانوں پر "لَبَّیْكَ" اور دل شوق ومحبت کے جذبات سے لبریز ـــــــ اللہ کا لاکھ لاکھ درود وسلام، اس پاک وبرگزیدہ بندے پر جس نے تکلیفیں سہہ کر جسم وجان کو خطرے میں ڈال کر اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہونچایا، دنیا اور دنیا والے اس ذات گرامی کے احسانات کے بار سے سبک دوش نہیں ہو سکتے، وہ پیغام آج بھی موجود ہے لیکن کہاں ہیں ان کا کلمہ پڑھنے والے اور ان کی محبت وعقیدت کا دم بھرنے والے؟

(دیارِ عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی)

التمرين ٥٥

اُردو میں ترجمہ کیجئے :-

(فی کبد السّماء)

فی صباح الخمیس ٨ مایو سنة ١٩٥٢ء توجهنا بعد ان استودعنا الله أهلنا بدینهم وأماناتهم وخواتیم عملهم إلی مکتب شرکة الطیران الهندیة "ك، ل، م" بالقاهرة وهناك سعی لوداعنا کثیر من أماثل الأصدقا وفی الساعة العاشرة والربع صباحا تحرکت الطائرة الضخمة بعد أن أخذنا أماکننا داخلها تحرکت أجنحتها وعلی أزیزها، ثم درجت علی الأرض تختبر اجزاءها وتهیئ نفسها للوثوب ثم وثبت وأزیزها یتضاعف وبعد دقائق صعدت فی الجوّ باسم الله مجراها ومرساها ثم استوت علی الطریق فی الفضاء الوسیع "سبحان الذی سخرلنا هٰذا وماکنا له مقرنین وانا الی ربنا المنقلبون"۔ جل الباری المصور المبدع الخلاق لقد علم الانسان مالم یعلم وکان فضل الله علی الناس عظیما۔

واطلت علینا مضیفة الطائرة بنشاطها وحرکتها الدائبة فقدّمت إلینا أکواب البرتقال المثلج وبعدها صحفا ومجلات انجلیزیة وفرنسیة للمطالعة وهٰکذا بدأنا ننسی اننا فی الطائرة طال حول أهوالها الحدیث ولولا هذا الأزیز لظننا أننا نرکب سیارة لاحد المترفین فالمقاعد مریحة والمکان فسیح نظیف والهواء مکیف

والاستعداد بما يحتاجه المسافرون من طعام وشراب وتسلية ظاهر كامل وكثيرًا ما كان يخيل إليّ أنني جالس في مكتب وثير، بجواره مصنع ذو زئير ولكن فجاءة تهوى الطائرة ثم تحلق بفعل التخلخل الهوائي، فاهتز هتزازا خفيفا في الجسم والفؤاد وأتذكر أننا في جوف طير هائل.

وبعد ثلث ساعات ونصف وصلنا البصرة وهبطت الطائرة في مطارها للتسريح وتزود ـــــ وبدت لى اللهجة العراقية غريبة عليّ، غير مفهومة لى، مع أن القوم عرب مسلمون. فتخاطبت بالعربية الفصحى لأفهم وافهمهم حماك الله بالغة القرآن ولغة محمّد صلى الله عليه وسلم. إنك من أقوى الروابط بين المسلمين. وعاودت الطائرة المسير وتعالت ثم تسامت فصار الارتفاع شاهقا وكنت اتطلع إلى الصحراء التي تشق سماءها فلا نحقق شيئا ولا نستبين معالمه وانما هي خطوط تبدو من بعيد وهي ظلال تلوح مبهمة غير محدودة ولقد مررنا على بحار وأنهار فما رأيناها بحارًا ولا أنهارًا انما شاهدناها خطوطا زرقاء ـــــ

وأقبل الليل فلف الطائرة بثيابه السود. وكنت انظر من نافذة الطائرة وهي تسير بنا في جوف الليل فلا أرى في الخارج إلا الظلام انا نضرب كبد الليل الرهيب البهيم الشامل بأقصى سرعة ممكنة لانهاب الظلام ولا نخشى الاصطدام ولا تصدنا خيفة الفجأة فيالروعة الخلق ويالجلال الخالق.

ان الطيران نعمة كبرى وقد وصل الى درجة مدهشة من السرعة

والراحة ومع ذلك لايزال فى طور التجربة والاصلاح والتحسين وأن مستقبل الطيران ليطوى معه أسرارا ستدهش العالمين يوم يجتاز مرحلة التحسين والتكملة إلى مرحلة التمام والاستواء

(للاستاذ احمد الشرباصی)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(على وجه الماء)

۲۹ر مارچ ساحل بمبئی سے جہاز ۱۱ بجے شب کو چھوٹا تھا، رات تو خیر جوں توں کٹ گئی، صبح اٹھ کر دیکھا تو ہر طرف عالم آب، جہاں تک بھی نظر کام کرتی ہے بجز پانی کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا، اپنی عمر میں یہ منظر کبھی کاہے کو دیکھا تھا، بڑے بڑے دریا جو اب تک دیکھے تھے وہ بھلا سمندر کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتے تھے، صبح سے دوپہر، دوپہر سے شام اور شام سے پھر صبح نہ کہیں جہاز رکتا ہے نہ کوئی اسٹیشن آتا ہے ہر وقت ایک ہی فضا محیط، ہر سمت ایک ہی منظر قائم، دن طلوع ہوتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں، راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں، نہ کوئی خط نہ کوئی تار، نہ اخبارات نہ ڈاک کے انبار، نہ کسی عزیز کی خیر نہ دوست کی، نہ اپنوں کا حال معلوم نہ بیگانوں کا، اپنا مٹی کا گھروندا ہے کہ ہر لحظہ پیچھے چھوٹتا جا رہا ہے، پر وہ گھر جسے لامکاں کے مکین نے اپنا گھر کہہ کر پکارا ہے ہر آن نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جا رہا ہے۔ زمین چھوٹ گئی لیکن آسمان نہیں چھوٹا، ادھر جہاز ہوا اور پانی سے ہچکولے کھا رہا ہے ادھر دل

کی کشتی ہے کہ یاس واُمید کی کش مکش میں ابھی ڈوبی اور ابھی اُبھری (خدا نہ کرے کہ کبھی ڈوبے) گھنٹہ دو گھنٹے نہیں، دن دو دن نہیں پورا ایک ہفتہ ہوگیا اور خشکی کا کہیں نشان نہیں، جنگل کے درندے نہ سہی باغ وصحرا کے چرندے نہ سہی، ہَوا کے پرندے تک نہیں، اِدھر پانی اُدھر پانی، آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر سمت پانی ہی پانی' اوپر نیلا آسمان، نیچے نیلا سمندر، زمین کی بے بساطی اب جاکر محسوس ہوئی، جس سمندر کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں تھکی جاتی ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا وہ دنیا کے پانچ بڑے سمندروں میں سے صرف ایک ہے۔ دل نے کہا کہ یہی وہ سمندر ہے جس کی بابت ارشاد ہوا اگر سارا سمندر روشنائی بن جائے اور اسی جیسا ایک اور سمندر بھی روشنائی بنادیا جائے جب بھی قدرت الٰہیہ کے بحر بیکراں کے کلمات لکھنے سے قلم قاصر رہے گا۔ قل لوكان البحر مداداً لكلمات ربّي لنفد البحر قبل أن تنفد كلمات ربّي ولو جئنا بمثله مددا۔

(سفرنامہ حجاز مولانا عبدالماجد دریابادی)

اُردو میں ترجمہ کیجئے:۔

الدفين الصغير

الآن نفضت يدى من تراب قبرك يا بنىّ. وعدت إلى منزلى كما يعود القائد المنكسر من ساحة الحرب، لا أملك إلا دمعة لا أستطيع إرسالها. وزفرة لا أستطيع تصعيدها ـــــ رأيتك يا بنىّ فى فراشك عليلاً فجزعت

ثم خفت عليك الموت ففزعت، وكأنما كان يخيل إلى أن أموت .....
فاستشرت الطبيب فى أمرك فكتب لى الدواء ووعدنى بالشفاء فجلست
بجانبك أصب فى فمك ذلك السائل الأصفر قطرة قطرة والقدر ينزع من
جنبك الحياة قطعة قطعة. حتى نظرت فاذا أنت بين يدى جثة
باردة لاحراك بها. واذا قارورة الدواء لاتزال فى يدى، فعلمت أنى قد
ثكلتك وان الأمر أمر القضاء لا أمر الدواء.

بكى الباكون والباكيات عليك ماشاؤا وتفجعوا حتى استنفدوا ماء
شئونهم وضعفت قواهم عن احتمال أكثر مما احتملوا. لجأوا إلى
مضاجعهم فسكنوا إليها ولم يبق ساهرا فى ظلمة هذا الليل وسكونه غير
عينين قريحتين عين أبيك الثاكل السكين، وعين أخرى أنت تعلمها؟

دفنتك اليوم يابنىّ ودفنت أخاك من قبلك ودفنت من قبلكما
أخويكما، فأنا فى كل يوم أستقبل زائرًا جديدًا، وأودع ضيفا راحلًا،
فيالله لقلب قد لاقى فوق ما تلاقى القلوب، وأحتمل فوق ما تحتمل
من فوادح الخطوب ــــ لقد افتلذ كل منكم يابنى من كبدى
فلذة، فأصبحت هذه الكبد الخرقاء مزقا مبعثرة فى زوايا القبور،
ولم يبق لى منها إلا ذماء قليل لا أحسبه باقيا على الدهر، ولا أحسب
الدهر تاركه دون أن يذهب به كما ذهب باخواته من قبل.

لماذا ذهبتم يابنى بعد ما جئتم، ولماذا جئتم ان كنتم تعلمون
انكم لاتقيمون ــــ لولا مجيئكم ما أسفت على خلو يدى منكم، لأننى

ماتعودت أن تمتد عيني إلى ما ليس في يدي، ولو أنكم بقيتم ما جئتم ما تجرعت هذه الكأس المريرة في سبيلكم.

(النظرات للمنفلوطي)

(رثاء الاستاذ العلامة السيد سليمان الندوي رحمه الله)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

ہا! ۲۲ر نومبر کی رات کو کراچی ریڈیو اسٹیشن سے یہ جانکاہ خبر بجلی بن کر گری کہ حضرت الاستاذ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ر اور ۲۳ر کی درمیانی شب کو ساڑھے سات بجے اس جہان فانی کو الوداع کہا، یہ خبر وابستگان دامن سلیمانی کے لئے ایسی ناگہانی اور ہوش ربا تھی کہ کچھ دیر تک سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہوگیا، مگر مشیت الٰہی پوری ہوکر رہی، اور بالآخر یہ یقین کرنا پڑا کہ اس مسیحا نفس نے بھی جان، جان آفریں کے سپرد کردی، جو عمر بھر اپنی زبان وقلم سے مُردہ دلوں میں روح پھونکتا رہا، وہ شمع خاموش ہوگئی جو نصف صدی تک علم وفن کی ہر مجلس میں ضیا بار رہی، پیغام محمدی کا وہ شارح وترجمان اُٹھ گیا جس نے اپنی دینی بصیرت سے اس کے اسرار وحکم بے نقاب کئے۔

اس نے علم وادب کی ہر شاخ اور ہر موضوع پر ہزاروں صفحات لکھے مگر اس کی عمر عزیز کا بڑا اور بہترین حصہ آستان نبوی کی خدمت گزاری میں بسر ہوا، اس کا سب سے بڑا علمی ودینی کارنامہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہے جو سوانح نبوی کے ساتھ پیغام محمدی کا بھی خلاصہ وعطر ہے، دار المصنفین میں اس کی تصنیفی زندگی

کا آغاز اسی مُبارک کام سے ہوا تھا اور ابھی جلد ہفتم زیر تالیف تھی کہ اس پر اس کا خاتمہ ہوگیا اور رحمۃ للعالمینؐ کا مداح و سیرت نگار یہ سوغات لے کر خود اس کے حضور میں حاضر ہوگیا۔

بار الٰہا! تیرے دین متین کا خادم، تیرے پیغام کا شارح و مُبلّغ، تیرے محبوب نبی کا جگر گوشہ و سیرت نگار، تیرے حضور حاضر ہے، اس کے طفیل اس کو دامن رحمت سے ڈھانک لے، اس کو شہدار و صدیقین کا درجہ عطا فرما، اور اس کی تربت کو انوار رحمت سے معمور و مُنوّر اور جنت الفردوس کے پھولوں سے مُعطّر فرما یا

اے خدا کے مقبول بندے الوداع، اے استاذ شفیق الوداع۔

(مولانا شاہ معین الدین، معارف ۵۳ ۱۹ء)

اُردو میں ترجمہ کیجئے:۔

الامامان الشهيدان (۱)

هٰذا وقد عرفت على وجه الاجمال أن كل ما ظهر من أمارات التجديد والاصلاح وتباشير اليقظة والنهضة الدينية فى الهند يرجع الفضل فيه إلى الامام ولى الله الدهلوى وأنجاله النجباء وتلاميذه الكرام، وقد فاتنا أن نشير إلى أن مساعى الامام ولى الله وجهوده المشكورة، قد بقيت منحصرة فى تنقيح الأفكار وانتقاد الآراء وتمهيد السبيل وتذليل العقبات للحركة الشاملة لاقامة الدين وتنفيذ مشروع التجديد الديني

فی جمیع نواحی الحیاۃ البشریۃ ولم یتمکن بنفسہ من الشروع فی تلک الدعوۃ الشاملۃ والحرکۃ الخطیرۃ، ولکن مما لامجال فیہ للریب أن مؤلفات الامام ولی اللہ، ومساعیہ المیمونۃ قد ھیّأت القلوب لقبول الدعوۃ، والنفوس للبذل والتضحیۃ، والعقول للتحرر من ربقۃ الجمود والتقلید الأعمٰی۔

وکان من أثر کل ذلک أنہ لم یمض علی وفاتہ زمن طویل، حتی نبغ من بین أحفادہ وتلامیذ أبنائہ من قام بدعوۃ الاسلام الشاملۃ وسعٰی سعیہ لاعلاء کلمۃ اللہ وتنفیذ الشریعۃ الالٰھیۃ فی الأرض وجاھد فی ذلک جھاداً مبروراً، أرید بھا تلک الحرکۃ العظیمۃ الشاملۃ العامۃ والدعوۃ الدینیۃ الجامعۃ الخالصۃ التی حمل لواءھا واضطلع بأعبائھا الامامان الشھیدان والکوکبان النیران ـــــــ السید احمد ابن عرفان والشیخ اسماعیل بن عبد الغنیؒ بن ولی اللہ ـــــ فی النصف الأول من القرن الثالث عشرۃ من الھجرۃ النبویۃ، ولعمر الحق ان دوحۃ الاصلاح والتجدید التی غرسھا المجدّد السرھندی بیدہ وسقاھا الامام ولی اللہ بعلمہ وفکرتہ الناضجۃ، ما أثمرت وآتت أکلھا إلا بالخطوات العملیۃ الجبارۃ التی رسمھا الامامان الشھیدان للبذل والتضحیۃ وبمساعی أصحابھما المتواصلۃ المتتابعۃ التی بذلوھا فی ھٰذہ السبیل وبالدماء الزکیۃ الطاھرۃ التی أراقوھا فی سھول الھند وجبالھا تبییناً لمعالم الاسلام واحیاءً لنظمہ الشاملۃ ودفاعاً عن

حظیرۃ الملۃ الحنیفیۃ البیضاء۔

(تاریخ الدعوۃ الاسلامیۃ فی الھند)

(للاستاذ مسعود الندوی رحمہ اللہ)

عربی میں ترجمہ کیجئے:۔

الامامان الشہیدان (۲)

اس تحریک تجدید وجہاد کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ یہ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک تھی جو صحیح اسلامی نصب العین کو سامنے رکھ کر شروع کی گئی اور آخر دم تک اپنے مقصد پر قائم رہی، اس کی برکت اور اس کے علمبرداروں کے دم قدم سے توحید و سنّت کا جو بول بالا ہوا اور بدعات ومشرکانہ رسوم کا جس طرح استیصال ہوا، اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، مختصریوں سمجھئے کہ آج اس برصغیر ہندوپاکستان میں ایمان وعمل کی جو بُری بھلی متاع پائی جاتی ہے وہ انہی مردان حق کا فیض ہے اور انہی کے آفتاب علم وعمل کا پرتو۔

یہ خیال درست نہیں کہ مشہد بالاکوٹ کے بعد یہ تحریک ختم ہوگئی اور اب تو یہ کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں کہ سید صاحبؒ کی شہادت یعنی ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء سے لے کر بیسویں صدی کے آغاز تک سید شہید کے ماننے والے اور اس تحریک سے وابستگی رکھنے والے پوری طرح سرگرم عمل رہے اور برطانوی پولیس اور فوج کی تمام چنگیز سامانیوں کے باوجود اپنا فرض انجام دیتے رہے۔

(مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(رسالة العالم الاسلامی)

لا ينهض العالم الاسلامی إلا برسالته التی وكلها إليه مؤسسه صلى الله عليه وسلم، والايمان بها والاستماتة فی سبيلها وهی رسالة قوية واضحة مشرقة لم يعرف العالم رسالة أعدل منها ولا أفضل ولا أيمن للبشرية منها۔

وهی نفس الرسالة التی حملها المسلمون فی فتوحهم الأولی والتی لخصها أحد رسلهم فی مجلس يزدجرد ملك ايران بقوله "ابتعثنا لنخرج من شاء من عبادة العباد الی عبادة الله وحده، ومن ضيق الدنيا إلی سعتها ومن جور الأديان إلی عدل الاسلام، رسالة لاتحتاج إلی تغير كلمة وزيادة حرف فهی منطبقة تمام الانطباق، علی القرن العشرين انطباقها علی القرن السادس المسيحی، كأن الزمان قد استدار كهيئة يوم خرج المسلمون من جزيرتهم لانقاذ العالم من براثن الوثنية والجاهلية۔

فلايزال الناس اليوم عاكفين علی أصنام لهم ـــــــــ من أوثان منحوتة ومنجورة ومقبورة ومنصوبة ـــــــ ولاتزال عبادة الله وحده مغلوبةً غريبةً، ولاتزال الفتنة قائمة علی قدم وساقٍ،

ولايزال إلٰه الهوى يعبد، ولايزال الأحبار والرهبان والملوك والسلاطين وأصحاب القوة والثروة، والزعماء والأحزاب السياسية أربابا من دون الله تُقرَّبُ لها القرابينُ، وينصب لها الجبينُ۔

نعم وهناك اديانٌ بغير اسم الأديان لاتقل فى نفوذها وسلطانها ولاتقلُّ فى جورها وعداوتها وعبثها بعقول أتباعها وفى عجائبها، عن الأديان القديمة، وهى النظم السياسية والنظريات الاقتصادية التى يؤمن بها الناس كدينٍ ورسالةٍ، كالجنسية، والوطنية، والديمقراطية والاشتراكية والدكتاتورية، والشيوعية وهى أقلّ مسامحةً لمن لايدين بها، وأشد قسوة على منافسيها وأضيق عطفًا من الأديان الجاهلية، والاضطهاد السياسى اليوم أفظع من الاضطهاد الدينى فى القرون المظلمة، فاذا تغلّب حزب من الأحزاب الوطنية، أوساد مبدأٌ من المبادئ السياسية، وانتصر فريق على فريق فى الانتخاب سدّ فى وجه منافسه الأبواب، وعذّبه أشد العذاب وماحرب أسبانيا الأهلية التى دامت مدةً طويلةً، وسفكت فيها دماءً غزيرةً وماحرب الصين القائمة بين الجمهوريين والشيوعيين من أهل الصين إلانتيجة اختلافٍ فى العقيدة السياسية والنظريات الاقتصادية۔"

فرسالة العالم الاسلامى الدعوةُ إلى الله ورسوله والايمان باليوم الأخر . . . . وقد ظهر فضل هذه الرسالة وسهل فهمها فى هُذا العصر أكثر من كل عصر ـ فقد افتضحت الجاهلية وبدت سوأتها للناس

فهٰذا طور انتقال العالم من قيادة الجاهلية إلى قيادة الاسلام، لونهض العالم الاسلامي واحتضن هٰذه الرسالة بكل إخلاص وحماسة وعزيمة ودان بها كالرسالة الوحيدة التي تستطيع ان تنقذ العالم من الانهيار و الانحلال۔

(ماذا خسر العالمؒ للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)

عربی میں ترجمہ کیجئے :۔

(نظام الحیاۃ الاسلامی)

آپ جانتے ہیں کہ زندگی بسر کرنے کے لئے بہرحال کچھ قاعدوں اور ضابطوں کی ضرورت ہے، دنیا کے امن و امان کا مدار بڑی حد تک ان قاعدوں اور ضابطوں ہی پر ہے، اگر آپ نے اپنی زندگی میں کچھ غلط قاعدے اور غلط اصول اختیار کر لئے تو زندگی کا بگاڑ ضروری ہے۔ آج جو لوگ امن تلاش کر رہے ہیں اور انھیں کسی طرح امن میسّر نہیں آتا، ان کی سب سے بڑی غلطی جس کی وجہ سے انھیں ناکامی ہو رہی ہے یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے ضابطے بنانے کا کام خود ہی کرنا چاہتے ہیں۔ انسان کی عقل بہت تھوڑی ہے اس کے ساتھ خواہشات بھی لگی ہوئی ہیں، اس کو پچھلی تاریخ کا پورا اور صحیح علم نہیں، اور آئندہ کے بارے میں تو وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ ابھی ایک سکنڈ بعد کیا ہونے والا ہے، پھر انسانی زندگی کے واسطے ایک مکمل ضابطہ بنانے کے لئے سارے انسانوں کی فطرت کا جاننا اور ان سب کی ضروریات کا اندازہ لگانا

انتہائی ضروری ہے کوئی ایک انسان یا بہت سے انسان مل کر بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔
ایسا ضابطہ بنانا دراصل انسان کا کام نہیں ہے، یہ کام تو اُس ہستی کا ہے جس نے انسان کو بنایا ہے، جس نے اُس کے زندہ رہنے کے لئے آسمانوں سے بارش کا انتظام کیا ہے، زمین کو سورج سے گرم کیا ہے، ہواؤں کو زندگی کا سبب بنایا ہے۔ مٹی کو دانہ اُگانے کی طاقت بخشی ہے، ذرا سوچئے تو سہی کہ جس خدا نے یہ سب کچھ کیا ہے، اُس نے انسان کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت ـــــ کہ زندگی کس طرح گزاری جائے ـــــ اس کے بتانے کا انتظام نہ کیا ہوگا؟ ایسا نہیں ہے اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا۔ یہ بات اس کی ربوبیت کے خلاف ہے اور اس کے انصاف سے دور ہے۔
اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس سب سے بڑی ضرورت کا انتظام اسی دن سے کیا ہے جس دن سے اس کو زمین پر بسایا ہے، سب سے پہلے انسان حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا نبی بنایا، ان کو زندگی بسر کرنے کا صحیح ضابطہ سکھایا، پھر اس کے بعد ہزاروں نبیوں کے ذریعے بار بار اس ضابطہ کو بتایا، سب سے آخری بار یہ ضابطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کو بتایا، اس پر دنیا کے سارے کاموں کو چلا کر دکھایا، اور یہ ثابت کر دیا کہ اب یہ ضابطہ رہتی دنیا تک انسانوں کے کام آئے گا، اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی باتیں، خاص طور پر آپ پر اُتری ہوئی کتاب قیامت تک اسی صورت میں باقی رہے گی جس صورت میں آپ پر اُتری تھی اور یہی روشنی کا وہ منارہ ہے جس سے بھٹکتے ہوئے مسافروں کو قیامت تک صحیح منزل کا نشان ملتا رہے گا۔ (الحسنات)

الباب الثالث

فی الانشاء

ترجمہ کا کام انشار و مضمون نگاری کے مقابلہ میں زیادہ مشکل ہے مگر اس کے باوجود ہم نے پہلے آپ سے ترجمہ ہی کا کام لیا، اس سے ہماری غرض یہ تھی کہ عربی لغت و قواعد کی رو سے پہلے صحیح جملے لکھنے کی مشق آپ کو ہو جائے، اور اس کے ساتھ ہی الفاظ کا کچھ ذخیرہ بھی آپ کے پاس جمع ہو جائے کیوں کہ یہ دونوں چیزیں انشار کی بنیاد ہیں۔

عربی انشار کے سلسلہ میں الگ سے کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں، اردو میں اگر آپ چھوٹے موٹے مضمون لکھ لیتے ہیں تو عربی میں بھی لکھ سکتے ہیں بشرطیکہ عربی زبان کے مبادی سے آپ کو مناسبت ہو گئی ہو، پچھلی مشقوں میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ لغت و قواعد کی صحت کے ساتھ الفاظ کا کچھ ذخیرہ اور مختلف معانی کی تعبیر پر ایک حد تک قدرت حاصل ہو جائے، اب ہم آپ کو انشار کی چند مفید باتیں بتاتے ہیں، فنّی حیثیت سے اس کے اصول اور قواعد تیسرے حصہ میں بیان کئے جائیں گے۔

(۱) سب سے پہلے آپ صحیح عربی بولنے کی مشق کریں، اس کی بہتر

صورت یہ ہے کہ رفقار درس اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ عربی ہی میں بات کریں، اس طرح رفتہ رفتہ آپ کے اندر معانی کی صحیح تعبیر کی صلاحیت پیدا ہو جائیگی جو بعد میں انشار و مضامین میں کام دے گی۔

(۲) درسی کتابوں میں جو مضامین آپ پڑھیں خصوصاً قصے اور واقعات ان کو اپنی عبارت میں بیان کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) جرائد و مجلات اور غیر درسی کتابوں میں بھی اچھے معلومات ہوتے ہیں، تاریخی کہانیاں، جغرافیائی معلومات، بزرگوں کے حالات، اسلاف کی سیرتیں اور دوسرے بہت سے مفید مضامین، سبھی کچھ ہوتے ہیں، اس لیے انھیں جب آپ پڑھیں تو غور کے ساتھ پڑھیں اور ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کریں کہ یہی معلومات آپ کی انشار کے لئے مواد ہوں گے اور مختلف موضوعات میں کام دیں گے۔

(۴) نظم و نثر کے اچھے ٹکڑے زبانی یاد کر لیجئے یا کم از کم اپنی کاپی پر نوٹ کر لیجئے، پھر ان کو ہضم کر کے موقع بہ موقع استعمال کیجئے، اس طرح فصیح عبارتوں سے آپ کو ایک لگاؤ ہوگا اور پھر رفتہ رفتہ ادب عربی کا ذوق صحیح اور انشار کا ستھرا مذاق پیدا ہو جائے گا۔

(۵) مشق کے لئے سب سے پہلے واقعات و حوادث کا انتخاب کیجئے، کیوں کہ کسی خاص موضوع پر لکھنے کے مقابلہ میں واقعات کو قلمبند کرنا آسان ہوتا ہے۔ ہمارے گرد و پیش دن رات پچاسوں واقعات پیش آتے رہتے ہیں، انھیں میں سے کسی ایک واقعہ کو منتخب کر کے دوچار

سطریں اس پر صرف کیجئے، شادی بیاہ، بیماری موت، جلسے اور اجتماعات سفر اور تعلیمی ٹور وغیرہ جیسے مواقع میں اگر شرکت کا موقع ملے تو اسے قلم بند کرنے کی کوشش کیجئے۔

اگلے صفحات میں مختلف انواع کے چند مضامین بطور نمونہ کے لکھے جا رہے ہیں اور ساتھ ہی مشق اور تمرین کے لئے، دوسرے عناوین بھی مع عناصر کے درج کئے جاتے ہیں، توقع ہے کہ آپ کی دل چسپی کے باعث ہوں گے اور اس طرح کام میں سہولت بھی ہوگی ـــــ ذیل میں ہم نفس موضوع کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتے ہیں اسے بغور پڑھیں:۔

(الف) سب سے پہلے نفس موضوع کے متعلق سوچ لینا چاہئے، پھر اس موضوع کی غرض و غایت اور مقصد پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے، اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اصل موضوع سے آپ ہٹنے نہ پائیں گے، مثلاً آپ کو کسی چیز کا وصف (حال) بیان کرنا ہے کہ فلاں چیز ایسی اور ایسی ہوتی ہے، یا ایسی ہے۔ یا وصف کے بجائے آپ اس کے صرف فوائد و منافع کو بتانا چاہتے ہیں یا وصف و فوائد دونوں بیان کرنا چاہتے ہیں تو پھر مضمون کی نوعیت بھی اسی طرز کی ہونی چاہئے۔

(ب) موضوع کی غرض اور مدعا سمجھ لینے کے بعد اس کے اجزا کے متعلق غور و فکر کر لیجئے کہ کون سا جز کتنا اہم ہے اور کون اہم نہیں ہے، کون کون سی باتیں قابل ذکر ہیں اور کون سی نہیں۔ مثلاً آپ کسی مدرسہ میں

گئے، اس کے طلبا اور اساتذہ سے ملے، مدرسہ کی عمارت دیکھی، مسجد دیکھی
دارالاقامہ دیکھا، کھیل کا میدان دیکھا، آپ ان سارے اجزا کو ایک توازن
کے ساتھ بیان کیجئے، ایسا نہ ہو کہ کسی ایک ہی جز کو آپ پورا مضمون بنا
دیں۔ ہاں اگر کوئی ایک ہی جز آپ کا موضوع ہو تو ایسا کرنے میں کوئی
مضائقہ نہیں، مگر مضمون کی ابتدا بھی اسی ڈھنگ سے ہونی چاہیے۔
(ج) بات بات کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور ایک بات کا
سرا دوسری بات سے ملتا ہے، اگر آپ اپنے مضمون کو کچھ طول دینا چاہتے
ہوں تو پھر اس میں ایسی چیزیں تلاش کریں جن کا تعلق مضمون اور
موضوع سے صحیح قرار پا سکے، بالکل ہی غیر متعلق اور بے جوڑ باتیں نہ
ہونی چاہئے۔ مثلاً مضمون کو طول دینے کے لئے مدرسہ پر لکھتے ہوئے
آپ یہ لکھ سکتے ہیں کہ "شہر میں اور بھی مدرسے ہیں مگر ان کا نظم و نسق
اتنا اچھا نہیں جتنا اس مدرسہ کا ہے" پھر اپنا تاثر، اس کے مستقبل کے
بارے میں اپنی رائے، کوئی قابل اصلاح بات کہ اگر اس کی اصلاح کر دی
جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے، یہ اور اسی قسم کی بہت سی باتیں
ہو سکتی ہیں۔
(د) کسی چیز کے فوائد پر اگر آپ کچھ لکھ رہے ہوں تو اس کے جانب
خلاف اور نقیض کا ذکر بھی مناسب اور ضروری ہے تاکہ بات زیادہ
واضح ہو جائے، مثلاً بارش کے فوائد پر لکھتے ہوئے اگر آپ یہ لکھیں کہ کھیتوں
کا دارومدار اسی پر ہے، جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف سبزہ اور ہریالی

نظر آنے لگتی ہے، جانور اور چوپائے اسے چرتے ہیں۔ اب اس کے بعد یہ لکھئے کہ "اگر بارش نہ ہو تو ملک میں قحط سالی کا دور دورہ شروع ہو جائے انسان اور جانور سب بھوکوں مرنے لگیں" وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد اب مختصراً ان باتوں کو بھی سن لیجئے جن سے آپ کو بچنا اور احتراز کرنا ہے۔

(۱) صرف ان لفظوں کو استعمال کیجئے، جن کے معنی و مفہوم میں آپ کو کوئی شک نہ ہو، کوئی ایسا لفظ نہ استعمال کیجئے جس کے معنی اور محل استعمال آپ بہ خوبی نہ جانتے ہوں۔

(۲) مضمون سادہ اور سلجھا ہوا ہو جیسے آپ اپنے ساتھی سے باتیں کریں شاعری، لفاظی، طول طویل تمہید، فلسفیانہ باتوں سے بالکل پرہیز کیجئے۔

(۳) ابھی کچھ عرصہ تک قافیہ ناجائز سمجھئے۔

(۴) چھوٹے چھوٹے جملے، ہلکے اور آسان لفظ استعمال کرنے کی کوشش کیجئے۔

(۵) ضمائر، اسم موصول، اسم اشارہ کی تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ اور جمع کے استعمال میں غلطی نہ کیجئے، اسی طرح "واو جمع" اور "ھم" جو عاقل کی ضمیر ہیں غیر عاقل کے لئے نہ لکھئے۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے اعراب میں غلطیاں نہ کیجئے، موصوف و صفت کی مطابقت کا پورا خیال رکھئے ــــــ خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر پھر ہم اس لئے کر رہے

ہیں کہ ہندوستانی طلباء آخر آخر تک ان غلطیوں کا شکار ہوتے
رہتے ہیں۔

اکتب ما تعمله کل یوم من وقت استیقاظك حتی تذهب الی المدرسة

العناصر:۔

الاستیقاظ، التهیئو للصلوٰة، التنزه، تناول الفطور، التهیؤ للذهاب الی المدرسة، السیر فی الطریق، الوصول الی المدرسة لقاء الاخوان، الجلوس فی الصف، الاستماع الی الدروس۔

نموذج للاجابة:۔

انا استیقظ من النوم مبكّراً فأقضی حاجتی ثم أتوضّا وأصلی واتلو القرآن ما شاء الله أن أتله ثم أخرج الی الحقول والمزارع او الحدائق والبساتین أتنزه فیها ساعة وتارة أخرج إلی شواطئ الأنهار، فأحسّ النسیم علیلا وأستنشق الهواء صافیا ثم أرجع إلی منزلی فأتناول فطوری وأرتدی ملابسی، وبعد ذلك أرتب كتبی فی حقیبتی ثم أسلّم علی أبوی و أذهب إلی المدرسة فرحان نشیطاً۔

اسیر علی جانب الشارع الأیسر معتدلًا لا ألتفت یمنة ولا یسرة۔

حتی اصل الی المدرسة فاقابل اخوانی التلامیذ بأدب ولطف۔ وابقی انتظر فی فناء المدرسة حتی یدق الجرس، فاذا اصلصل الجرس وقفت فی الصف منتظما۔ ثم امشی مع زملائی الطلبة هادئا معتدلا وادخل حجرة الدرس فی سکون وهدوء ثم اضع حقیبتی علی المنضدة واخرج منها مایلزمنی من الکتب وادوات الکتابة۔ ثم یجیئ المعلم فاسلّم علیه واقفا ثم اجلس فی مکانی مصغیا الیه۔ استمع لما یلقی من الدروس وانصت له۔ فاذا صعُب علی شیئ سألته عنه بأدب واحترام۔

اکتب ما تعمله عقب الخروج من المدرسة الی وقت النوم

العناصر:-

السیر علی جانب الطریق حتی المنزل، خلع الملابس و تنظیفها، اخراج الکتب من الحقیبة و وضعها علی المنضدة، غسل الوجه والیدین، تناول الطعام، قضاء فترة فی الراحة والقیلولة، الوضوء والصّلٰوة، الجلوس لاستذکار الدروس، وعمل الواجبات المدرسیة، وصلٰوة العصر، الفطور، التریّض

والتنزّه، المغرب، ثم الجلوس لاستذكار الدروس، تناول الطعام، صلوٰة العشاء، ثم النّوم۔

مرض أحد أصدقائك فعدته ودعوت له طبيبًا حتى عوفي
(صف ذلك فی عشرة اسطر)

العناصر:۔

الصداقة بينه وبينك، غيابه عنك أيامًا، تفقد حاله، علمك بمرضه، ذهابك إلى بيته للعيادة، دعوة الطبيب و وصفه له الدواء، التردد إليه، شفاءه من مرضه فرحك وفرح أهله۔

نموذج للاجابة:۔

كان لی صديق كنت أُحبّه و أُخلص له المودة لدينه وأدبه فغاب عنی أيامًا، فسألت إخوانی التلاميذ عن سبب غيابه فاخبرونی انه مريض منذ ثلاثة أيّام۔ فدعانی واجب الاخاء أن ازوره فی بيته فذهبت إليه أعوده، فلما وصلت إلى الدار ناديت باسمه، فخرج أخوه الكبير وذهب بی إلى غرفته، حيث كان هو مضطجعًا على فراشه وكان يشتكی الحمّی ولم يدع أهله طبيبا حتى الآن وسقوه ماكان عندهم من العقاقير الطبية ظانّين أنها من الحميّات الفصلية۔

فاستأذنتهم أن أدعو له طبيبا فأذنوا فخرجت ودعوت له طبيبا نطاسيا. فجاء وجس يده وقاس الحرارة وامتحن صدره بالسمعة ثم وصف له الدواء وأوصى أن يجتنب عن الماء البارد ولا يتناول إلا ماء الشعير وماء الفواكه. وسألت الطبيب عن مرضه فقال انها "الحمّى الوافدة" يجب أن تعهدوا المريض وتحموه مما يضره ثم جاء أهله بالدواء وسقوه. وظلت أتردد إليه وأسأل عن حاله حتى عوفي ففرحت كثيراً وفرح أهله وحمدوا الله.

التمرين ٦٤

مات أحد أصدقائك فشهدت جنازته وحزنت عليه

(صف الرزيئة فى ١٥ سطرًا)

العناصر:

مرضه، مجئ الطبيب ووصفه الدواء، اشتداد مرضه، فزع أهله وخوفهم عليه، سهرهم عليه طوال الليالى، كثرة ترددك إليه، الليلة التى مات فيها، حزن اهله وبكاؤهم عليه، الغسل والتكفين وحمله إلى المدفن، اجتماع الناس والصّلوة عليه، الدفن، ذهابك إلى اهله وتسليتك إياهم.

وصف حادثة اصطدام

العناصر:۔

سبب الحادثة، وصف الحادثة والمصاب، اجتماع الناس
تضميد الجراح، مجئ الشرطة ورجال الاسعاف، حمله
الى المستشفى، عيادته، برؤه وشفاؤه۔

نموذج للاجابة:۔

خرجت يومًا إلى السوق لبعض شأنى مع صديق لى فبينما
كنا نمرآخذين بأطراف الحديث اذهمّ صديقى أن يعبر
الطريق فمرت به سيارة مسرعة فصدمته والقته على
الأرض يتخبّط فى دمه، فطارلبّى وفقدت صوابى ولم ادرما
اصنع ولكنى تجلدت واخذت اضمد الجروح واسرع
الناس إليه والتفوا حوله يحاولون تخفيف الامه وتضميد
جراحه۔ وقد سبقهم الشرطى إلى مكان الحادث فقبض
على السائق، وبعد برهة قليلة أقبلت سيارة الاسعاف وبذلوا
جهدهم المستطاع ونشاطهم العظيم حتى وقفوا الدماء
المتفجرة، ثم حملوه فى سيارتهم إلى المستشفى وأما السائق
فقد سيق إلى محل الشرطة ومن هنا إلى المحكمة۔
واكتريت انا مركبا آخرحملتنى إلى المستشفى فوجدته قد

أفاق من غشيته فسرّى همّى ، وسألت الممرضين والأطباء عن الجرح ومقداره ، فقالوا لابأس به فحمدت الله وبعد برهة رجعت ثم مازلت اختلف اليه واتردد لعيادته حتى أبل من مرضه ومنّ الله عليه بالشفاء ـ

(ماخوذ بحذف وتغيير)

اشرف صبيٌّ على الغرق فنجاه كشاف

(وصف الحادثة)

العناصر :ـ

الذهاب الى تُرعة للاستحمام ، وصف الترعة والمستحمين ، كيفية الغرق ، استغاثة الغريق ، اجتماع الناس وجزعهم ، مجئ الكشاف وانقاذه اياه ، حمله الى المستشفى ، برؤه وشفاؤه ، فرح اهله وشكرهم للكشاف ـ

حقوق الوالدين

العناصر :ـ

فضل الام :ـ الحمل ، الرضاعة ، الشفقة ، العناية ـ

فضل الاب :- النفقة، حسن التربية، العمل على إسعاد الأبناء-
حقوق الوالدين :- طاعتهما، احترامهما، محبتهما، العناية بهما فى الكبر-

نموذج للاجابة :-

إن أقرب الناس إلى المرء وأشفقهم عليه أمه وأبوه، فالوالدان هما اللذان يربّيان الولد صغيرا ويعنيان به ويسهران لراحته ويشقيان لاسعاده ويحبان له الخير ويتمنيان له الهناء . . . . . فالأم هى التى تحمله فى بطنها تسعة أشهر تلاقى فيها صنوف العذاب وأنواع الآلام، ثم إذا وضعته تحمله على ذراعيها وتغمره بعطفها وتشمله بعنايتها حتى ينمو ويترعرع، فاذا نزل به مرض هجرت راحتها الراحته ونسيت نفسها لنفسه وبذلت كل ما فى وسعها لتخفيف آلامه وإزالة أوجاعه وأسقامه-

وأما الأب فهو الذى يكدّ لراحته ويشقى لسعادته ليمتعه بلذات الحياة ونعيمها وهو الذى يلحظه بعنايته ويشمله برعايته ثم يقوم بتهذيبه وتعليمه ويتمنى له نجاحًا باهرًا ومستقبلًا زاهرًا . . . . . فلأجل ذلك أوجب الله طاعتهما وعظّم حقهما بعد حقه، حيث قال

"وقضى ربك أن لاتعبدوا إلا إياه وبالوالدين احسانا، إمّا يبلغن عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلاتقل لهما أفّ ولا تنهرهما وقل لهما قولاً كريمًا، واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربّياني صغيرا" فيجب علينا ان نحبهما ونطيع أمرهما ونخدمهما في الكبر ونحترمهما ونسأل لهما الخير۔

(ماخوذ بتصرف)

لجارك عليك حق فكيف تقوم به؟

العناصر:۔

بدؤه بالتحية، مساعدته إذا احتاج، السؤال عنه إذا غاب، زيارته في المرض، تعزيته في المصيبة، تهنئته في الفرح، كفّ الأذى عنه، الصفح عن زلاته، المحافظة على ماله في غيبته، ترك التطلع الى عوراته، بعض ما ورد في القرآن والحديث عن الجار وحقوقه۔

صف الفيل وبين فوائده

العناصر:-

(الف) الوصف:- ضخامة جثته، جلده الغليظ، رأسه (واذناه، عيناه، خرطومه، ناباه) عنقه قوائمه الغليظة، ذيله-

(ب) الفوائد:- يحمل الأثقال، ينفع فى صيد الوحش، كان يستخدم فى الحروب قديما، يؤخذ منه العاج، تصنع منه العقود وأنواع الحلى وأيدى العصى والسكاكين وغيرها-

نموذج للاجابة:-

الفيل حيوانٌ بريٌ من ذوات الأربع، وهو أعظم حيوانات الأرض جثةً، وأشدها بأساً، له رأس كبير ضخم فيه عينان صغيرتان بالنسبة إلى ضخامة جثته وأذناه كبيرتان مستديرتان كالمراوح يحركهما ليذب بهما الذباب، وله خرطوم طويل يرفع به الأحمال الثقيلة ويقتلع به الأشجار ويتناول به طعامه وشرابه ويوجهه حيث يشاء وفى طرفه زائدة يلتقط بها الأشياء الدقيقة حتى الابر. وله نابان طويلتان بارزتان من فيه كأنهما سيفان، وعنقه قصير ولكنه ضخم وقوائمه الأربع غليظة كالعمد فى شكلها، وذيله صغير بالنسبة إلى جسمه، وجلد الفيل غليظ متين

لایکاد السیف یعمل فیه وکان الفیل یستخدم فی الحروب قدیمًا والیوم یسخر لقلع الأشجار وحمل الأثقال ونقلها من مکان إلی مکان، ویستخدم فی المصانع للحمل والنقل وفی بلادنا الهند یُربّیه کثیر من الأثریاء للرکوب والزینة، ویتخذ من جلده التروس لأنه لا یؤثر فیه ضرب السیوف، ومن عاجه تصنع أیدی العِصی والمظلات والمقابض لنفیسة للسکاکین وغیرها من أدوات الزینة وأنواع الحُلیّ کالمحابر والأقلام والعقود وغیرها۔

(مأخوذ بتغییر یسیر)

صف البقرة وبین فوائدها

العناصر:۔

الوصف:۔ جسمها، شعرها، لونها، الرأس وما فیه (قرناها، أذناها، عیناها)، العنق، الأرجل، الذیل، طباعها هادئةٌ ودیعةٌ۔

الفوائد:۔ الانتفاع بلبنها وعجلها، أکل لحمها مذبوحة، الانتفاع بجلدها وأظلافها وعظامها، والانتفاع بروثها فی الوقود۔

صف "السَّيَّارة" وتحدّث عن فوائدها ومضارها

العناصر :-

الوصف :- مركب كبير يسير بالبترول ، شكلها ، عجلاتها وما حولها من المطاط ، مقاعدها ومساندها۔

الفوائد :- توفير الزمن والوقت ، تسهيل الأعمال ، حمل الأثقال ونقلها ، يستخدمها رجال الاسعاف والشرطة ۔

المضار :- تحدث الجلبة وتكدر الجو وربما تدوس الناس۔

نموذج للاجابة :-

السيارة مركب سريع يسير بالبترول وهى كالصندوق الكبير فى شكلها ولها أربع عجلات من الحديد حول كل عجلة اطار من المطاط مملوءٌ بالهواء ليسهل سيرها ويريح الراكبين وانها لاتتقيد بقضبان الحديد كالقطار والترام وتكون فيها الأماكن المريحة لجلوس المسافرين يجلسون عليها مثنى مثنى اوثلث ورُباع ، وبها شبابيك ونوافذ يدخل منها الضوء والهواء وينيرها مصابيح كهربائية ليلا ، واما مهامصباحان ساطعاالنور كالعينين التخلاوين ۔

السيارة اختراعٌ مفيد اراح الناس وخففت عنهم كثيرامن

المتاعب هى تحمل البضائع والمسافرين من بلد إلى بلد لم يكونوا بالغيه الابشق الانفس وتطوى المسافات الشاسعة وتصل إلى الامكنة البعيدة فى وقت قصير وزمن يسير. ويستخدمها رجال الاسعاف والاطفاء فى حمل المصابين وإغاثة الملهوفين ونجدة المنكوبين كما يستخدمها أهل البريد فى حمل البريد ونقله والشرط فى مصالحهم.... فللسيارات فوائد جمة ومنافع عظيمة غير انها تثير الغبار وتكدر الجو وتحدث جلبة وضجيجا وتدوس كثيرًا من الناس فتدق عظامهم وتقضى على حياتهم.

واليوم تعددت السيارة وتنوعت صنوفها فغصّت بها الشوارع، وضاقت بها الطرق تحاول كلٌّ منها أن تسابق الريح او تطوى الطرقات طيًا حافلة براكبيها أو مثقلة بالبضائع فيصبح عبور الشوارع محفوفا بالأخطار وقد يعبث السواقون بالنظام فتكثر حوادث الاصطدامات المروّعة.

اكتب عن المذياع (الرّاديو)

العناصر:-

وسيلة عظيمة للدعاية وأداة اتصال بالجماهير ونشر

الثقافة والتعليم، إذاعة أخبار العالم، تهذيب الأطفال، وإرشاد الأمهات.

ولكنها ضائعة لأنها لا تنشر الخير وما ينفع الناس، إنما تنشر الخلاعة والكذب والهزل.

الجمل المختارة:-

(١) مخترع غريب فذّ وعجيبة من عجائب الدهر، ملك على الناس افئدتهم.

(٢) يصمت اذا اردت الصمت، ويتكلم ان شئت الكلام.

(٣) المذياع يسمعنا اخبار بلادنا واخبار العالم وينتقل بنا من بلد إلى بلد ونحن جالسون لا نحرّك قدمًا.

(٤) نسمع من المذياع المحاضرات العلمية والأبحاث المفيدة والدروس النافعة فنستفيد فائدة علمية ثمينة، يقدم العلماء والمفكرون والباحثون والكتاب إلى الناس ألوانا من الادب وطوائف من كل علم وفن.

(٥) الاذاعة مدرسة ان طابت دروسها افادت، وان خبثت اساءت. وقد غلبت عليها مع الاسف الخلاعة والمجون لان غالب الحكومات لا تعتني بأخلاق الشعب وتربيته الصحيحة.

سيرة عمر بن الخطاب رضي الله عنه

العناصر:-

مولده و منشأه، سيرته الاجمالية قبل الاسلام. اسلامه وهجرته إلى المدينة نضاله مع المشركين واعداء الاسلام، عهد الخلافة اليه و قيامه بها. سياسته في الحكم، حكمته وتدبره زهده في نعيم الدنيا وتقشفه، مقتله.

نموذج للاجابة:-

وُلد ابو حفص عمر بن الخطابؓ القرشي بعد مولد النبي صلى الله عليه وسلم بثلث عشرة سنة، ونشأ نشأة الفتيان من قريش، فرعى الماشية صغيراً، ومارس التجارة والحرب كبيرًا، ثم أخذ نفسه بثقافة الأشراف من قومه، فتعلم الكتابة وتقلب في التجارات بين اليمن والحبشة جنوبا، والشام والعراق شمالا، حتى فخم أمره، وعظم قدره واشتهر في الناس ببلاغة اللسان وثبات الجنان، وقوة الشكيمة ومضاء العزيمة فجعلت له قريش السفارة بينهم وبين قبائل العرب في السلم والحرب.

ولما جاء الاسلام عارضه وناهضه ولج في الخصومة والانكار

على متبعيه، والمسلمون يومئذ لايزيدون على خمسة واربعين رجلا وثلث عشرة امرأة، يجتمعون سرًّا فى دار الأرقم المخزومى فكان الرسول صلى الله عليه وسلم يدعو الله ان يعزّ الاسلام به أو بأبى جهل، فاختاره الله لهذه السعادة، و شرح صدره للشهادة۔ وذلك أنه دخل على ختنه يؤنبه ويعذبه على الاسلام، فلحته اخته واخرجت له صحيفة فيها آيات من سورة طٰهٰ۔ فلما قرأها تعظمت فى صدره، وقال:۔ أمن هٰذا فرت قريش؟ ثم سأل اين الرسول ؟ فقيل له فى دار الأرقم، قال عمر:۔" فاتيت فضربت الباب فاستجمع القوم، فقال لهم حمزة مالكم؟ قالوا عمر، قال:۔ وعمر! افتحوا له فان أقبل قبلنا منه وان أدبر قتلناه فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج، فتشهدت فكبّر اهل الدار تكبيرة سمعها أهل مكة۔ فقلت يارسول الله ألسنا على الحق؟ قال بلىٰ قلت ففيم الاختفاء؟ فخرجنا صفّين أنا فى احدهما وحمزة فى الاخر حتى دخلنا المسجد فنظرت قريش إلىّ والى حمزة فأصابتهم كآبة شديدة فسمّانى رسول الله صلى الله عليه وسلم الفاروق يومئذ"

كان ذلك وسنّه ست وعشرون سنة، والأذى قد اشتد بلاؤه بالمسلمين فاحتمل منه نصيبه وعادى فى الله

صديقه ونسيبه۔ حتی تسلل المؤمنون لواذاً إلی المدینة
فارّین من العذاب والفتنة، فلم یشأ عمر الجریٔ الباسل
أن یخفی هجرته، وإنما تقلد سیفه وتنکب قوسه وأتی
الکعبة، واشراف قریش بفنائها فطاف وصلی، ثم أقبل
علیهم وقال: "شاهت الوجوه! من اراد ان تشکل امه
ویتیم ولده وترمل زوجته فلیلقنی وراء هذا الوادی"!
فلم یتبعه احدٌ۔

ولم یزل مع رسول الله الصاحب الامین یؤیده بسنانه
ولسانه، ویری له الرأی فیقره القرآن فی بعض الحوادث۔
حتی قبض الرسول، واختلف الانصار والمهاجرون فیمن
یکون الخلیفة فایّد هوا بابکر حتی تمت له البیعة، و
قام منه فی خلافته مقام المستشار المؤتمن والقاضی العدل
حتی حضر الموت ابابکر فلم یجد غیره من یعهد الیه
بالخلافة، فتولاها بقوة المؤمن المخلص، وعزمة القوی
الشجاع، وحنکة الشیخ المجرّب، وحکمة العبقری الأریب
ووضع یده علی ملکوت کسری و قیصر وطفق وحده، وهو
فی قلب الصحراء الجدیبة ویدبره ویسوسه فیولّی الولاة
ویختار القضاة، وینصب القواد ویحرك الأجناد، ویبعث
الأمداد ویرسم الخطط، یخطّط المدن، ویسُنّ السنن ویقسم

الفئ ويقيم الحدود ومما ينوء بالحكومات ويلتوى على المجالس وكل ذلك فى سداد رائٍ، وثقوب ذهن، وبُعد نظر ومضاء عزم وكل ذلك وهو يفترش الغبراء، ويعايش الدهماء ويتدثر بالثوب الخلق، ويأتدم بالخل والزيت، ولاتزيد نفقته من بيت المال على درهمين فى اليوم، ولاتزال خلافته مثلا من المُثُل العليا فى النظام والعدل والأمن۔

ولكن عمر الذى ارضى الله والناس بعدله وفضله لم يرض عبدا مجوسيًا اسمه "لؤلؤة" إذ نصح له أن يحسن إلى مولاه المغيرة بن شعبة، وأن لايستكثر عليه درهمين فى اليوم يؤدّيهما إليه وهو نجّار ونقّاش وحدّاد، فاحتقد عليه هذه النصيحة ودبّ إليه فى الغلس وهو قائم يصلى بالناس صلوٰة الفجر، فطعنه بخنجر ذى نصلين طعنات كانت سبب موته، وذلك ليلة الأربعاء لثلث بقين من ذى الحجّة سنة ٢٣ھ۔ (تاريخ الادب العربى)

اُكتب عن حياة عمر بن عبدالعزيزؒ

العناصر:-

مولده ومنشأه، حياته قبل الخلافة ريتقلب فى أعطاف

النعيم، ويكثر الطيب، انتقال الخلافة إليه مفاجأة. التحوّل في حياته. زهده في النعيم وتقشفه. بعض امثلة زهده وتقشفه. سياسته في الحكم. تأثير حكمه في الحياة والمجتمع. وفاته. الخسارة بوفاته. حاجة العالم اليوم إلى مثله.

التمرين ٤٠

قصّة عمر بن الخطاب رضي الله عنه مع العجوز

العناصر:-

اعتاد أن يغيّر زيّه ويخرج ليلا ليعلم من أخبار الناس ذات ليلة رأى نارا توقد فدنا إليها، اذ هو بعجوز حولها صبيان يبكون، سوال عمر عن بكائهم، ثم ما جال بينه وبين العجوز من الحوار، قلقه واضطرابه، اسراعه إلى بيت المال، حمله الدقيق والسمن إلى العجوز قيامه بالطبخ وإطعامه الصغار هدوؤهم ومرحهم. دعاؤه العجوز الى دار الخلافة، ورجوعه مجيئة العجوز وندمها حين ظهر لها السرّ. تسلية عمر إياها وأمره براتب شهري لها، دعاء العجوز لعمر رضي الله عنه.

البَابُ الرَّابِعُ

فی الرَّسَائل

پہلے حصّہ میں رسائل کے بعض نمونے لکھ کر آپ کو بتایا جا چکا ہے کہ خط کے چار حصّے ہوتے ہیں۔ پہلا حصّہ مقدّمہ (دیباچہ) پر مشتمل ہوتا ہے، اور دوسرا حصّہ افتتاح (سلام وتحیۃ)، اس کے بعد تیسرے حصّہ میں غرض بیان کی جاتی ہے، اور چوتھے میں اختتام ہوتا ہے۔

(۱) دیباچہ میں مرسَل الیہ کے حسب مرتبہ القاب وآداب لکھے جاتے ہیں مثلاً:۔

بڑوں کے لئے :۔ سیدی الجلیل حرسہ اللہ۔ والدی الشفیق حفظہ اللہ، حضرۃ الاستاذ الجلیل وغیرہ۔

دوست واحباب کے لئے :۔ صدیقی الحمیم، الاخ الفاضل اخی المخلص، اخی العزیز وغیرہ۔

چھوٹوں کے لئے :۔ ولدی و فلذۃ کبدی، اخی و قرۃ عینی، اخی العزیز، عزیزی فلان۔

(۲) افتتاح میں سلام وتحیات کے ساتھ مرسل الیہ کے حسب مرتبہ اس کی تعظیم وتکریم یا اخلاص ومودت، یا شفقت ومحبت کا اظہار بھی مختصر الفاظ میں ہوتا ہے۔

(۳) غرض میں بات کو طول دینا چاہئے کہ مقصود دراصل یہی حصہ ہوتا ہے، جو کچھ لکھنا ہو اس پر اچھی طرح غور و فکر کر کے ذہن میں پہلے اس کی ترتیب قائم کر لینی چاہئے، اس کے بعد پھر قلم اٹھانا چاہئے۔

(۴) اختتام میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ دُعا ر خیر اور سلامتی کی تمنّا کے ساتھ "غرض" کے مناسب حال و موقع شکر یا صبر یا اخلاص و مودت یا تعظیم و تکریم کے کلمات بھی لکھنے چاہئیں۔

رسائل مختلف انواع و اقسام کے ہوتے ہیں مثلاً طلب خیریت اور مزاج پُرسی کا خط، تہنیت اور مبارک بادی کا خط، تعزیت و غم خواری کا خط، شکر گزاری کا خط، معذرت خواہی کا خط، تجارتی اُمور سے متعلق خطوط وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے جس نوعیت اور جس قسم کا خط لکھنا ہو مضمون کے ساتھ طرزِ تحریر بھی ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے مثلاً شکر گزاری کے خط میں محسن کے مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے لئے شکر کے کلمات لکھے جائیں اور اس کے احسان کا ذکر کیا جائے، تعزیت کے خط میں مرسَل الیہ کے رنج والم میں مشارکت، اپنے حزن و ملال کا اظہار صبر کی تلقین اور تسلی کے کلمات ہونے چاہئیں۔ کتاب کے آخر میں چند نمونے اصلی خطوط کے بھی دیے جا رہے ہیں، مشق سے پہلے ان کا مطالعہ مناسب اور مفید ہوگا۔

رسالة من والد لولده

(يحثه على الجد والاجتهاد فى القرأة)

العناصر:-

الديباجة[١]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] (الحث على الجد والاجتهاد وأداء الواجب من القرأة والكتابة والتحلى بالصفات الحميدة، التحذير من زخارف الحياة المدنية)

الاختتام[٤]:-

ولدى العزيز!

ما كانت نفسى لتطيب بفراقك لولا ما أتمناه لك من سعادة وما أبغيه من رقىّ ورِفعة وانى لأنتظر ذلك اليوم الذى تعود فيه إلى وطنك متحلّيا بالفضائل والعلوم النافعة، تستقبلك القلوب وتقرّ بك العيون.

وانى وان وثقت بغزارة عقلك، وطهارة أصلك فلا يمنعنى من تزويدك النصائح المفيدة، ألا وإن خير الزاد التقوى. إن على كاهلك يابنى واجبا مقدسًا، وفى عنقك أمانة لأمتك ودينك، فأخلص فى أدائها وإياك أن تركن إلى الكسل، أو يتسرب الضعف إلى قلبك، بل كن كعهدى بك

نشيطا محبّا لدروسك مكبّا على عملك فلن يضيع الله أجر من أحسن عملا.

ومن تكن العلياء همة نفسه

فكل الذى يلقاه فيها محبّب

يابُنىّ! أنت فى بلد يزخر بالعلوم فاكتسب منها اكبر نصيبك ، وإياك ان تستهويك زخارف الحياة المدنية وتلعب بنفسك الأهواء والفتن ، فعاقبة ذلك وخيمة ، لايرضاها عاقل جشم نفسه متاعب السفر و فارق الاهل و الوطن . والى ليملأنى سرورًا أن تظل حسن السيرة قويم الأخلاق .

اسبغ الله عليك ثوب العافية واقرّ بك عين والدك واعزّبك دينك .

ابوك . . . .

(ماخوذ بتصرف يسير)

اكتب رسالة لاخيك التلميذ

ناصحا له بما يجب أن يتحلّى به فى حياته المدرسية

العناصر :-

الديباجة[١] ، الافتتاح[٢] ، الغرض[٣] : الجد الاجتهاد المواظبة ،

الانتباه فی أثناء الدروس، حسن معاملة التلامیذ، احترام المعلمین، العنایة بالنظافة، تنظیم الأدوات والعمل و الوقت، التحلی بالأخلاق الکریمة، کالصدق والأمانة وغیرهما، المحافظة علی الصلوٰة والجماعة الحض علی تلاوة القرآن) الاختتام ٤ (تمنی الخیر والنجاح، الدعاء بالتوفیق وحسن المستقبل ۔

رسالة تلمیذ نقل احد اساتذته من المدرسة

(فکتب الیه یتأسف فیها علی فراقه ویتذکر فضله وأیادیه)

العناصر:۔

الدیباجة ١، الافتتاح ٢، الغرض ٣ اظهار التاسف علی نقله وذکر ایادیه وفضله الختام ٤ تمنی الخیر واظهار المودة والاحترام ۔

سیدی واستاذی الجلیل!

تحیة واحترامًا من قلب یفیض بحبك ونفس معترفة بفضلك، فقد تأسفنا کثیرًا علی نقلك من هذه الدار، وعزّ علی أنفسنا بُعدك و ساءنا فراقك، قد کنا نقرأ علیك ونعلم أنك ستمکث بیننا حتی نتخرج علی یدیك ولٰکن ــــ مع الاسف ــــ حالت مشیئة الله دون

رجائنا فسافرت من هنا ونحن لانزال فى حاجة إليك والرغبة فى الارتشاف من منهلك العذب، والميل إلى الاستزادة من علمك الواسع وفضلك العظيم وكم كنا نودّ ان يتمّ مابدأت، وأن ترى ثمار غرسك قد أينعت وآتت أُكلها.

سيدى الجليل! اننا لنتأسف على ما ضيّعنا تلك الفرصة السعيدة التى كانت حاصلة لنا ببقيامك فينا. وكان لنا من الميسور أن نستزيد من توجيهاتك النافعة، وارشادك القويم، ودلالتك على الخير، وعندما نتاسف على ضياع هذه الفرصة، نذكر أيادى الاستاذ. فانّه قد قوّم أخلاقنا وهذب نفوسنا، وثقف عقولنا، وأخذ بنا الى معالم الرشد والهدى، ونفخ فى قلوبنا روح الحماس على الدين والغيرة على الحق فنحن نشكر فيك الله ونسأله لك كل خير وعافية. ادام الله صحة الأستاذ واسبغ عليه ثوب العافية.

وتفضل بقبول لائق التحية وفائق الاحترام والاجلال.

تلميذك الوفىّ

انتقل خالك إلى باكستان فاكتب إليه رسالة

(تأسّف فيها وتذكر عليك فضله وعنايته بك)

العناصر:-

الديباجة [۱]، الافتتاح [۲]، الغرض [۳] (اظهار التأسف على فراقه، ذكر فضله عليك وعنايته بك، حنينك الى لقائه) الختام [۴] (تمنى الخير ودوام الصحة.)

رسالة صديق فى الاعتذار

العناصر:-

الديباجة [۱]، الافتتاح [۲]، الغرض [۳] (ذكر المودة بينهما، المانع الذى حال دون الكتابة إليه، الاعتذار) الختام [۴] .

اخى الوفى و صديقى الحميم!

أهدى إليك تحية وسلامًا وأبث إليك أشواقى وأرجو لك الخير والهناءة وبعد:-

فقد وصلت رسالتك معبرة عن رقيق شعورك وصفاء وُدّك وصادق حبّك. وإنك قد عاتبت أخاك على أنه لم يكتب إليك منذ شهرين ولم يرد إليك جواب رسالتك وحق لك العتاب. ولكن ليعلم الأخ أنه لم يمنعنى من الكتابة طول هذه الفترة إلا استعدادى لامتحان الشهادة الابتدائية فأرجو منك المعذرة وها أنا قد اديت الامتحان بنعمة الله وفضله على أحسن حال. وفرغت منه بعد ما استمر شهرا

فبادرت إليك بالكتابة وإنى لمعترف بتقصيرى فاعذر أخاك.
وإنى لأمكث هنا. فى المدرسة. نحو أسبوع حتى تظهر النتيجة
ولقد وفقنى الله إلى السداد فى الاجابة فأرجو النجاح حقق الله لـ
الآمال ووفقنى واياك لما يحب ويرضى.
وفى الختام تقبل من أخيك المحب أزكى التحيات وأكون سعيدًا الوبلغت
ذلك حضرة الوالد الجليل وإخوتك الأعزة والسلام عليك ورحمة الله
اخوك المخلص

التمرين (٤٣)

دعاك صديق لزيارته فى مدينة لكنؤ

(ثم طرأ ما يمنعك فاكتب إليه تعتذر)

العناصر:-

الديباجة[١]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] رغبته فى الزيارة وحرصه على الوفاء. ذكر ما بينهما من محبة وصداقة. الاشارة الى جمال المدينة ومحاسنها العلمية، المانع الذى طرأ. اسفك للتخلف، الختام[٤].

تهنئة مريض عُوفی

العناصر:۔

الديباجة[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (التهنئة، سرور وسرور الاخوان)
الختام[4] (تمنّی الخير والسعادة)

اخی المحبّ وصديقی الكريم   أمتعنی الله بطول حياتك

تسلمت اليوم رسالة من أخيك الصغير وهی تحمل لی البشری بأن الله قد منّ عليك بالشفاء وألبسك حُلَل الصحة والعافية فله عظيم الشكر علی هٰذه المنة.

أخی وصديقی! قد كنت أسمع الأنباء بخطورة الحال وجفاء الدهر الغشوم فكنت أتقلّب علی أحرّ من الجمر وأبيت أتضرّع الی الله وأبتهل إليه أن يعيد عليك صحتك ويسبغ عليك ثوب العافية۔ فما أن سمعت تلك البشری من إبلالك من مرضك حتی كدت اطير فرحا ولو كنت بيننا معشر الاخوان لشهدت وجوها عليها نضرة الفرح، وعيونا تلمع بضياء السرور، وقلوبا تفيض بالغبطة والابتهاج، وكيف لا تهزنا هذه البشری وانت زهرة مجلسنا كل يحبّك لكريم سجاياك وطهارة خلقك وحبّك للدين والحمية له۔

اخی الوفی! إنك صديق أجد فيه لنفسی حسن المواساة وجميل السلوی فی كل نازلة فاحرص علی حياتك واضنن بطول بقائك وافرح

بصحبتك وأُخوتك. فنشكر الله تعالىٰ على هٰذه النعمة التى وهبها لك ونسأله أن يحفظك من كل سوء.

والسلام عليك ورحمة الله

اكتب رسالة إلىٰ صديقك

(تهنئة بنجاحه فى الامتحان)

العناصر:-

الديباجة[١]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] سروره وسرور الأهل والأصدقاء النجاح ثمرة جدّه واستقامته على الطريق السوىّ، حثه على العمل فى القابل، والاستعانة بالله. الختام[٤].

تعزية صديق مات والده

العناصر:-

الديباجة[١]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] مشاركته فى الألم، وتسليته وتخفيف مصابه، الحث على الصبر، طلب الرحمة للفقيد، الختام[٤].

أخى المحب وصديقى الحميم! تحية وسلامًا.

بلغنی وفاۃ والدك فكان كسهم صائب وقع فی القلب فاسودّت الدنیا فی عینیّ، واكبرت هٰذه المصیبۃ علیك فالرّزء فادح والخطب عظیمٌ۔

أخی! إنی أعزّیك أجمل العزاء وأشاطرك فی همك الأحزان وأرجو أن تعتصم بالصبر وتستعین بالصّلٰوۃ۔ وهذا هو دأب المؤمن الحق وإنما الصبر عند الصدمۃ الأولٰی كما قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔ ولاشك فی أن هٰذه الفاجعۃ قد أنهكتك ونقلتك من طور إلی طور۔ كنت قبل یومئذ فی حضانۃ أبیك الفقید هو یكفلك ویقوم بأمرك، والآن آل إلیك مسئولیۃ لفقید فأنت الیوم تنوب عن والدك فی تكفّل إخوتك الصغار ومواساۃ امّك الحزینۃ۔ وأنت لها بعد ذلك تعزیۃ وسلوی۔ فتشجّع أیها الاخ الفاضل واحتمل كل ماتلاقیه فی هذا السبیل بجلد وأناۃ وحزم وعزم۔

أسأل اللّٰه ان یلهمك الصبر وأن یغفر للفقید ویسبل علیه سحائب رحمته ورضوانه۔

اخوك الوفی وصدیقك الحزین

لك صدیق توفیت والدته فاكتب الیه

تعزیه وتشاركه فی حزنه وتسلیه

العناصر:۔

الديباجة[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (علمك بوفاة والدته ألمك عجزك عن الذهاب إليه. الحث على الصبر. طلب الرحمة للمرحومة)، الختام[4].

رسالة شكر

(لصديق أهدى إليك كتابا فى الانشاء)

العناصر:-

الديباجة[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (اثر الهدية فى النفس وبيان مزاياها، الشكر)، الختام[4] (تمنى الخير والسعادة)

حضرة الاخ الفاضل ......

سلام الله عليك ورضوانه، عسى أن تكون فى خير ما وذلك من خير من صحة الجسم وسعادة الروح وعافية البال وبعد:-

يسرنى جدا أن أبعث لك كلمة الشكر والامتنان على هديتك الطريفة كتاب "......" والحق أنك بعملك هذا أسديت إلى سائر طلبة المدارس العربية فى الهند يدا لاتنسى ولايسعهم الاستغناء عنه. ولايدرك خطر هذا المجهود إلا من عرف عراقيل هذا الطريق وعالج بنفسه فتح هذا الباب، وحاول أن ينشئ فى الطلبة ذوق الأدب الصحيح ويدربهم على الترجمة والانشاء فلم يجد بين يديه رسما يتبعه ولا مثالا

يقتديه ولا معلماً يهديه فجاء كتاب الأخ الفاضل سدّاً لهذا الفراغ و قضاءً لتلك الحاجة، واداءً بذلك الواجب.

هذا وقد تصفّحت الكتاب و وقفت على كل فصل منه فوجدته وافيا فى الموضوع، وأحسن ماكنت أُحبّ أن أراه ورأيت أن هذا الأسلوب يرسم للتلميذ طرق الانشاء و يوضح لهم مناهجه ويرشدهم إلى صحة التعبير والترجمة ويأخذ بهم إلى المستوى المطلوب فى أقرب وقت وأسهل طريق و يحفظهم من الأخطاء الغاشية و يجعلهم بمشيئة الله وعونه. يتذوّقون حلاوة الأدب العربى و يميزون بين كلام عامى متبذل وبين كلام عال بليغ. وينتهى بهم إلى فهم القرآن الكريم ومعرفة الاعجاز فى بلاغته وأسلوبه وتلك هى الغاية المنشودة التى لأجلها تدرس العربية فى البلاد النائية عن الناطقين بالضاد.

هذا وأعود أشكر الصديق الفاضل عمله وإهداءه نسخة من الكتاب فان الهدية تنمّ عن إخلاصه وصدقه و وفائه بالاخوان كما أن عمله يدل على سعة درسه وطول ممارسته بالكتابة وبذل جهده الجهيد فى الأدب العربى. وختاماً أسأل الله سبحانه وتعالى لك كل توفيق وسداد. وتفضل أخى بقبول أصدق آيات التقدير والوداد، والسلام عليك من مثنٍ على فضلك ورحمة الله وبركاته.

(للاستاذ عبدالله عبّاس الندوى)

التمرين (٧٦)

اكتب رسالة إلى صديق أهدى اليك قلما رشيقا

(تشكره على حبّه وعلى هديته إليك)

العناصر:-

الديباجة[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (قيمة الهدية واثرها فى النفس، الشكر، بيان فضل المهدى وما جبل به على الوفاء) الختام[4].

التمرين (٧٧)

اكتب رسالة إلى عمّك تشكره فيها

(على ساعة اهداها إليك)

العناصر:-

الديباجة[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (مآثر العم، فائدة الساعة لك من نظم الأوقات وتأدية الصلوات على أوقاتها، أشكرك على ذلك) الختام[4]

اكتب رسالة الى مدير مجلة عربيّة اسلاميّة

(تريد الاشتراك فيها)

العناصر:-

الديباجة[١]، الافتتاح[٢]، الغرض[٣] ذكر العلاقة الدينية ووحدة الأفكار. ذكر مزية المجلة والثناء على أسلوبها. إرسال النقود لبدل الاشتراك السنوي، الختام[٤].

حضرة الفاضل الجليل مدير مجلة ...... الغراء

احييكم بتحية الاسلام وأدعو لكم بكل نجاح فيما أخذتم على عاتقكم من أعباء الأمة الاسلامية من إصلاحها وإرشادها إلى غايات عالية وأغراض نبيلة.

نحن المسلمين وان تناءت ديارنا وتباعدت مواطننا متقاربون، وقد وصلتنا بكم صلة الاسلام وربطنا وإياكم أواصر الدين. وفوق ذلك ما يوحّدنا من وحدة الأفكار في إصلاح المسلمين من أنهم لا يتقدمون ولا يصلحون إلا إذا تمسكوا بآداب الاسلام واعتصموا بحبله وجعلوا تعاليم الاسلام نصب أعينهم ومرمى أبصارهم.

وقد قرأنا بعض أعداد مجلتكم الغراء فأعجبنا صدق لهجتها وصفاء ديباجتها وحلاوة لغتها وما امتاز به قلم جنابكم من أسلوب رائع وعلم جمّ، فأحببنا ان نشترك فيها. وها نحن مرسلون إليكم بدل الاشتراك لسنة كاملة بيد أننا لم نعلم مع بذل الجهد مقدار النقود لخارج البلاد فربما يكون المقدار أقلّ مما عيّنتموه، فإذا كان كذلك فنرجو من سماحتكم ان تعلمونا، نبادر إلى إرسال البقية إليكم إن شاء الله.

وتفضلوا في الأخير بقبول لائق التحية وفائق الاحترام.

اخوكم في الدين

التمرين ٧٨

تريد الاشتراك فى مجلّة أردية دينية

رفاكتب إلى مدير المجلّة

مستعينًا بالموضوع السابق فى استخراج عناصره

رسالة إلى عالم جليل وباحث اسلامى

ريسعى لإعلاء كلمة الله ورفع شأنها بنفث قلمه)

رتشكر على مساعيه وتطلب منه مؤلفاته)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض رالتهنئة على مساعيه الجميلة وسعيه المشكور فى إحياء دين الله) الختام. رتمنى الخير والسعادة)

حضرة الفاضل الأجل! تحية وسلامًا.

أبقاكم الله حرزًا للاسلام والمسلمين، وسيفا مسلولًا على الباطل، تمحون به ظلام الفسق والفجور. فى عيش رغيد وظل ظليل، وعز وشرف وتكلؤكم عين الله تعالى وينصركم بتأييده.

ليس لى بكم قديم تعارف ولا سالف لقاء ولكن منشوراتكم الممتعة ومؤلفاتكم الجليلة قد طالعت منها البعض فوجدت فيه تعاليم الاسلام الصحيحة والرد على المنكر و مفاسد هذا الزمان من الزندقة

والالحاد - مما اكبرته فی زمان عزّ النصر فيه للاسلام وتعاليمه فاحببت ان اهنئكم بحميتكم الاسلامية مما أنتم عليه من السعی فی الاصلاح الدينی واعلاء كلمة الحق ورفع شأنه فی بلاد نائية عن مهد العروبة والاسلام، كما أهنئكم بجهودكم المباركة فی صقل افكار شباب المسلمين وتقويم ارائهم الزائغة وإنقاذهم من مهاوی المدنية الخلاعة الداعرة فحياكم الله وجزاكم خيراً عن الاسلام والمسلمين -

ورأيت ان اشتری جميع مؤلفاتكم وما أخرجته اداراتكم من المنشورات الممتعة، وها أنا مرسل إليكم خمسين روبية والبقية أدفع عند استسلام البريد -

وتقبّلوا فی الختام فائق التحية والاحترام - والسّلام عليكم ورحمة الله وبركاته -

أكتُب رسالةً الیٰ مَدِيرِلجنة (للتّأليف والنّشر)

تعنی بنشر الثقافة الاسلامية

تهنئه وتطلب منه بعض المطبوعات

العناصر:

الديباجة[۱]، الافتتاح[۲]، الغرض[۳] (التهنئة بكلمة وجيزة، وتمنّی الخير للقائمين بهذه اللجنة طلب بعض المؤلفات)

الختام[۴] (تمنّی الخير والسعادة)

رسالة تلميذ إلى ناظر المدرسة

(يرجو فيها منحه المجانية)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (عجزه عن أداء النفقات بموت أبيه، طلب المجانية، الاتصاف بمكارم الاخلاق، الجدّ والاجتهاد) الختام.

حضرة المولى الكبير ناظر مدرسة ......

أتقدم إلى مقامكم السامى بكل تعظيم وتبجيل ملتمسا أن تشملوا رجائى بحسن رعايتكم وجميل عنايتكم وبعد:-

فلقد كان لوالدى اثارة من الثروة ذهبت، وبقية من المال نفدت فساءت الحال، وأظلم المآل. وخفت أن يكون عجزى عن دفع المصروفات سببًا فى انقطاعى عن المدرسة، فلجأت إلى رحابكم راجيا أن تكونوا عونا لى على طلب العلم واتمام الدراسة فتقررون إعفائى من النفقات المدرسية التى لم يعد فى قدرتى دفعها.

ومما يجعلنى واثقا من إجابة ملتمسى مطمئنًا إلى تحقيق رجائى، أنى كنت طوال هذه المدة التى قضيتها بالمدرسة، من احسن التلاميذ اخلاقا مجدا فى دروسى، يشهد ذلك حضرات الأساتذة الأجلاء وتؤيدنى فيه نتائج الامتحان، اذكنت الأول فى كثير منها .... لازلت ياسيدى

مناط الرجاء ومعقد الآمال۔

وتفضل بقبول اسمى تحياتى وفائق الاحترام۔

(ماخوذ)

فى ..../..../....١٤٠ھ بالسنۃ ....فصل.....

تودّ ان تقضى عطلۃ رمضان عند أحد أساتذك لتقرأ عليہ القرآن وتستفيد من علمہ

فاكتب إليہ رسالۃ وتطلب منہ أن يدعوك

العناصر:۔

الديباجۃ[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (اظهار التودّد والاخلاص لہ، ميلك إلى الاستفادۃ منہ فى علوم القرآن، رغبتك فى انتهاز الفرصۃ فى عطلۃ رمضان، هذا الشهر المبارك خيراً وأن لتعلّم القرآن ودرسہ)، الختام[4]۔

الباب الخامس

فى موضوعات بعناصرها

التمرين (٨١)

خرجت مع أبيك إلى السوق فاشتريت حذاء

(صف ذلك فى خمسة عشر سطرا)

العناصر:۔

الخروج إلى البيت، ركوب السيارة أو الترام أو مركب آخر، فى السوق۔ الدكاكين و منظرها من النظافة و حسن الترتيب، فى الدكان۔ المساومة الشراء ودفع الثمن، قضاء حاجات أخرى، الرجوع.

وصف سفر بالقطار

العناصر:۔

الاستعداد للسفر والذهاب الى المحطة، شراء التذكرة وركوب القطار، تحريكه رويدا رويدا ثم إسراعه، الركاب، ملابسهم و لغاتهم وعاداتهم، اعمدة المسرة والأشجار والحقول، وصف القرى التى يمر بها القطار، وصف المحطات التى يقف بها القطار، وصفًا اجماليا، الوصول۔

خرجت لشراء بعض الأشياء فسقط كيس نقودك ثم رده اليك صبيٌّ

(صف ذلك واشكر للصّبىّ امانته)

العناصر:۔

الخروج للشراء وما صادفت فى أثناء سيرك تفقد الكيس بعد الشراء والشعور بضياعه، ألمك وماجال بنفسك من الخواطر والأفكار، البحث عن الكيس وما عمله الصبىّ الامين، سرورك وتقدير صفة الامانة فى الصبىّ وشكرك له، سبب امتياز هذا الصّبىّ وتأثير تربية أمّه الصالحة، تقديمك بعض النقود إلى الصبىّ ورفضه احتسابًا۔

التمرين ٨٤

تلميذ مسافر نزل فى غير المحطة التى ينتظره أهله فيها

(تحدث بلسانه مبينا حاله)

العناصر:-

الفراغ من الامتحان وعزمه على السفر، إرسال البرقية إلى أبيه، ركوبه القطار، نومه فيه، قيامه مذعوراً من النوم، نزوله فى غير محطته، مرور القطار بالمحطة التى ينتظره اهله فيها، المهم لتأخره، سفره فى السيارة، وصوله إلى المنزل، فرح اهله به وشكرهم الله تعالى.

رجل كان مبصراً فعمي

(صف حاله وخواطره)

العناصر:-

رؤية الأشياء وتمتعه بالمناظر الجميلة وصنع الله وهو مبصرٌ
القراءة والكتابة والاستفادة من مطالعة الكتب والصحف

وتلاوة القرآن، يؤدي الأعمال ويكسب رزقه، ويقوم بواجبه في الحياة، فقد البصر وتحسره، حرمانه من رؤية الأشياء، عجزه عن أداء الأعمال، حاجته إلى غيره، صبره واحتسابه وطلبه الأجر من الله تعالى حيث قال النبي صلى الله عليه وسلم، إن الله عزّ وجلّ قال، اذا ابتليت عبدي بحبيبيه فصبر عوضته منهما الجنة.

التمرين ۸٦

صف جولة دينية في قرية من قرى الهند

العناصر:-

اغراض الرحلة، زملاء الرحلة، كيف قطعنا السفر، كيف استقبلنا أهل القرية، ظنونهم بالزائرين، ارتياحهم بعد الحديث، الطواف على البيوت والمجالس، التحدث مع رجال القرية، في حفلة عمومية إلقاء محاضرة واستماعهم خلاصة المحاضرة.

اعظم سرور حصل لی فی حیاتی

العناصر:-

وصف جار فقیر، کیف رکبته الدیون الفادحة، الدائنون یرفعون علیه القضیة، قدوم الشرطة، الجار یساق الی السجن، قسوة الأغنیاء وتفرج الأصدقاء، أهله یبکون ویصرخون ، یرق قلبی وأبکی، فکرة تملکنی، حدیثی لنفسی، أبیع دراجتی وأصمم علی أن أمشی إلی المدرسة راجلا کل یوم، أؤدی دیونه یرجع إلی البیت، شکر الجار وسرور أهله، سروری بهذا المنظر وحمدی علی هذا التوفیق.

صف حال صیاد ضلّ طریقه فی الصحراء

(بیّن شعوره بعد نجاته)

العناصر:-

رغبته فی الصید، خروجه إلی الصحراء، مطاردة الغزلان

ضلاله الطريق والتيهان فى الصحراء، ما جال بنفسه من الخواطر والأفكار وهو تائه، دخول الليل وخوفه، نفاذ زاده، ما أصابه من الجوع والعطش والمشقات، صلواته لله ودعاؤه، شعور أهله عند غيبته ما عملوا للعثور عليه. ابلاغهم الخبر للشرطة البحث عنه. العثور عليه وانقاذه. فرحه وفرح أهله تصدقهم على المساكين شكراً لله تعالىٰ۔

لماذا نتعلم اللغة العربية

العناصر:-

اللغة العربية لغة الاسلام الرسمية، اللغة العربية مفتاح الكتاب والسنة، اللغة العربية باب المكتبة الاسلامية العظيمة والثقافة الاسلامية الكبيرة، لايتذوق الانسان القرآن إلّا اذا كان راسخا فى اللغة العربية متوسعا فيها، لا يحصل الرسوخ فى علوم الاسلام وفقهه إلا باللغة العربية۔ أداة تفاهم وتبادل أفكار فى العالم الاسلامى۔ لسان الدعوة وبث الأفكار فى العالم الاسلامى۔

التمرين ٩٠

اكتب رسالة إلى أبيك

تطلب منه النقود للاشتراك في رحلة مدرسية

العناصر:-

الديباجة[1]، الافتتاح[2]، الغرض[3] (طلب النقود، الاشارة الى فائدة الرحلات المدرسية من انها تكسب التلاميذ معلومات ثابتة، وتعودهم الصبر وقوة العزيمة وحسن المعاشرة، تنمي فيهم حب الاستطلاع والبحث، الوقوف على أخلاق الناس وعاداتهم واحوال معيشتهم) الختام[4].

الذّيل

امثلة من رسائل بعض كُتّاب مصر والبلاد العربيّة

رسالة للكاتب الكبير المرحوم الدكتور احمد امين

(صاحب كتاب "فجر الاسلام" ورئيس لجنة التاليف والترجمة والنشر بمصر)

١١/١٠/٦٥

حضرة الفاضل الأستاذ أبي الحسن! سلامٌ عليكم ورحمة الله

يسرني أن أخبركم بان كتابكم[1] قد تم طبعه، وأرسلت إلى حضرتكم

مائتي نسخة على (عنوان) لكنؤ في صندوق۔

وقد كتبت مقدمة وألحقت بالكتاب الاغلاط المطبعيّة التي وردت

ولعلك تسرُّ منه عند حضورك إلى مصر بسلامة الله وتطلع عليه

وإن رغم ما اصابني من مرض أثناء الصيف أتم الله لي الشفاء،

وأرجو دعواتكم في الكعبة، كما أرجو شراء سبحة من الكهرباء

ذات الحب الصغير كما أمر الطبيب وسجادة صلاة عجمية

اوتركية، وسأدفع ثمنها عند حضوركم وإلى اللقاء فقط

احمد أمين

[1] كتاب "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمين"

للاستاذ السيد ابي الحسن على الندوى

رسالة للعالم الجليل الشيخ محمّد بهجة البيطار

(استاذ التفسير فی جامعة دمشق وعضو "المجمع العلمی" البارز)

۱۲/۱۱/۱۳۷۳ھ

بسم الله الرّحمٰن الرّحيم

إلى حضرة الأستاذ العالم العامل الكبير

السيد ابی الحسن علی الحسنی الندوی ادام المولی فضله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:-

فقد وصلنی مؤلفكم الجديد "مذكرات سائح فی الشرق العربی" وكتبت إلى وكيلكم الفاضل بمصر شاكرًا ـــــ وقد تصفحته كلّه فرأيت فيه من الفوائد والفرائد ما لا أحصيه عدًّا، وما يقصر قلمی عن وصفه. سبحان من وهبكم القدرة على الكتابة بلسان عربی مبين، ليس فيه شائبة العجمة، وله الحمد والشكر على ما خصكم به من نفاسة التأليف وتحرّی ما هو الأفضل والأنفع لهذه الأمة العاتية ـــــ أقرّ الله أعينكم بما ترون من نهضتها ومن قوتها وعزتها ومن حفظ ثروتها، وردّ السليب والضائع إليها، وألهم الله علماء العرب مثل ما ألهم أولئك الأفذاذ من علماء الهند الذين يصدق فيهم قول القائل:-

إنّ الملوك ليحكمون على الورى   وعلى الملوك لتحكم العلماء

وانی لأرجوان تتکرموا بنسختین إحداهما لمجلة المجمع العلمی" لأکتب عنها فیه ونرسل إلیکم ما إنشره فیه، والثانیة هدیة إلی المکتبة الظاهریة بدمشق۔ هذا وقد أرسل إلیکم المجمع منذ أیام کتاب "الجزء الثانی من محاضراته" بایعاز منّی وفیه عدة محاضرات لهذا الضعیف، وکتبنا علیه عنوانکم بالانکلیزیة کما أشار علینا وکیلکم، وقد قرأت ما تفضلتم فوضتمونی به فی "المذکرات" وإنی لمعترف بضعفی وتقصیری، ولکم مزید الشکر وأعطر الثناء وأخلص الدعاء فی أن یدیمکم المولی ذخرا وفخرا آمین۔

محمّد بهجة البیطار

رسالة للباحث الاسلامی الکبیر الأستاذ سید قطب

(صاحب کتاب "العدالة الاجتماعیة فی الاسلام")

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

۱/۱۱/۱۹۵۲ء

أخی السید ابوالحسن الندوی

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

وبعد فقد تلقیت منذ زمن رسالتکم التی تحدثتم فیها عن

مأساة القاديانية ولم أنشرها في "الدعوة" لانها نشرت في "المسلمون" ولدينا الآن في مصر رسالة عن القاديانية بقلم السيد ابو الأعلى المودودي مع مرافعته امام المحكمة العسكرية نرجو أن يرخص بنشرهما قريبًا باللغة العربية، والحقيقة أن العالم الاسلامي يجهل حقيقة القاديانية وخطرها. ولكن الرقابة المفروضة في مصر تكاد تغل أيدينا عن بيان هذا الخطر. وعسى الله أن يجعل بعد عسر يسرًا۔

اخي ابو الحسن، لقد طالت غيبتك عنا، فلعلك تفكر في زيارة قريبة لمصر وإلى أن يتيسر هذا۔ فاني أبعث إليك ما ظهر من كتبي في غيبتك السبعة اجزاء الاولى من "في ظلال القرآن" وكتاب "دراسات اسلامية" وهو مجموعة فصول نشر معظمها في شتى الصحف الاسلامية۔

والله يجمعنا على الخير، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته فقط

اخوك

سيد قطب

رسالة للعالم المجاهد الشيخ محمد محمود الصواف

(رئيس "الاخوة الاسلامية" في العراق)

١٦ من ذي القعدة سنة ١٣٧٢ هـ

٢٧/٧/١٩٥٣ء

سماحة الاخ الأكبر العلامة السيّد ابوالحسن على الحسنى الندوى المحترم

السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته، تحية مباركة طيبة إلى تلك النفس المباركة الطيبة التى نرجوالله ان يحفظها ذخرا للاسلام والمسلمين، ويبارك فى قوتها وحيويتها ونشاطها، وبعد:-

أخى الكريم! استلمت بمزيد السرور رسالتكم المباركة ومعها ذلك المقال النفيس الذى دبّجته يراعتكم، والذى سيكون لنا شرف نشره على صفحات "الاخوة الاسلامية".

والذى حزّ فى نفسى وألمنى عتاب الاخ لى على عدم ارسال "الاخوة" والحق معكم، ولكن يعلم الأخ والله العليم بما أقول بأننى حاولت عدة مرات ارسالها ولكن عدم معرفتى بعنوانكم هو الذى حال دون ذلك فارجو المعذرة أيها الاخ الأجل، وها أننى أقدم لسماحتكم مجموعة كاملة راجيا قبولها، هدية صغيرة من اخ لاخيه وأكرر طلب المعذرة ومثلكم من يعذر ويسمح.

وان صفحات "الاخوة" وشباب الاخوان لينتظرون بفارغ الصبر مقالاتكم التوجيهية وصوتكم الداوى فى نصرة الاسلام ايدكم الله وبارك فيكم وحفظكم ذخراً لدعوته.

اخى الكريم:- نحن بخير والحمد لله، والدعوة تتقدم هنا تقدما يُعيد الامل ويجدّد الرجاء ــــــــ

والحمد لله رب العالمين ـــــــــ وتقبل تحيات اخيك المحب .

محمّد محمود الصوّاف

رسالة لصاحب السّعادة الشيخ محمّد سرور الصّبان

(وزير المالية فى المملكة العربيّة السعوديّة)

جدّة

٢٩/٣/٧٠هـ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الداعية الاسلامى الشيخ ابو الحسن سلمه الله تعالى

السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد :-

فقد تلقيت كتابكم الكريم المؤرخ فى ٢٧/٣/٧٠م المخبر بوصولكم الى القاهرة سالمين فحمدت الله تعالى على سلامتكم، وسرّنى أنكم بفضل الله فى صحة جيدة وهناء موفور، وأسأله تبارك وتعالى أن يديم ذلك عليكم، وان ييسّر لكم الأمور، ويوفقكم فى أداء رسالتكم الانسانية الجليلة، ونشر مبادئ الاسلام الحنيف، و تحقيق أهدافه ومثله العليا، وأن يكثر الله من امثالكم من المجاهدين فى سبيله، وفى سبيل خير البشرية ويوفقنا جميعا الى مايحبه ويرضاه.

لقد تركت زيارتكم لهذه البلاد المقدسة اثرا طيبا فى نفوس من تعارفوا، واننى لارجو أن تكتب لكم زيارات متكررة لها،

فنجتمع بكم فی فرص مبارکة ان شاء الله

سلامی العاطر للاخ الاستاذ جلال حسین بك۔ والسلام علیکم ورحمة الله۔

المخلص

محمد سرور الصبان

رسالة للمجاهد الاسلامی الاستاذ سعید رمضان

(صاحب مجلة "المسلمون" الغرّاء الشهیرة)

بسم الله الرحمن الرحیم

سیدی العزیز الحبیب!

السّلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ــــــ ولعلك علی خیر مایحب الله ویرضی، برح بی الشوق یعلم الله، واهاج ا لج اشجانا کثیرة۔ والظروف التی نجتازها تجعلنا اشد حاجة الی ان نلتقی ونلتقی ونلتقی۔

سیدی الحبیب! ارجو أن تغفر تقصیری وان تحمله علی ماشئت صماتلته فی محب یذکر الله بذکرك ولایشغله عن الکتابة لك الا الذی یجعله دائما معك دون کتاب، جمع الله الشمل وجمعنا حیث لا فراق فی مقعد صدق:۔

نشرنا فی العدد التاسع مقال "قنطرة إلی سعادة البشریة" ورجائی

ان تبذل قصارى الجهد حتى يصلنا منكم مقال للعدد الاول وهكذا لكل عدد انشاءالله، وأمل ان يصلنا المقال الاول قبل العاشر من صفر او قبل اول صفر باذن الله.

المذنب

سعید رمضان

رسالة دعوة الى المأدبة

بقلم صاحب الفضيلة الشيخ محمّد صبرى عابدين

(امين سر (سكرتير) سماحة المفتى الاكبر السيد امين الحسينى)

بسم الله الرّحمٰن الرّحيم

۲۹ رجب سنة ۱۳۷۰ھ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الجليل الشيخ ابى الحسن الندوى حفظه الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته - وبعد:-

فان صاحب السماحة المفتى الاكبر السيّد محمّد امين الحسينى يدعو فضيلتكم وحضرات المشائخ الثلاثة اصحابكم الى تناول طعام الغداء بمنزل سماحته بمصر الجديدة رقم ۲۱، شارع مُحمّد على ـــــــ وذلك فى الساعة الواحدة بعد

ظهر يوم الأربعاء القادم فی ٢، شعبان سنة ١٣٧٠ ھ الموافق ٩ مایو سنة ١٩٥١ ء

فالرجاء التفضل باجابة الدعوة مع قبول فائق التحیة والاحترام۔

امین السر

محمد صبری عابدین

معانی الألفاظ الصّعبة

پہلے اُردو سے عربی الفاظ لکھے جاتے ہیں اس کے بعد صفحہ ۲۰۷ سے عربی سے اُردو الفاظ شروع ہوں گے۔

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۲۲	کھیل کا میدان	الملعب، ساحة اللعب	۲۸	یکتائے روزگار	درّة يتيمة
〃	ہوائی اڈہ	المطار	〃	ٹیلیفون	التليفون المِبرّة
۲۳	ہسپتال	المستشفى	〃	تہذیب	الثقافة
〃	قبضۂ قدرت	بيد الله	۲۹	رجحانات	الميول، النزعات
۲۴	یورپ	اوربا		فریب خوردہ	المغتر، المعجب
〃	سورج گرہن	الكسوف	〃		بنفسه
〃	چاند گرہن	الخسوف	۳۰	ایجادات	المخترعات
۲۷	مزا	الطعم	〃	صعوبتیں	المشقات
〃	انار	الرمّان	〃	جھگڑے	العربات
〃	سنگ مرمر	الرّخام	۳۱	ایجاد	الاختراع
〃	پیغامات	الوسالات	〃	پرواز کا فن	فن الطيران
〃	کمیونزم	الشيوعية		اس کی مسافت گویا	كأن مسافته
〃	شکست وریخت	الدّمار	〃	سمٹ آئی	طُوِيَتْ

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۳۵	ہوا باز	الطیار	۳۹	میل نہ کھانا	لایلائم
〃	مسلسل جدوجہد	الاجتہاد المتواصل	۴۵	چیخ	الصُراخ
〃	پیہم کوشش	العمل الدائم	۴۷	کارخانہ	المعمل، المصنع
〃	مغربی تہذیب	الحضارۃ الغربیۃ	〃	مشورہ دینا	اشار علیہ
〃	میٹھا چشمہ	النبع العذب	〃	شور و شغب	جلبۃ وضجیج
〃	گھنا درخت	الشجرۃ الباسقۃ	۴۸	خوش نما	جمیل المنظر
۳۷	منجھلا بھائی	الاخ الأوسط	〃	تیماردار	الممرّض
〃	دودھاری	الحلوب	〃	سرجری	الجراحۃ
〃	باکمال مقرر	الخطیب المصقع	۵۰	سستے داموں	بثمن بخس
〃	بھوکوں مرنا	یموتون جوعًا	〃	باہم ملنا	یلتقیان
〃	داد عیش دینا	ینعمون	۵۱	تجارتی سامان	سِلع التجارۃ
〃	فاختہ	الیمامۃ		تالاب	البرکۃ ج برك
۳۸	معاشی مسئلہ	المشکلۃ الاقتصادیۃ	۵۲		الترعۃ ج ترع
۳۹	ترقی یافتہ زبان	لغۃ راقیۃ	۵۷	دروازہ کھٹکھٹانا	قرع الباب
〃	اَن پڑھ	الأمی	〃	بس وہ زمین پر ڈھیر	فاذا ھو جثۃ
	سیاسی مصطلحات	الاصطلاحات	〃	ستھا	باردۃ
〃		السیاسیۃ	〃	سانپ کا ڈسا	السلیم
〃	رسم خط	الخطّ	〃	چیل	الحدأۃ

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۵۷	منڈلانا	یحلق فی الفضاء	۶۱	وار	ضربۃٌ
〃	بم	القنبلۃ	〃	اس کا کام تمام کر دیا	قضی علی حیاتہ
〃	خونخوار بھیڑیے	الذئاب الضواری	〃	خون میں لت پت	المتلطخ بالدم
〃	خونخواری کا الزام	یرمونھم بسفك	۶۵	خوشی سے چہرہ گلاب سا	تھلّل وجھہ
۵۸	دینا	الدماء	〃	کھل گیا	بشرًا
〃	دل دادہ	مشغوف بہ	۶۶	سرزنش کرنی	عاتب یُعاتِبُ
〃	ہنس	الحجل واحد	〃	تھانیدار	رئیس الشرطۃ
〃		حجلۃ		چہرہ پر ہوائیاں	تغیر وجھہ
۶۰	بدحواس ہوئے	اُدھشوا	〃	اُڑنے لگیں	فرقًا
۶۱	نیل گائے	البقر الوحشی	〃	سرکوبی	کبت یکبت کبتًا
〃	کوئی کسر اٹھا نہ رکھی	لم یال جھدًا	〃	تادیبی کارروائی	العقاب، التأدیب
〃	دیو ہیکل	قوی الجثۃ	〃	مصلحت	الحکمۃ
〃	کڑی نظر سے دیکھنا	نظر شزرًا	〃	اُکتا جانا	ملّ یملّ ملَلًا و
〃	شیر کا گرجنا	زأر یزأر			مَلالًا
〃	یکبارگی ٹوٹ پڑا	ھجم دفعۃ	〃	نام ونمود	السمعۃ
〃	دھکا دینا	دفع	〃	بے دریغ	غیر مُبال ینثر
〃	گھونسہ مارنا	وکز یکز وکزًا	〃	پانی کی طرح روپے	الدنانیر یمینًا
〃	تلوار کھینچ لی	سلّ السیف	〃	بہانا	وشمالًا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
٦٦	زندہ درگور کرنا	وَئِدَ يَئِدُ وَأْدًا	٨٢	شکم سیر واپس آنا	تروح بطانا
″	اپنی جانیں قربان کردیں	ضحوا بانفسهم	″	چہل قدمی کرنا	يتفرج
٧٢	صاف ہوا	الهواء الطلق	″	ہشاش بشاش	هشًّا بشًّا
″	ہریل	الحمامة الورقاء	″	پیدل	الراجل ج رجالا
″	چمگادڑ	الخفاش ج	″	زرق برق لباس	الملابس القشيبة
		الخفافيش	″	خوشی سے پھولے نہیں سمانا	كاد يطير فرحا
″	رات میں دکھائی نہ دینا	عَشِيَ يعشىٰ عشًا	″	الگ تھلگ ایک دیوار	منزويا الى
	اور دن میں دیکھنا یا	فهو الاعشىٰ	″	سے لگا کھڑا ہے	جدار
″	اس کے برعکس		″	کبیدگی	الكآبة
″	محکمہ	المكاتب	″	اکیلے	المنفرد، الوحيد
″	صاف وشفاف چشمہ	عين صافية	٨٢	ننگے پاؤں	حافي القدم
″	جھیل	الغدير، البحيرة	″	ننگے سر	حاسرا عن الرأس
″	گھنے باغات	الحدائق الغناء	″	جب مدرسہ ختم ہوا	لما انتهت المدرسة
٧٥	آثار قدیمہ	الآثار	″	کپکپی سی دوڑ گئی	تمشت الرعدة
″	سیٹ	المقعد ج المقاعد	″	کروٹ بدلتے	متقلبا على الفراش
″	کھنڈرات	الاطلال	″	جاگتے ہوئے	ساهرا
″	کندہ	المنقش	″	کسی پہلو چین نہ تھا	لايقر قرارًا
	خالی پیٹ نکلنا	تغدو خماصًا	٨٥	جائزہ لینا	تفقّدَ

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۸۵	ہڑتال	الضرب عن العمل	۹۹	دوڑ گئی	بشرًا
۸۶	ویٹنگ روم	المنظرة	۱۰۰	فونٹن پن	القلم المحبر
"	بوجھل	المثقلُ	"	کیلے	الموز
"	زمین کا تپنا	رمض ـ رَمَضًا	"	سنترے	البرتقال
"	شرارے برسانا	یمطر النار	"	درخت لگانا	غَرَسَ
"	چلے چُست کرنا	غمز ـ غمزاً	۱۰۱	جنگجو	المحارب
"	پسینہ میں شرابور	یتصبّب عرقًا	"	انقلابات	التقلبات
"	محنت اکارت نہ گئی	لم یذهب التعب	"	چوکور	المربع
"		سُدیً	"	انجینئر	المهندس
۹۰	آگ لگنا	وقع الحریق	۱۰۲	آؤ بھگت کرنا	الترحیب
"	آگ، آگ!	الحریق، الحریق	۱۱۲	سن رشد کو پہونچ	بلغ الحلم
"	دھواں اُٹھنا	یتصاعد الدخان	"	بھانپ گئے	تفطّن
"	مجمع کو چیرتے ہوئے	نشق الصفوف	"	اُکسانا	حرّض ـ اغری به
۹۱	نکالنے کی فکر کریں	نحاول لانقاذه	"	پرواہ نہ کی	لم یحتفل
"	فائر بریگیڈ والے	رجال المطافی	"	کایہ پلٹ ہوگئی	انقلبت الارض
۹۹	قد و قامت	القامة			ظهر البطن
"	دل خوشی سے اُمنڈ آیا	فار القلب سرورًا	۱۱۸	سُہانا	بہج ـ الرائق
"	چہرے پر مسرت کی لہر	تهلّل وجهه			الجمیل

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۱۸	دل فریب	الجاذب۔ اخاذ	۱۳۵	ناگہانی	فجأة
〃	بکھرے ہوئے موتی	الدر النثیر	〃	ہوش رُبا	المدهش
〃	درخت کی پھنگی	ذؤابة الشجر	〃	ضیابار	مشرقة لامعة
〃	بنفشی (اودا)	البنفسجی	〃	کارنامہ	الصنیعة
۱۲۵	نامانوس	غیر مانوس	〃	سوغات	الهدیة
	سینی	الطبق			الطریفة
۱۲۶	پَو پھٹنا	الإسفار	۱۳۸	نصب العین	الهدف، نصب
۱۲۹	جذبات شوق	الحنین			اعینهم
〃	پُرپیچ	الملتویة	۱۴۱	ضابطہ	النظامُ القانون
〃		ذات التعاریج	〃	مکمل ضابطہ	نظاماً شاملا
〃	ہمہ تن شوق	الولهان			
۱۳۵	ریڈیو اسٹیشن	محطة الاذاعة	۱۴۲	روشنی کا منارہ	المنارة
〃	جانکاہ	المؤلم	〃	بھٹکا ہوا	الضالّ
〃	بجلی بن کر گری	وقع كالصاعقة			

عربی سے اُردو

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۲۱	المتنزہ	پارک	۲۶	الرمادی	مٹیالا رنگ
۲۲	الغلول	خیانت	″	الصوت الجہوری	بلند آواز
	النیاحۃ	نوحہ	۲۷	المغبۃ	انجام
۲۳	الفیحُ	گرمی، لپٹ	۲۸	زاہر، زہا یزہو	بارونق ہونا
″	السجین	قیدی	۲۹	البواخر جمع باخرۃ	دخانی کشتی، جہاز
۲۴	الشفا	کنارہ	″	العماد الاعتماد	دارومدار
″	جُرُف	ندی کا وہ کنارا جو	″	الرکود، رکَدَ	ہوا کا رک جانا
		نیچے سے کٹا ہوا ہو	″	الھبوب، ھَبَّ	ہوا کا چلنا
″	ھارٍ وھائر (ھا)	عمارت وغیرہ کا گرنا	″	النہایۃ	انجام
″	ھار یھور	منہدم ہونا	۳۰	الرُبّان	ناخدا، جہازراں
۲۵	الاصر	بار	″	رکوب البحار	سمندری سفر
″	الاغلال جمع غلّ	طوق و بیڑی	″	البخار	سحاب
۲۶	الحرّیف	جس میں مرچوں کی تیزی		السفن الشراعیۃ	بادبانی کشتیاں
″	المرتع (رتع)	چراگاہ، مراد انجام	″	المحیط الاطلنطی	بحر اٹلانٹک
″	الوخیم	بُرا	۳۴	الخریج	فارغ التحصیل

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۳۴	الجامعة القومية	قومی یونیورسٹی	۴۲	القطوف جمع	انگور کا خوشہ توڑے
〃	الخاوية (خوی)	کھوکھلا	〃	قِطفٍ	جانے کے وقت
۳۶	اسعَ ـ لسعًا	ڈسنا، ڈنک مارنا	〃	الدانية	قریب
〃	الكرى	نیند	۴۳	اجتث	جڑ سے اُکھیڑنا
〃	الباهر	غالب آجانے والا	۴۴	يوم عاصف	آندھی والا دن
〃	ضواحی جمع ضاحية	اطراف شہر	〃	البحر اللجی	بہت زیادہ پانی
〃	الهواء العليل	نرم خرام ہوا			والا سمندر
۳۸	الاحتضار	جانکنی، دم توڑنا	۴۴	الصر	پالا
〃	النفس الاخير	آخری سانس	〃	قيعة وقيعان جمع	چٹیل میدان
〃	التعطل	بند ہونا	〃	قاع	
〃	تضعضع	ہل جانا	۴۶	مكتبة التذاكر	ٹکٹ گھر
〃	الغلابة	بہت زیادہ غالب	〃	مكتبة الاستعلام	انکوائری آفس
〃	(اسم مبالغہ)	آنے والا زبردست	〃	الغادين	صبح وشام آنے
〃	المرجوة	جس کی اُمید کیجائے	〃	والرائحين	جانے والے
〃	الهائلة	خوف ناک	〃	المنظرة	ویٹنگ روم
〃	المتبرع	تبرع کرنے والا	〃	تهادی	جھومنا
		چندہ دینے والا	۴۷	يتصفح الوجوه	ایک ایک چہرے کو
۳۹	لو اتاح الله	اگر اللہ مقدر کرے			غور سے دیکھنا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۴۷	خفق یخفق خفقانا	دل کا دھڑکنا	۵۵	الصِل	کالا سانپ
۴۸	الأراضی الهضبة	پہاڑی علاقے	"	کأس الرّدیٰ	موت کا جام
		جہاں بارش زیادہ	"	الداهیة	خبیث، صاحب مکر
		ہوتی ہو	"	الدّبابة	ٹینک
"	أبلّ (من مرضہ)	بیماری سے شفایاب	"	الوهاد جمع وهدة	نشیب، گڑھا
		ہونا	"	الهضاب جمع هضبة	بلند زمین
"	أضنی یضنی	کمزور بنا دینا	"	البراکین جمع	آتش فشاں
۴۹	الاشحاء جمع شحیح	بخیل	"	بُرکان	پہاڑ
"	ترعرع	نشوونما پانا	"	دلق یدک دکّاً	دیوار وغیرہ کا
"	المُزن	بادل			منہدم کرنا
"	تورّدت (أوری)	آگ جلانا	"	داس یدوس	کچل دینا
"	تلظّی	شعلہ زن ہونا	"	طم الوادی علی	کسی چیز کا حد سے تجاوز کرنا
"	نقَم ینقِم	نکتہ چینی کرنا، سزا	"	القری	(یہ دونوں محاورے میں)
		دینا، نفرت کرنا		بلغ السیل الزُّبی	
"	الاثرة	خود غرضی، اعزا پروری	"	الزُّبی جمع	بلند ٹیلہ جس پر پانی نہ
۵۱	أتاحوالنا هذه	ہمارے لیے یہ موقع	"	زُبیة	چڑھتا ہو۔
"	الفرصة	پیدا کیا	"	القری جمع أقنیة	نالا
۵۲	تشقشق	گو[illegible] وغیرہ کا چہچہانا	۵۶	النَّحب	ضرورت، حاجت

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
٥٢	التدمیر	ہلاک وبرباد کردینا	٥٩	الحلم	سن بلوغ
〃	النشور	قیامت کے دن دوبارہ	٦٤	الزلّة	لغزش
		زندہ کیا جانا	〃	الهفوة	لغزش
〃	نَسَفَ ـِ نَسْفًا	چورچور کرنا، ہوا	〃	الذعر	خوف
		میں اُڑانا	〃	هلعًا (هلِع) ـَ	گھبرانا
〃	قاعًا صفصفًا	چٹیل میدان	〃	جزعًا (جزع ـَ)	گھبرانا، پریشان ہونا
〃	الامت	اونچی جگہ، ٹیلہ	〃	الانیقة	دلکش، جاذبِ نظر
〃	زاغ	آنکھیں پتھرا جانا	〃	الظهور الکاذب	جھوٹی نمائش
〃	الحناجر. جمع	نرخرہ	〃	اذی الی الخراب	تباہی کی طرف لے جانا
	حنجرة		〃	الاوسمة. جمع وسام	تمغہ
٥٨	یمتطی	سواری بنانا	〃	العَناء	مشقت
〃	البغیض	مبغوض	〃	یهرعون	کسی چیز کی طرف تیزی
〃	صهوات الخیل	گھوڑے کی پیٹھ	〃	دهرع ـَ	سے لپکنا
٥٩	فخمًا	پُرعظمت وپُرجلال	〃	صفق ـِ صفقًا	تالی بجانا
〃	مفخمًا	بارعب	〃	النشوان	متوالا، مست
〃	خطا یخطو	چلنا	٦٥	القتور	جو بہت کم خرچ کرتا ہو
〃	تکفّیًا	جھوم جھوم کر	〃	الاملاق	اتنا خرچ کرنا کہ آدمی
〃	ھونا	نرم			محتاج ہوجائے

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۶۵	الربوة والرباوة	ٹیلہ	۷۹	عزق ـ عزقًا	زمین کی گڑائی
″	الوابل	بارش	″	اغتبط	رشک کرنا
۷۰	عَبَسَ	مُنہ بسورنا، اعراض	۸۰	زرافات	جماعت، جوق درجوق
		کرنا یہاں مراد بے رونق	″	الاغرّ	بہتر
		ہونے سے ہے	″	یوم اغرُّ	اچھا دن
″	یُسْعِف	پریشانی میں مبتلا کرنا	″	المشھّر	معروف، مشہور
″	رشّ یرُشّ رشًا	پانی کا چھڑکنا	۸۲	ادیم الارض	سطح زمین
″	الضفّة. جمع ضفاف	نہر کا کنارہ	″	ادیم السماء	سطح آسمان
″	الخریر	پانی کے بہنے کی آواز	۸۳	تسفی الرمال	ریت اڑاتی ہوئی
″	راق یروق	خوش گوار معلوم ہونا	″	تزجی	ہانکنا
″	متّع النظر	لطف اندوز ہونا	″	رُکامًا	تہہ بتہہ
″	الافول	غروب	″	القرب جمع قربة	مشکیزہ
۷۴	الطائلة	کارآمد	″	الدِیم جمع دیمة	جھڑی
″	لاطائل	بے فائدہ بے نتیجہ	″	ھواطل. جمع	مسلسل بارش
″	التشیید	عمارت کا پختہ بنانا		ھاطلة	
″	تجاذب اطراف	مختلف پہلو پر	″	القاتم	تاریک
″	الحدیث	باتیں کرنا	″	ھدأ ـ	پرسکون، جوش و
۷۹	اللاغب (ج)	تھکا ماندہ		ھدوءًا	خروش کا کم ہونا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۸۳	الثائرۃ	طوفان	۸۴	أقنع رأسہ	سر اٹھانا
"	مشرقۃ المحیّا	روشن چہرہ	"	الاعصار	بگولا
"	وضاءۃ الجبین	"	۸۵	الصارم (فا)	کاٹنا
"	الزّھو	پُرسکون	"	صرم	
"	الاصیل	شام کا وقت	"	تخافت	چپکے چپکے باتیں کرنا
"	مخرٌ مخرًا	پانی کو چیرنا اس طرح پر	"	الحرد (حرد ـ)	روکنا، باز رکھنا
		کہ اس سے آواز پیدا ہو	۸۶	توافد	جوق در جوق آنا
"	العباب	موج	۸۷	التنفیذ	ترتیب کے ساتھ لگانا
"	الھجیع	رات کا آخری حصہ	"	المنھبین	جوش اور
"	العنیفۃ	تیز و تند ہوا	"	المتحمسین	ہمت دلاتے ہوئے
"	الھرج والمرج	اضطراب	"	الفاترۃ	سُست
"	الصدع	شگاف	"	الضغط	دباؤ
"	فاغرُفاہ	مُنہ کھولے ہوئے	"	الرمیۃ	شاٹ
"	النجدۃ	مدد	"	الحکم	ریفری
۸۴	المقرنین (مفع)	جکڑے ہوئے	"	الحارس	گول کیپر
"	اصفاد. جمع صفد	بیڑیاں	"	تلقف	گوچ لینا
"	مھطعین (فا)	ذلت محسوس کرنا	"	الشباک. جمع	جال
"	مقنعی (فا)	سر اوپر اٹھائے		شبکۃ	

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۸۷	يرتمي	پھینکنا	۸۸	المروحة	خوف ناک
″	الهدف	نشانہ، گول	″	رجّ ـ رجّاً	ہلا دینا، ہل جانا
″	ألغى	کالعدم کرنا	″	الغرض	نشانہ
″	التسلل	فاول (میچ کی اصطلاح	″	توّاً	براہ راست، سیدھے
		میں) (FOUL)	″	مسجّلة الاصابة	پہلا گول بناتے
″	هاجم يهاجم	حملہ کرنا		الاولى	ہوئے
″	تعرج	کج ہونا	″	الهتاف	شور و شغب
″	القذفة	شاٹ	″	حمى الوطيس	معرکہ کا گرم ہونا
″	اصطدم	ٹکرانا	″	حاول	کوشش کرنا
″	قائمة المعارضة	پول (میچ کی اصطلاح	″	المحاولات	کوشیش
		میں)	″	ضربة جزاء	پنالٹی (میچ کی
۸۸	الدفاع الأيمن	فل بیک (رائٹ)			اصطلاح میں)
			″	انسحب	سمٹ آنا
″	الظهير	ہاف بیک	″	احرز	سمیٹنا، جمع کرنا
	الايسر	(لفٹ) بیک	″	تعادل	برابر رہنا
″	الساعد الأيمن	رائٹ آؤٹ	″	برز ـ برزاً	نمودار ہونا
″	الجناح الأيسر	لفٹ اِن	۸۹	تصبّب العرق	پسینے سے شرابور ہونا
″	الهجمات	حملے	″	قصارى جهده	آخری کوشش

صفحہ	الفاظ	معانی
۹۸	اَنْداد جمع نِدّ	شریک
″	الحسُوم (حَسَم ـ حسمًا)	بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکنا
″	ایامٌ حُسومٌ	ایسے دن جن میں ہر خیر سے لوگ محروم ہو جائیں
″	صرعیٰ جمع صریع	مقتول
۹۹	الخاویۃ	ویران
″	القائلون، القائل	قیلولہ کرنا
۱۰۵	حداثۃ السن	نوعمری
″	المحضۃ	خالص
۱۰۷	الحضانۃ	پرورش میں لینا، کفالت
″	شبّ	جوان ہونا
″	سجاحۃ خلق	نرم خوئی
″	رجاحۃ عقل	عقل کی پختگی اصابت رائے
″	النصب جمع انصاب	بُت، صنم، اسٹیچو وغیرہ
۱۰۷	الحفل	جلسہ
۱۰۸	توسّم	تاڑ لینا
″	اَنِفَ ـ انفا وانوفۃ	خودداری برتنا، کبر کرنا
۱۰۹	المقاومۃ	مقابلہ
″	الاضطہاد	دین و عقیدہ کی بنا پر سزا دینا
″	قاسی	مصیبت برداشت کرنا
۱۱۰	بَھَرَ ـ بَھْرًا	غالب آجانا، روشنی وغیرہ
″	انجاب	چھٹ جانا
۱۱۷	اسمج (اسم تفضیل ک)	بُرا ہونا
″	المصطاف	موسم گرما گزارنے کی جگہ
″	المُتربّع	موسم بہار گزارنے کی جگہ
″	انضر (اسم تفضیل)	بارونق، سبز شاداب
″	اِبّان	اثنا، درمیان

صفحہ	الفاظ	معانی
۱۱۷	الغوادی جمع غادیۃ	صبح کی بارش
〃	الویان	سیراب
۱۱۸	الرفد	آرام
۱۲۴	الھادئۃ	پرسکون
〃	المخیم	خیمہ زن مراد جو
		مسلط ہو
〃	التفرّج	ٹہلنا، تفریح کرنا
〃	تُزعِجُ	پریشان کرنا
۱۲۵	اجتزی	اکتفا کرنا
〃	الدوار	سرکا چکر
۱۲۶	حواجز جمع حاجزۃ	روک، رکاوٹ
〃	الاحتفال	پرواہ کرنا
〃	التستّر	پردہ
۱۲۷	المضیق	تنگنائے
〃	السویس	نہر سوئیز
〃	النتاج جمع	حاصل پیداوار
	نتیجۃ	
۱۲۸	الزیّ	لباس کی ہیئت

صفحہ	الفاظ	معانی
۱۳۰	اماثل جمع امثل	فاضل، افضل
〃	الضخمۃ	جثہ والا
〃	المریحۃ	آرام دہ
۱۳۱	تسلیۃ ظاهر	ظاہری تسلی
〃	الوثیر	نرم وگداز
〃	فجاءۃ	اچانک
〃	تسامی	بلند ہونا
〃	لَفّ ـُ لفًّا	لپیٹنا
〃	نضرب کبد	اصل محاورہ "یضرب
	اللیل	اکباد الابل" ہے
	الرھیب	جس سے مراد سفر
〃		کرنا ہے یہاں رات کی
		تاریکی میں فضائی سفر مراد ہے
۱۳۳	نفَض ـُ	ہاتھ جھاڑنا
〃	الزفرۃ	آہ سرد
۱۳۴	استنفد	ختم کرنا
〃	الشئون جمع	آنسو جاری ہونے کی جگہ،
	شأن	مار الشئون، آنسو

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۳۳	افتلذ	کسی چیز سے ٹکڑے ٹکڑے لینا	۱۳۷	أتت اکلها	پھل دینا
"	الفوادح جمع فادحة	مصائب	"	السهول جمع سهل	ہموار زمین
"	الخطوب جمع خطب	مصیبت عظمیٰ	۱۳۸	الحظيرة	احاطہ
"	فِلذة	ٹکڑا، جگر کا ٹکڑا	۱۳۹	الاستماتة	جان پر کھیلنا، موت کی
"	الذماء	دم واپسیں،			بازی لگانا
		بقیۃ الروح	"	ابتعث	بمعنی بعث
۱۳۶	الأمارة	علامت، آثار	"	استدار	بمعنی "دار" گھومنا
"	التباشير	بشارت، ہر چیز کا	"	البراثن جمع برثن	پنجہ
		ابتدائی حصہ	"	المنحوتة (نحت سے)	لکڑی یا پتھر کا تراشنا
"	التذليل	ہموار کرنا، پامال کرنا	"	المنجورة (نجر سے)	لکڑی کا تراشنا
"	العقبات جمع عقبة	دشوار گزار گھاٹی	۱۴۰	القرابين جمع	وہ چیز جو معبود کی رضا
۱۳۷	الخطيرة	بڑا، عظیم الشان	"	قربان	اور قربت حاصل کرنے
"	الربقة	قلادہ، پھندا			کے لیے پیش کی جائے
"	الشاملة	عام	"	الجنسية	قومیت
"	اضطلع	بار سہارنا، بوجھ	"	الديمقراطية	جمہوریت
		برداشت کرنا	"	الدكتاتورية	ڈکٹیٹرشپ
"	الاعباء جمع عبء	بوجھ اٹھانا	"	الشيوعية	کمیونزم، اشتراکیت
"	الدوحة	بھاری درخت	"	المسامحة	درگزر کرنا

صفحہ	الفاظ	معانی
۱۴۰	المنافس	ریس کرنا
″	سادیسود	برسراقتدار آنا
″	المبدأ	اصول ومبادی
″	انتصر	غالب آنا
″	السوأة	بُرائی
۱۴۱	احتضن وحضن	سینہ سے لگانا
″	الانهيار	عمارت وغیرہ منہدم ہونا

باب الانشاء

صفحہ	الفاظ	معانی
۱۵۰	العقاقير	جڑی بوٹی
۱۵۱	النطاسیّ	ماہر طبیب
″	جسّ يده	نبض دیکھی
″	المسمعة	سینہ دیکھنے کا آلہ
″	الحمّى الوافدة	انفلوئنزا
۱۵۲	سيارة الاسعاف	ایمبولنس
	تنهب الارض	بہت تیز چلتی ہوئی گویا

صفحہ	الفاظ	معانی
		زمین کو لوٹتی ہوئی
۱۵۳	سُرّيَ همّي	میری پریشانی کم ہوئی
″	الترعة جمع الترع	تالاب
۱۵۶	الابر جمع ابرة	سوئی
۱۵۷	الاسرياء جمع سري	شرفا، مُخیّر
۱۵۸	الاطار	ٹائر، چوکھٹا
″	المطاط	ربر
″	قضبان الحديد	لوہے کی پٹری
″	النجلاء	روشن، صاف
۱۵۹	الشاسعة	بعید
″	داس يدوس	کچل دینا
″	تقضي على حياتهم	ان کا کام تمام کر دیتا ہے
″	يعبث بالنظام	قانون کے ساتھ کھیلتے ہیں
″	الدعاية	پروپیگنڈہ
۱۶۰	الفذّ جمع افذاذ	یکتا
″	الطرائف جمع طريفة	عمدہ، نئی چیز

صفحہ	الفاظ	معانی
١٦٠	الخلاعۃ	آوارگی
〃	المجون	ہزل
١٦١	مارس التجارۃ والحرب	تجارت اور جنگ میں تجربہ حاصل کیا ہوا
〃	عارضہ وناھضہ	مقاومت کرنا
١٦٢	یؤنّب تانیبًا	تادیب، تنبیہ
١٦٣	النسیب	رشتہ دار
〃	الباسل	بہادر
〃	تقلد سیفہ	گلے سے تلوار لٹکائی
〃	تنکب قوسہ	کندھے پر کمان رکھ لی
〃	شاھت الوجوہ	چہرے خراب ہوں
〃	تُرمِل	بیوہ ہونا
〃	من یعھد الیہ بالخلافۃ	کہ جسے خلافت سپرد کریں
〃	الحُنکۃ	تجربہ
〃	الجدیبۃ	بنجر زمین
〃	العبقری	عبقری، جینیس
〃	الادیب	عاقل، دانا
١٦٣	ینصب	مقرر کرنا
〃	الاجناد جمع جنود	لشکر و فوج
〃	امداد جمع مدد	کمک
〃	یرسم	طریقہ کار مقرر کرنا
	الخطط	یہاں مراد نقشہ جنگ تیار کرنے سے ہے
〃	یسن السنن	طریقہ کار مقرر کرنا قانون بنانا
١٦٤	الفئ	مال غنیمت
〃	ناء ینوء (بہ)	بار ہونا
〃	یفترش الغبراء	زمین کو فرش بنانا
〃	یعائش الدھماء	عوام کے ساتھ رہنا
〃	یتدثر بالثوب الخلق	پرانے کپڑے اوڑھتے
〃	یأتدم بالخل والزیت	تیل اور سرکہ کو سالن بناتے
〃	الغلس	تاریکی منہ اندھیرا
١٦٨	الکاھل	کندھا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۸	ترکن ے	جھکنا، مائل ہونا	۱۷۸	نمّ ینمّ	پتہ دینا، غمازی کرنا
〃	کعہدی بك	جیسا کہ میں نے تجھے دیکھا تھا	۱۸۰	تباعد وتباعد	دور ہونا ایک دوسرے سے
۱۶۹	تستھوی	فریفتہ کرنا، مائل کرنا	〃	اواصر جمع آصرۃ	رابطہ، رشتہ جو دوسرے کی طرف مائل کرتا ہو
〃	جشِمَ ۓ جشمًا	مکلف بنانا		الأود	کجی
۱۷۰	تخرّج	فارغ التحصیل ہونا	۱۸۲	المہاوی جمع مہوی	گڑھا
۱۷۱	المنہل	چشمہ	〃	الداعرۃ (من الدعارۃ)	آوارہ، فاسق و فاجر، بدکار
〃	الارتشاف	پانی وغیرہ کا چوسنا یہاں مراد پینے سے ہے	۱۸۳	اثارۃ من الثروۃ	باقی مال و دولت جو وراثت میں ملی ہو
〃	المیسور	سہل، آسان	۱۸۴	المناط	جس سے (امید) وابستہ کی جائے
〃	الایادی جمع ید	احسان	۱۹۳	الفرائد جمع فریدۃ	نفیس، جوہر، موتی
۱۷۵	الفقید	مرحوم	〃	السلیب	وہ دولت یا چیز جو چھین لی گئی ہو
۱۷۶	الرزء	مصیبت	〃	الوری	مخلوق
۱۷۷	عراقیل الامور	امر دشوار	۱۹۴	الایعاز	ایماء، اشارہ
〃	یدرّب	مشق کرانا			
۱۷۸	الغایۃ المنشودۃ	منزل مقصود			
〃	الناطقین بالضاد	مراد عرب، کہ حرف "ض" صرف عرب کے یہاں ہے			

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۹۵	المأساۃ	المیہ، ٹریجڈی	۱۹۶	دَبّج ودبج ـُ	مزیّن کرنا
〃	المحکمۃ العسکریۃ	فوجی عدالت			منقش کرنا
〃	المرافعۃ	مقدمہ وغیرہ	〃	الیراعۃ	قلم
		پیش کرنا	۱۹۸	الشمل	شیرازہ

الخط والرسم صغیر احمد ملی

پندرھویں صدی ہجری کے لئے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کا ایک عظیم تحفہ

ایک حیات آفرین پیغام

تاریخ دعوت وعزیمت

(چھ حصوں میں)

حصہ اوّل : پہلی صدی ہجری سے لے کر ساتویں صدی ہجری تک عالم اسلام کی اصلاحی وتجدیدی کوششوں کا تاریخی جائزہ، نامور مصلحین اور ممتاز اصحاب دعوت وعزیمت کا مفصل تعارف، ان کے علمی کارناموں کی روداد اور ان کے اثرات ونتائج کا تذکرہ۔

حصہ دوم : جس میں آٹھویں صدی ہجری کے مشہور عالم ومصلح شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ کی سوانح حیات، ان کے صفات وکمالات، ان کی علمی وتصنیفی خصوصیات، ان کا تجدیدی واصلاحی کام اور ان کی اہم تصنیفات کا مفصل تعارف اور ان کے ممتاز تلامذہ اور منتسبین کے حالات۔

حصہ سوم : حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاؒ، حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کے سوانح حیات، صفات وکمالات، تجدیدی واصلاحی کارنامے، تلامذہ اور منتسبین کا تذکرہ وتعارف۔

حصہ چہارم : یعنی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (۹۷۱ھ-۱۰۳۴ھ) کی مفصل سوانح حیات، ان کا عہد اور ماحول، ان کے عظیم تجدیدی وانقلابی کارنامے کی اصل نوعیت کا بیان، ان کا اور ان کے سلسلے کے مشائخ کا اپنی اور بعد کی صدیوں پر گہرا اثر اور ان کی اصلاحی وتربیتی خدمات۔

حصہ پنجم : تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، احیائے دین، اشاعت کتاب وسنت، اسرار ومقاصد شریعت کی توضیح وتنقیح۔ تربیت وارشاد اور ہندوستان میں ملت اسلامی کے تحفظ اور تشخص کے بقا کی ان عہد آفریں کوششوں کی روداد، جن کا آغاز حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے اخلاف وخلفا کے ذریعے ہوا۔

حصہ ششم : حضرت سید احمد شہیدؒ کے مفصل سوانح حیات، آپ کے اصلاحی وتجدیدی کارنامے اور غیر منقسم ہندوستان کی سب سے بڑی تحریک جہاد وتنظیم، اصلاح وتجدید اور احیائے خلافت کی تاریخ۔ (دو جلدوں میں مکمل)

ناشر: فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام ۱-کے-۳ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد ۱، کراچی ۱۸

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى

زادِ سفر

ریاض الصالحین (اردو)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب
ریاض الصالحین کا سلیس ترجمہ مع ضروری حواشی وتشریحی عنوانات

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ اور منزلِ آخرت کا
بہترین زادِ سفر

مترجمہ: امۃ اللہ تسنیم (مرحومہ)
ہمشیرہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام
۱۔کے۔۳۔ناظم آباد مینشن۔ناظم آباد ۱ ، کراچی ۱۸

پاکستان میں کچھ پبلشرز ہمارا ادارہ (مجلس نشریاتِ اسلام کراچی) کی درسی کتب غیر قانونی طور پر شائع کر رہے ہیں، جو ایک قانونی اور اخلاقی طور پر جرم ہے ہم یہ خط ثبوت کے طور پر شائع کر رہے ہیں کہ درسی کتب کی اجازت صرف مجلس نشریاتِ اسلام کراچی کو ہے۔

Phone 2948

مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ

NADWA BOOK DEPOT

P. O. Box 93, LUCKNOW.

No------ Date 3/3/77

۱۲ ربیع الاول ۹۷ھ

مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء محض ایک تجارتی ادارہ نہیں بلکہ ہندوستان کی تعلیمی درسگاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا ایک اشاعتی مرکز ہے، یہاں کی تمام درسی کتب مثلاً قصص النبیین، القراءۃ الراشدہ اور معلم الانشاء و دیگر کتب کی اشاعت کی اجازت اب تک پاکستان کے کسی بھی تاجر کو نہیں دی گئی تھی، لیکن بعض اہم وجوہات کی بنا پر اسکی طباعت کے مکمل اختیارات جناب مولوی فضل ربی صاحب ندوی پبلشر مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی کو دیدئے گئے ہیں۔

انکے علاوہ کسی بھی تاجر کو مکتبہ کی کتابوں کی طباعت کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ مسلمانوں کا اخلاقی فرض ہوگا کہ ایک دینی اسلامی ادارہ کا تعاون فرمائیں اور اپنی حسب ضرورت کتب کیلئے مندرجہ ذیل پتہ سے رابطہ قائم کریں۔

محمد تقی علی ندوی

مینیجر مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء
لکھنؤ